بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ نصلی علی رسولہ الکریم ط

مسئلہ ۱ :

شوہر اپنی بیوی کو غسل میت دے سکتا ہے یا نہیں اور بعد مرنے کے شوہر اپنی بیوی کے جنازہ کو ہاتھ لگا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب:

جنازہ کو ہاتھ لگا سکتا ہے۔ قبر میں اتار سکتا ہے۔ اس کے بدن کو ہاتھ نہیں لگا سکتا اسی واسطے غسل نہیں دے سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲:

میت کے سوم کے چنے کا کس قدر وزن ہونا چاہیے اگر چھواروں پر فاتحہ دلا دی جائے تو ان کا کس قدر وزن ہو؟

الجواب:

کوئی وزن شرعاً مقرر نہیں۔ اتنے ہوں جس میں ستر ہزار عدد پورا ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳:

اگر ایک عورت کو طلاق دی جاوے تو وہ عورت طلاق دینے سے کتنی مدت بعد نکاح کر سکتی ہے؟

الجواب:

طلاق کے بعد تین حیض شروع ہو کر ختم ہو جائیں اور حیض والی نہ ہو تو تین مہینے اور حاملہ ہو تو جب بچہ پیدا ہو جائے اگر چہ سال بھر بعد یا طلاق سے ایک ہی منٹ بعد۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٤:

تہبند کا پیچ کھول کر نماز کیوں پڑھتے ہیں؟

الجواب:

رسول اللہ (ﷺ) نے نماز میں کپڑا سمیٹنے اور گھرسنے سے منع فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵ :

اگر تہبند کے نیچے لنگوٹ بندھا ہو تو نماز درست ہوگی یا نہیں؟

الجواب:

درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٦ :

بجلی کیا شے ہے؟

الجواب:

اللہ تعالیٰ نے بادلوں کے چلانے پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جس کا نام رعد ہے۔ اس کا قد بہت چھوٹا ہے اور اس کے ہاتھ میں بہت بڑا کوڑا ہے جب وہ کوڑا بادل کو مارتا ہے۔ اس کی تری سے آگ جھڑتی ہے۔ اس کا نام بجلی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷:

اگر مقتدی عمامہ باندھے ہوں اور امام کے سر پر عمامہ نہ ہو تو نماز درست ہوگی یا نہیں؟

الجواب:

نماز بلا تکلف درست ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸ :

ایک شخص تنہا نماز پڑھتا ہے اگر اس کو سہو ہو جائے تو سجدہ سہو ایک ہی طرف سلام پھیرنے سے درست ہوگا یا دونوں طرف؟

الجواب:

ایک ہی طرف سلام پھیرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹:

قاضی کو نکاح پڑھانے کا روپیہ لینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

حسب مرضی اہل معاملہ بلا جبر و کراہ پہلے سے مقرر کر کے لے سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰ :

کفار سے سود اور رشوت لینا مسلمان کو جائز ہے یا نہیں اور ہندوستان دار الحرب یا دار السلام۔؟

الجواب:

سود اور رشوت مطلقاً حرام ہیں۔ ہندوستان دار الحرب نہیں دار السلام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۱:

کافر کے ہمراہ مسلمانوں کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

ممانعت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۲:

ہندو کے یہاں شیرنی پر فاتحہ دینا جائز ہے یا نہیں اور اس کے گھر کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

اولی یہ ہے کہ فاتحہ کے لئے شیرنی مسلمانوں کے یہاں کی ہو اور ہندو کے یہاں کا گوشت حرام ہے۔ باقی کھانوں میں مضائقہ نہیں اگر کوئی وجہ شرعی مانع نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۳:

شرعاً لڑکا اور لڑکی کتنی عمر میں بلوغ کو پہنچتے ہیں؟

الجواب:

لڑکا کم سے کم بارہ برس میں اور لڑکی نو برس میں اور زیادہ سے زیادہ دونوں پندرہ برس میں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱٤:

اگر حالت جنابت میں عورت مرجائے تو ایک ہی غسل کفایت کرتا ہے یا دو؟

الجواب:

ایک ہی غسل کافی ہے اگر چہ تین جمع ہو جائیں۔ مثلاً عورت کو حیض آیا ابھی نہ نہائی تھی کہ جماع کیا۔ ابھی غسل کرنے نہ پائی کہ مرگئی۔ ایک ہی غسل دیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۵:

اولیائ میں سب سے زیادہ کس کا مرتبہ ہے؟

الجواب:

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱٦:

موزہ پہننے سے جو ٹخنے بند ہو جاتے ہیں۔ اس سے نماز میں تو کوئی فتور نہیں آتا؟

الجواب:

نماز میں اس سے اصلاً کوئی حرج یا کراہت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۷ :

بید کی لکڑی ہاتھ میں رکھنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب:

خود اس میں حرج نہیں مگر پتلا بید ٹیڑھے سر کا حصہ لمبا بائیں ہاتھ میں لے کر ہلاتے ہوئے چلنا شیاطین کا وضع ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۱۸ :

اہل بیت میں کون کون سے ہیں؟

الجواب:

حضرت بتول زہرا کی اولاد امجاد اہل بیت ہیں۔ پھر علی وعقیل وجعفر وعباس رضی اللہ تعالٰی عنہم کی اولاد اہل بیت ہیں۔ ازواج مطہرات رضوان اللہ تعالٰی علیہن اہل بیت ہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۱۹ :

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فاتحہ کا کھانا مردوں کو کھانا چاہیے یا نہیں؟

الجواب:

چاہیے کوئی ممانعت نہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۲۰:

اولیأ کے مزار پر چادر چڑھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

جائز ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۲۱:

کھانے کے ساتھ پانی رکھنا فاتحہ کے واسطے درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

درست ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۲۲:

داڑھی میں ڈھاٹہ باندھ کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

منع ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے نماز میں بالوں کے روکنے سے منع فرمایا ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۲۳:

ضرورت کو حرام چیز میں لانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

اگر بھوک یا پیاس سے مرتا ہو اور کوئی حلال شے پاس نہیں اور جانے کہ اگر اس وقت کچھ کھائے پئے گا نہیں تو مر جائے گا۔ ایسی صورت میں حرام چیز کھانا پینا اور اس قدر جس سے اس وقت جان بچ جائے جائز ہے یونہی اگر سردی بہت سخت ہے اور پہننے کو حرام کپڑے کے سوا کچھ نہیں اور نہ پہنے تو مر جائے گا یا ضرر پائے گا تو اتنی دیر پہن لینا جائز ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۲۴:

ہندو فقیر اللہ کی منزل تک پہنچتے ہیں یا نہیں؟

الجواب:

ہندو ہو خواہ کوئی کافر وہ اللہ تعالٰی کے غضب ولعنت تک پہنچتے ہیں جو یہ گمان کرے کہ کافر بغیر اسلام لائے اللہ تک پہنچ سکتا ہے وہ خود کافر ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۲۵:

وضو کے پانی سے استنجا کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

درست ہے بہتر نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٢٦ :

دنیوی شے کو دینی شے سے نسبت دینا جائز ہے یا نہیں۔ مثلاً کوئی یوں کہے فلاں عورت مثل حور کے ہے؟

الجواب:

اس مثال میں حرج نہیں۔ ہاں جہاں دینی شے کی بے حرمتی لازم آئے وہ نا جائز ہے بلکہ کبھی کفر تک پہنچے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٢٧ :

بارہ وفات یعنی ماہ ربیع الاول میں اگر عورتیں مسی سرمہ لگائیں یا رنگ کر کپڑا پہنیں تو کچھ حرج نہیں؟

الجواب:

کوئی حرج نہیں اگر سوگ کی نیت سے چھوڑیں تو حرام ہے اسی طرح محرم شریف میں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٢٨:

اگر بیوی کا مذہب شوہر کے خلاف ہو تو اولاد حرام ہوگی یا حلال؟

الجواب:

اگر ان میں سے کسی ایک کی بدمذہبی حد کفر تک پہنچتی ہو تو اولاد ولد الزنا ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٢٩:

شراب پینا خدا کے راستے سے روکتی ہے یا نہیں؟

الجواب:

بے شک ضرور روکتی ہے اور اس کے پینے والے پر اللہ لعنت کرتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٣٠ :

کمر میں پٹکا باندھ کر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

درست ہے مگر دامن اس کے نیچے نہ دب جائے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٣١:

داڑھی کو وسمہ یا مہندی لگانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

وسمہ لگانا حرام ہے۔ مہندی لگانا جائز بلکہ سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٣٢:

بعد نماز فجر اور آفتاب طلوع ہونے سے قبل قرآن شریف کی تلاوت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

بے شک جائز ہے بلکہ وہ بہت اعلیٰ وقت ہے جب تک آفتاب طلوع نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٣٣ :

اہلسنت والجماعت قرآن شریف میں ضاد کو دواد کیوں پڑھتے ہیں اور رافضی لوگ دواد کیوں نہیں پڑھتے؟

الجواب:

ظاد ، دواد دونوں غلط ہیں۔ مخرج سیکھنا اور اس کا استعمال کرنا فرض ہے۔ رافضیوں سے جب نہ نکل سکا انہوں نے قرآن مجید کے حرف کو قصداً بدل دیا یہ کفر ہے۔

مسئلہ ٣٤:

طلاق کتنی مرتبہ دینے سے عورت نکاح سے باہر ہو سکتی ہے؟

الجواب:

تین مرتبہ طلاق ہوجائے تو عورت نکاح سے ایسی باہر ہوجائے کہ بے حلالہ اس سے نکاح نہیں کرسکتا اور تین مرتبہ سے کم کے لئے کچھ الفاظ مقرر ہیں کہ ان سے نکاح جاتا رہتا ہے مگر بے حلالہ نکاح پھر کرسکتا ہے اور ابھی عورت سے خلوت کی نوبت نہیں پہنچی ہو تو کسی لفظ سے ایک ہی طلاق دینے سے عورت نکاح سے باہر ہوجاتی ہے دوبارہ نکاح کرسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۵ :

اگر عورت بغیر اپنے شوہر کی اجازت کے کسی غیر کے گھر چلی جائے تو اس کا نکاح درست رہے گا یا نہیں؟

الجواب:

درست رہے گا ہاں عورت گنہگار ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۶ :

اگر جنابت کی حالت میں سہواً کوئی شخص نماز پڑھ لے اور بعد نماز پڑھنے کے اس کو یاد ہوا کہ میں ناپاک تھا تو اب وہ نماز بعد غسل کے دہرائے یا نہیں؟

الجواب:

ضرور نہا کر پڑھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۷:

مرد کو شوقیہ یا بضرورت سونے چاندی کی انگوٹھی پہننا چاہیئے یا نہیں؟

الجواب:

سونے کی انگوٹھی مرد کو مطلقاً حرام ہے یونہی چاندی کی دو یا دو سے زیادہ انگوٹھیاں یونہی ایک انگوٹھی جس میں کئی نگ ہوں یونہی ایک انگوٹھی جس میں ۱/۲۔۴ ماشے چاندی ہو تو صرف ایک انگوٹھی ایک نگ کی ساڑھے چار ماشے سے کم چاندی کی شوقیہ یا مہر وغیرہ کی حاجت سے مرد کو جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۸:

ایک شخص نماز پڑھتا ہے اگر اس کے سامنے سے دوسرا شخص نکل جائے تو وہ شخص کتنے فاصلے پر نکل جانے سے گنہگار نہ ہوگا؟

الجواب:

مکان یا چھوٹی مسجد میں دیوار قبلہ تک بغیر آڑ کے نکلنا حرام ہے اور جنگل یا بڑی مسجد میں تین گز کے فاصلے کے بعد نکلنا جائز ہے۔ ۴۷، ۴۸ گز مساحت کی جو مسجد ہو وہ بڑی مسجد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۹:

اگر بلی یا کتا وغیرہ آدمی کی چیزوں کا نقصان کرتے ہوں یا کاٹ کھاتے ہوں تو ان کا مار ڈالنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

کاٹتے ہوں تو قتل درست ہے۔

مسئلہ ۴۰:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فاتحہ ڈھک کر دینا چاہیئے یا کھول کر؟

الجواب:

دونوں طرح درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۱:

ہندو قصاب کے ہاتھ کا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

حرام ہے مگر اس صورت میں کہ مسلمان نے ذبح کیا اور مسلمان کی نگاہ سے غائب ہونے سے پہلے اس مسلمان خواہ دوسرے نے اس میں سے لیا تو جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۲:

نماز میں سنت ترک کر دینے سے سجدہ سہو ہوگا یا نہیں؟

الجواب:

سجدہ سہو صرف واجب ترک سے ہے سنت سے نہیں ہاں نماز مکروہ ہوگی پھیرنا بہتر ہے اور بلاوجہ شرعی ترک کی عادت کرلے تو گنہگار ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٤٣:

ان پانچ روز میں جو روزہ رکھنا یعنی ایک عید الفطر اور چار عید الضحیٰ کے تو اس کی کیا وجہ ہے؟

الجواب:

یہ دن اللہ عزوجل کی طرف سے بندوں کی طرف سے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٤٤:

اس میں کیا حکمت ہے کہ فرضوں میں دو رکعت خالی اور دو بھری پڑھی جاتی ہیں اور سنت اور نفلوں میں چاروں بھری؟

الجواب:

نماز میں صرف دو ہی رکعتوں میں تلاوتِ قرآن مجید ضرور ہے۔ سنت و نفل کی ہر دو رکعت جداگانہ ہیں لہٰذا دو رکعتوں میں قرأت لازم ہو تو چاروں بھری ہوں گی واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٤٥:

حقہ پینا افیون کھانا یا کوئی دوسرا نشہ والی چیز کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

افیون وغیرہ کوئی نشے کی چیز کھانا پینا مطلق حرام ہے۔ حقہ کا دم لگانا جس سے حواس میں خلل آجائے جیسا بعض جاہل رمضان شریف میں کرتے ہیں۔ حرام ہے۔ بغیر اس کے حقہ مباح ہے۔ ہاں بودار کثیف ہو تو خلاف اولیٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٤٦:

مسجد میں مٹی کا تیل جلانا چاہئے یا نہیں؟

الجواب:

بو کی وجہ سے حرام ہے اگر ایسی ترکیب کریں کہ اس میں بو اصلاً نہ رہے تو جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٤٧:

کسی چیز کی مورت اگر جیب میں رکھے تو نماز درست ہوگی یا نہیں؟

الجواب:

نماز درست ہوگی مگر یہ فعل مکروہ و ناپسندیدہ ہے جبکہ کوئی ضرورت نہ ہو روپیہ اشرفی میں ضرورت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٤٨:

عورت کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

مسلمان عورت کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے جبکہ وہ ذبح کرنا جانتی ہو اور ٹھیک ذبح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٤٩ :

وہابی الحمد شریف کے بعد آمین کیوں جہر سے پڑھتے ہیں؟

الجواب:

ان کا مقصود صرف مسلمانوں کی مخالفت ظاہر کر کے اپنا ایک گروہ جدا قائم کرنا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٥٠:

علاوہ چاقو چھری کے کسی دوسرے اوزار سے ذبح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

جائز ہے جبکہ وہ دھاردار اور تیز ہو اور جانور کو زیادہ آزار نہ پہنچے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۱:

زید نے کچھ روپے قرض واسطے تجارت عمرو کو دیئے اور آپس میں یہ ٹھہرا لیا کہ علاوہ قرض کے روپیوں کے جس قدر منافع تجارت میں ہو اس میں سے نصف ہمارا اور نصف تمہارا تو یہ سود ہوا یا نہیں؟

الجواب:

یہ سود اور حرام قطعی ہے۔ ہاں اگر روپیہ اسے قرض نہ دے بلکہ تجارت کے واسطے دے کہ روپیہ میرا اور محنت تیری اور منافع تصفا نصف تو جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۲:

عقیقہ اور قربانی کی ہڈی توڑنا چاہیئے یا نہیں؟

الجواب:

کوئی حرج نہیں اور عقیقہ میں نہ توڑیں تو زیادہ اچھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۳:

جس شخص نے صبح کی نماز نہ پڑھی ہو تو اس کی جمعہ اور عید کی نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب:

عید کی مطلقاً ہو جائے گی اور جمعہ کی بھی اگر صاحب ترتیب نہ ہو یعنی اس کے ذمہ پانچ نمازوں سے زیادہ قضا جمع ہوگئی ہوں اگرچہ ادا کرتے کرتے اب کم باقی ہوں اگر صاحب ترتیب ہے تو جب تک صبح کی نماز نہ پڑھ لے جمعہ نہ ہوگا۔ اگر صبح کی نماز اسے یاد ہے اور وقت اتنا تنگ نہ ہو گیا ہو کہ صبح کی پڑھے تو ظہر کا وقت ہی نکل جائے اور یہ جمعہ میں متوقع نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۴:

عورت کو فاتحہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۵:

لڑکے کے عقیقہ کا گوشت لڑکے کے والدین اور دادی اور نانا، نانی کو کھانا چاہیئے یا نہیں؟

الجواب:

سب کو درست ہے اور یہی صحیح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۶:

شادی میں دف یا نوبت بجوانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

دف کی اجازت ہے جبکہ اس میں جانجھ نہ ہوں اور مرد یا عزت دار عورتیں نہ بجائیں نہ لہولعب کے طور پر بجایا جائے بلکہ اعلان نکاح کی نیت ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۷:

اگر عورتیں مردوں کو سلام کریں تو کس طرح کریں؟

الجواب:

اپنے محارم مردوں کو سلام کریں۔ السلام علیکم کہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۸:

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں قسم کیوں کھائی ہے؟

الجواب:

قرآن عظیم محاورہ عرب پر اترا۔ عرب کی عادت تھی کہ جس امر کا اہتمام منظور ہوتا اسے موکد بقسم کرتے مع ہذا کفار مکہ کو حضور سید المرسلین (ﷺ) کے صدق پر یقین کامل تھا۔ بعثت سے پہلے حضور (ﷺ) کا نام ہی صادق اور امین کہا کرتے اور ایسا کامل الصدق کہ جس بات کو قسم سے موکد کر کے ذکر

فرمائے۔خواہی نخواہی اس پر اعتبار آئے گا تو ان پر اتمام حجت کے لئے قسم ذکر فرمائی گئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۹:

کافر کو سلام کرنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب:

حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۰:

عیدالاضحیٰ کے روز عقیقہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۱:

اگر امام نماز پڑھتا ہو اور وہ کسی سورت میں درمیان میں دو ایک الفاظ چھوڑ کر آگے کو پڑھے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب:

اگر انکے ترک سے معنی نہ بگڑے تو نماز ہوگی ورنہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۲:

مچھلی اور ٹڈی ذبح کیوں نہیں کی جاتی؟

الجواب:

ذبح کرنے سے خون نکلنا مقصود ہوتا ہے اور مچھلی وٹڈی میں خون نہیں ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۳:

مردمیت کے قبر کے تختے کس طرف سے رکھنا چاہئیں؟

الجواب:

سر کی طرف انسب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۶٤:

کیا قرآن شریف میں داڑھی رکھنے یا نہ رکھنے کا حکم ہے۔ اگر ہے تو کس جگہ ہے اگر نہیں ہے تو حدیث شریف میں کس جگہ سے سند لی گئی؟

الجواب:

رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں۔

اخفو االشرارب واعفوا اللحی خالفو المجوس

ترجمہ: لبیں پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ آتش پرستوں کا خلاف کرو۔

فقیر نے اپنے رسالہ **لمعة الفخ فی اعفاء اللخ** ۔۔۔۔ میں پانچ آیتوں اور چالیس سے زیادہ حدیثوں سے داڑھی رکھنے کا ثبوت دیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۵:

نمازی لوگ مسجدوں کے دروں اور امام صاحب کے برابر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آیا ان کی نماز ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہوتی ہے تو دہرانا چاہیے یا نہیں؟

الجواب:

مقتدیوں کو دروں میں کھڑا ہونا منع ہے۔ مگر نماز ہو جائے گی۔ گنہگار ہوں گے۔ امام کے برابر دو مقتدی کھڑے ہو جائیں تو نماز مکروہ تنزیہی ہے، یعنی خلاف اولیٰ اور دو سے زیادہ کھڑے ہو جائیں تو نماز مکروہ تحریمی۔ اس کا پھیرنا واجب ہے والتفصیل فی فراونا واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٦٦ :

قربانی بیل بھینسے فربہ کی جائز ہے یا نہیں۔ زید کہتا ہے ہمارے شہر یا گاؤں یا قصبہ میں بیل کی قربانی نہیں کی جاتی ہے اور جو نہیں کی جاتی ہے وہ مکروہ کے برابر ہے ایسے شخص کے کہنے میں کچھ ایمان میں تو نقصان نہیں۔ اگر بھینسے کے دو برس یا زائد عمر کی قربانی کی جاوے محلہ والے اس کو برا سمجھ کر نہ لیں تو گنہگار ہوں گے یا نہ شہر بریلی میں بیل کی قربانی ہوتی ہے یا نہیں؟ عمرو کہتا ہے اسی ٨٠ برس سے دیکھتا ہوں کہ بریلی میں بیل کی قربانی نہیں ہوتی اس کا کہنا غلط ہے یا صحیح؟

الجواب:

بیل بھینسہ کی قربانی بلاشبہ جائز ہے اس میں اصلاً کراہت نہیں۔ زید کا کہنا غلط ہے مگر اس کے کہنے سے ایمان میں کچھ فرق نہیں آتا۔ عالمگیری میں ہے۔

يكون من الاجناس الثلثلة الغنم والابل والبقر ويد خل في كل جنس نوعه والذكر والانثىٰ معه والجاموس نوع من البقر۔

محلہ والے اگر بھینسے کا گوشت کہ سخت ہوتا ہے پسند نہ کریں۔ اس وجہ سے نہ لیا تو برا کیا کہ مسلمان کی دل شکنی کی رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں

لاتحرقون معروفا

اور اگر اسی خیال سے نہ لیا کہ وہ بھینسے کی قربانی ناجائز جانتے ہیں تو سخت جہالت میں ہیں انہیں حکم شرعی تعلیم کیا جائے۔ بیل کی قربانی لوگ اس خیال سے نہیں کرتے کہ وہ گائے سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے اور گائے کا گوشت بھی بیل سے بہتر ہوتا ہے اسی واسطے شرعاً بھی گائے کی قربانی بیل سے افضل ہے جب کہ قیمت میں یکساں ہو عالمگیری میں ہے۔

الا نثى من البقر افضل من الذكر اذا استوا يالان لحم الانثىٰ اطيب كذافي فتاوىٰ قاضي خاں والله تعالىٰ اعلم.

مسئلہ ٦٧:

تعزیہ بنانا سنت ہے جس کا یہ عقیدہ ہو یا قرآن شریف کی کسی آیت یا حدیث سے سند پکڑے ایسا شخص علماً اہلسنت والجماعت کے نزدیک خارج از اسلام تو نہ سمجھا جائے گا۔ اس پر کفر کا اطلاق جائز ہے یا نہیں اور یہ کیسے شروع ہوا ہے اگر سامنے آجاوے بہ نظر تحقیر یا تعظیم سے دیکھنا چاہئے یا نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب:

وہ جاہل خطاوار مجرم ہے مگر کافر نہ کہیں۔ تعزیہ آتا دیکھ کر اعراض و گردانی کریں اس کی جانب دیکھنا ہی نہ چاہئے۔ اس کی ابتداء سنا جاتا ہے کہ امیر تیمور بادشاہ دہلی کے وقت سے ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٦٨:

حضرت سکینہ بنت امام حسین رضی اللہ عنہ کا نکاح مصعب بن زبیر اور ان کے بعد کس کس کے ساتھ ہوا؟

الجواب:

متعدد نکاح ہوئے جن کی تفصیل نورالابصار وغیرہ کتب سیر میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٦٩:

کیا مثنوی شریف میں کوئی شعر ایسا ہے جس سے معلوم ہو کہ تین دن تک لاش حضور سرور کائنات (ﷺ) بے تجہیز و تکفین رکھی رہی جس کا یہ عقیدہ ہو اس کو کافر سمجھیں یا مسلمان؟

الجواب:

یہ محض جھوٹ ہے۔ مثنوی شریف میں ایسا شعر نہیں یہ ناپاک خیال رافضیوں کا ہے ایسا شخص بددین ہے مگر کافر نہ کہیں گے۔ ہاں حضور اقدس (ﷺ) کی توہین شان کریم کے لئے ایسا بکتا ہے تو کافر و مرتد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۰ :

محرم شریف میں مرثیہ خوانی میں شرکت جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

ناجائز ہے کہ وہ مناہی ومنکرات سے مملو ہوتے ہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۷۱ :

مسلمانوں کو اللہ کا دیدار نصیب ہوگا یا نہیں جسکا یہ اعتقاد ہو اس کو کیا کہیں گے؟

الجواب:

اہلسنت کا اعتقاد ہے کہ بے شک اللہ سبحانہ تعالٰی مسلمانوں کو اپنا دیدار کریم آخرت میں نصیب فرمائے گا اس کا منکر گمراہ بددین ہے ۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۷۲ :

زید مقتدی ہے۔ بکر امام، مغرب کی نماز ہورہی ہے۔ درمیانی قعدہ میں بکر نے التحیات پڑھ کر اللہ اکبر کہا اور کھڑا ہوگیا مگر زید نے ابھی پوری التحیات نہیں پڑھی ہے پس زید کو التحیات پوری پڑھ کر کھڑا ہونا چاہیئے یا امام کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیئے ۔ برتقدیر ثانی اگر زید التحیات پوری کرکے کھڑا ہو تو وہ اتباع امام سے باہر ہوا یا نہیں اور اس پر کچھ الزام ہے یا نہیں اور اس کی نماز ہوئی یا نہیں۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

صورت مسئلہ میں زید پر واجب ہے کہ التحیات پوری ہی کرکے اٹھے اس میں امام کا اتباع ہے اگر اس سے خلاف کرے گا اور بغیر التحیات پوری کئے امام کے ساتھ کھڑا ہو جائے گا تو اتباع امام سے باہر ہوگا اور گنہگار رہوگا اور نماز ناقص ہوگی۔ امام نے تو التحیات پوری پڑھی اور یہ پڑھے کم تو اتباع کہاں ہوا۔ رہا قیام اس میں اتباع ہو جائے گا اگرچہ تاخیر کے اتباع میں یہ بھی داخل ہے کہ امام کے فعل کے بعد اس کا فعل واقع ہو یہاں تک کہ اگر کوئی شخص التحیات میں آکر شریک ہوا اور یہ بیٹھا ہی تھا کہ امام کھڑا ہوگیا تو اسے واجب ہے کہ پوری التحیات پڑھ کر کھڑا ہو۔ اگرچہ امام اتنی دیر میں تیسری رکعت کے قیام میں چلا جائے۔ یہ التحیات پوری کرکے کھڑا ہو۔ اور بقدر ایک تسبیح کے دیر کرکے رکوع میں سجود میں سلام تک کہیں جا ملے اور بالفرض کہیں نہ مل سکے تو حرج نہیں۔ امام کے فعل کے بعد اس کا ہر فعل ہوتا رہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۷۳ :

زید صبح کو ایسے تنگ وقت میں سو کر اٹھا کہ صرف وضو کرکے نماز ادا کرکے نماز فجر ادا کرسکتا ہے مگر اس کو غسل کی حاجت ہے پس غسل کے کے فجر ادا کرنا چاہیئے یا وقت ختم ہو جانے کے خیال سے غسل کا تیمم کرکے اور وضو کرکے نماز فجر ادا کرے اور بعدہ غسل کرکے نماز کا اعادہ کرے۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

تیمم کرکے نماز وقت میں پڑھ لے بعد کو نہا کر اعادہ کرے۔ یہ یفتی واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۷۴ :

قمری مہینے کبھی گرمی کبھی سردی کبھی برسات میں ہوتے ہیں اور ہندی مہینے کیوں ہمیشہ ایک ہی موسم میں آتے ہیں؟

الجواب:

موسموں کی تبدیلی خالق عزوجل نے گردش آفتاب پر رکھی مثلاً تحویل برج حمل سے ختم جوزا تک فصل ربیع ہے پھر تحویل سرطان سے ختم سنبلہ تک گرمی پھر تحویل میزان سے ختم قوس تک خریف پھر تحویل جدی سے ختم حوت تک جاڑا۔ یہ آفتاب کا دورہ ہے کہ تقریباً ۳۶۵ دن اور پونے چھ گھنٹے میں کہ پاؤ دن کے قریب ہوا پورا ہوتا ہے اور عربی شرعی مہینے قمری ہیں کہ ہلال سے شروع اور ۳۰ یا ۲۹ دن میں ختم ہوتے ہیں اور یہ بارہ مہینے یعنی قمری سال ۳۵۴ یا ۳۵۵ دن کا ہوتا ہے تو شمسی سال دس یا گیارہ دن چھوٹا ہے، سمجھنے کے لئے کسرات چھوڑ کر شمسی سال ۳۶۵ قمری ۳۵۵ ہی رکھئے کہ دس کا فرق ہوا۔ اب فرض کیجئے کہ کسی سال یکم رمضان شریف یکم جنوری کو ہوئی تو آئندہ سال ۲۲ دسمبر کو یکم رمضان ہوگی کہ قمری مہینے ۳۵۵ دم میں ختم ہو جائیں گے اور شمسی سال پورا ہونے کو ابھی دس دن اور درکار ہیں پھر تیسرے سال یکم رمضان ۱۲ دسمبر کو ہوگی۔ چوتھے سال یکم دسمبر کو ہوگی۔ تین برس میں ایک مہینہ بدل گیا پہلے یکم جنوری کو تھی اب دسمبر کو ہوئی۔ یوہ میں ہر تین برس میں ایک مہینہ بدلے گا اور رمضان المبارک ہر شمسی مہینہ میں دورہ فرمائے گا۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

جیٹھ یہی حالت ہندی مہینوں کی ہوتی اگر وہ پوند نہ لیتے انہوں نے سال رکھا شمسی اور مہینے کئے قمری تو ہر برس دس دن گھٹ گھٹ کر تین برس بعد ایک مہینہ گھٹ گیا لہذا ہر تین سال پر وہ ایک مہینہ مقرر کر لیتے ہیں تا کہ شمسی سال سے مطابقت رہے ورنہ کبھی جیٹھ جاڑوں میں آتا اور پوہ گرمیوں میں بلکہ نصاریٰ جنہوں نے سال وماہ سب شمسی لئے اگر ہر چوتھے سال ایک دن بڑھا کر فروری ۲۹ دن کی نہ کرتے ان کو بھی یہی صورت پیش آتی کہ کبھی جون کا مہینہ جاڑوں میں ہوتا اور دسمبر گرمیوں میں یوں کہ ہر سال ۳۶۵ دن کا لیا اور آفتاب کا دورہ ابھی چھ گھنٹے بعد پورا ہوگا کہ جس کی مقدار تقریباً چھ گھنٹے

پہلے تیسرے سال ۱۸ گھنٹے، چوتھے سال ۱۸ تقریباً چوبیس گھنٹے اور چوبیس گھنٹے کا ایک دن رات ہوتا ہے لہٰذا ہر چوتھے سال کا ایک دن بڑھا دیا کہ دورہ آفتاب سے مطابقت رہے لیکن دورۂ آفتاب پورے چھے گھنٹے زائد نہ تھا بلکہ تقریباً پونے چھ گھنٹے تو چوتھے سال پورے ۲۴ گھنٹے کا فرق نہ پڑتا تھا بلکہ ۲۳ گھنٹے کا اور بڑھا لیا ایک دن کے چوبیس گھنٹے ہیں تو یوں ہر چار سال میں شمسی سال دورۂ آفتاب سے کچھ کم ایک گھنٹہ بڑھے گا۔ سو برس تقریباً ایک دن بڑھ جائے گا۔ لہٰذا صدی پر ایک دن گھٹا کر پھر فروری ۲۸ دن کا کر لیا اس طرح اور کسرات کا حساب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۵:

عورتوں کو سونے کے زیورات پہننے کا از روئے شرع کیا حکم ہے؟

الجواب:

عورت کو سونے چاندی کے زیور پہننا جائز ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ ومن ینشؤ فی الحلیہ

رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں۔

الذھب والحریر حل لاناث امتی واحرام علی ذکرھا

یعنی سونا ریشم میری امت کی عورتوں کو حلال اور مردوں پر حرام ہے۔

رواہ ابوبکر ابن شیبۃ عن زید بن ارقم والطبرانی فی الکبیر عنہ وعن واثلۃ رضی اللہ عنہ بلکہ عورتوں کا گہنا پہننا بناؤ سنگھار کرنا باعث اجر وعظیم اور ان کے حق میں نماز سے افضل ہے۔ بعض صالحات کہ خود اور ان کے شوہر دونوں صاحب اولیاء کرام سے تھے۔ ہر شب نماز عشاء پورا سنگھار کر کے دلہن بن کر اپنے شوہر کے پاس آئیں اگر انہیں اپنی طرف حاجت مند پاتیں وہی حاضر ورنہ زیور لباس اتار کر مصلی بچھاتیں اور نماز میں مشغول ہو جاتیں اور دلہن کو سجانا تو سنت قدیمہ اور بہت احادیث سے ثابت ہے بلکہ کنواری لڑکیوں کو زیور سے آراستہ رکھنا کہ ان کی منگنیاں آئیں یہ بھی سنت ہے رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں۔

لو کان اسامۃ جاریۃ نکسوتہ وھلیۃ حق الفقہ رواہ احمد وابن ماجۃ عن امام المؤمنین رضی اللہ عنھا۔

بسند حسن بلکہ عورت کا باوصف قدرت بالکل بے زیور رہنا مکروہ ہے کہ مردوں سے تشبیہ ہے کہ حدیث شریف میں ہے۔

کان رسول اللہ (ﷺ) بکرۃ تعطر النسأ وتشبھن بالرجال

مجمع البحار میں ہے۔

قیل اراد تعطل النسأ بالامروھی من لاصلی علیہ والا خصاب والام والراء یتعابتان

حدیث میں ہے رسول اللہ (ﷺ) نے مولا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا

یا علی مرلنساء ک لا تصلین عطلاء

اے علی اپنی مخدرات کو حکم دے کہ وہ بے گہنے نماز نہ پڑھیں

رواہ ابن اکثیر فی النھایۃ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا عورت کا بے زیور نماز پڑھنا مکروہ جانتیں اور فرماتیں اور کچھ نہ پائے تو ایک ڈورا ہی گلے میں باندھ لے مجمع البحار میں ہے۔

من عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کرھت ان تصلی المراۃ عطلا ولوان تعلق فی عنقھا

بجنے والا زیور عورت کے لئے اس حالت میں جائز ہے کہ نامحرموں مثلاً خالہ، ماموں، چچا، پھوپھی کے بیٹوں، جیٹھ دیور، بہنوئی کے سامنے نہ آتی ہو نہ اس کے زیور کی جھنکار نامحرم تک پہنچے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

ولا یبدین زینتھن لا لبعو لتھن الایۃ۔

عورتیں اپنا سنگھار شوہر یا محرم کے سوا کسی پر ظاہر نہ کریں

اور فرماتا ہے۔

ولا یضر بن بار جلھن یعلم ما یخفین من زینتھن

عورتیں پاؤں دھمک سے نہ رکھیں کہ ان کا چھپا ہوا سنگار ظاہر ہو۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۶:

دفع وباء کے لئے اذان درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

درست ہے۔ فقیر نے خاص اس مسئلہ میں رسالہ **نسیم الصباتی ان الاذان یحول الوبأ** لکھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۷:

اذان دینی واسطے بارش کے درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

درست ہے **اذلا خطه من الشرع**۔ اذان ذکر الٰہی ہے اور بارش رحمت الٰہی اور ذکر الٰہی باعث نزول رحمت الٰہی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۸ :

ہاتھی پر سوار ہونے کی حالت میں ہاتھی نے سونڈ اٹھا کر پھنکارا اور اس کی ناک یا حلق کے پانی کی چھینٹیں کپڑوں پر پڑیں۔ ایسی صورت میں کپڑے پاک رہے ہیں یا نہیں؟

الجواب:

اگر روپیہ بھر سے زیادہ جگہ میں پڑے کپڑے ناپاک ہوگئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۹:

ہاتھی پر سوار ہونا جائز ہے یا ناجائز، بر تقدیر ثانی مکروہ ہے یا حرام؟

الجواب:

ہاتھی پر سوار ہونا مکروہ ہے اور امام محمد رضی اللہ عنہ کے نزدیک حرام کہ وہ اسے مثل خنزیر نجس العین جانتے ہیں۔ بہر حال احتراز چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۰:

حوض وہ دردہ سے مراد ہے دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا ہے یا کچھ اور کیا اس حوض کی گہرائی بھی شرعاً مقرر ہے یا نہیں؟

الجواب:

وہ دردہ سے مراد سو ہاتھ ساحت ہے مثلاً دس دس ہاتھ طول وعرض یا پچیس ہاتھ طول چار ہاتھ عرض یا پچاس طول دو ہاتھ عرض اور گہرائی اتنی چاہیئے کہ چلو لینے سے زمین نہ کھلے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۱:

استن حنانہ یعنی وہ چوب خشک جس سے حضور پرنور (ﷺ) تکیہ لگا کر وعظ فرمایا کرتے تھے اور جس کا قصہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی شریف میں تحریر فرمایا ہے کہ اس کو حضور (ﷺ) نے دفن کیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی؟

الجواب:

نماز جنازہ پڑھنا غلط ہے اور منبر شریف کے نیچے دفن کرنا ایک روایت میں آیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۲:

ایک واعظ صاحب نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول کریم (ﷺ) نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ تم وحی کہاں سے اور کس طرح

لاتے ہو۔۔۔آپ علیہ السلام نے جواب میں عرض کیا کہ ایک پردہ سے آواز آتی ہے۔آپ (ﷺ) نے دریافت فرمایا۔۔۔کہ تم نے کبھی پردہ اٹھا کر دیکھا،انہوں نے کہا کہ میری یہ مجال نہیں کہ پردہ اٹھا سکوں۔آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ اب کی بار پردہ اٹھا کر دیکھنا،حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایسا ہی کیا۔کیا دیکھتے ہیں کہ پردے کے اندر خود حضور پرنور (ﷺ) جلوہ فرما ہیں اور عمامہ سر پر باندھے ہیں اور سامنے شیشہ رکھا ہے اور فرما رہے ہیں کہ میرے بندے کو یہ ہدایت کرنا۔یہ روایت کہاں تک صحیح ہے۔اگر غلط ہے تو اس کا بیان کرنے والا کس حکم کے تحت میں داخل ہے۔بینوا توجروا؟

الجواب:

یہ روایت محض جھوٹ اور کذب وافرا ہے اور اس کا یوں بیان کرنے والا ابلیس کا مسخرہ ہے اور اگر اس کے ظاہر مضمون کا معتقد ہے تو صریح کافر ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۳:

زید اہل ہنود کے فقیروں (جن کو سنیاسی کہتے ہیں) کی شکل بنائے رہتا ہے ننگے پاؤں ایک ہاتھ میں رنگا ہو کپڑا باندھے اوڑھے رہتا ہے۔ایک مسلمان سے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تو اس نے کہا دوسرا بھی لاؤ تو کہا دوسرا ہاتھ میرا ہندو ہے ہے اسی زید کے پاس ایک ہندو لڑکے کو لایا کہ اسے اپنا چیلہ بنا لو۔زید نے اس لڑکے کو ادم کھلا کر اپنا چیلا بنا لیا باوجود ان ہاتھوں کے یہ زید پیر طریقت بنا ہے مسلمانوں کو مرید کرتا ہے نیز کہتا ہے کہ میں نے حدیث کی سند دیوبند سے حاصل کی ہے۔یہ اپنے آپ کو بکر کا خلیفہ کہتا ہے۔بکر یہاں کے مسلمانوں کا پیر تھا؟

الجواب:

صورت مذکورہ میں وہ شخص اپنے اقرار سے آدھا ہندو ہے اور اسلام وکفر میں حصے نہیں جو ایک حصہ ہندو ہے وہ کل ہندو ہے تو یقیناً اس کا اقراری کفر ہے اور اپنے کفر کا مقر یقیناً عنداللہ بھی کافر ہے۔فصول عمادی وفتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

مسلم قال انا ملحد یکفر ولو قال ماعلمت الکفر لایعذوب ھذا۔

اور اس ادم کھلا کر چیلا بنانا اس کے کفر پر رجسٹری ہے اور دیوبندی کی سند سے استناد اس کے کفر پر تیسرا پاس ہے۔

کفار کی وضع بنائے پھرنا ہی اس کی خباثت حال کو کافی تھا رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں۔

من تشبہ بقوم فھو منھم

ان کفروں نے وضاحت کردی اس کے ہاتھ پر بیعت حرام بلکہ اس کے کفریات پر مطلع ہو کر پھر اسے پیر بنانا یا بعد اطلاع پیر سمجھتے رہنا خود کفر ہے۔والعیاذ باللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۴ :

بکر کا انتقال ہوگیا۔یہ بکر پیری مریدی کرتا تھا۔خاندان قادریہ میں کوئی صاحب قطب الدین کا خلیفہ تھا اور خاندان چشتیہ میں قاسم نانوتوی کا اپنے مریدوں کو دونوں شجرے دیتا تھا جو مسلک استفتائے ہٰذا ہیں؟

عمرو جس کی گواہی شریعت مطہرہ میں مقبول ہے کہتا ہے کہ بکر کا یہ واقعہ میرے سامنے گزرا کہ ایک شخص نے بکر سے کہا کہ بریلی کے علماء دیوبند والوں کو وہابی کہتے ہیں تو بکر نے غصہ میں آکر فوراً کہا جو شخص دیوبند والوں کو وہابی کہے وہ خود وہابی ہے۔بکر کے خلیفہ سے (جس کا حال مندرجہ بالا استفتیٰ میں درج ہے) یہ بھی معلوم ہوا کہ بکر نے دیوبند میں حدیث کی سند حاصل کی ہے اب بکر کے مریدوں کو بکر سے بیعت توڑنا ضروری ہے یا نہیں ذرا تفصیل سے بیان فرما دیجئے مولیٰ تعالیٰ آپ حضرات علماء کرام کے اوقات میں برکت عطا فرمائے۔

الجواب:

مولیٰ عزوجل مسلمانوں پر اپنی رحمت رکھے۔کیا علمائے کرام حرمین شریفین کے مبسوط ومفصل فتاوائے مبارکہ حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین کے بعد کسی اور تفصیل کی ضرورت ہے اس میں دیوبندی کی نسبت صاف صریح تصریح ہے کہ

من شک فی کفرہ فقد کفر

جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے

نہ کہ مسلمان سمجھنا نہ کہ صاحب ارشاد جاننا نہ کہ پیر بنانا تو مریدان بکر کو بیعت توڑنا کیا معنی بیعت ہے ہی نہیں توڑی کیا جائے گی ہاں اس پر فرض ہے کہ بکر کو اپنا پیر نہ سمجھیں ورنہ یہ بھی اس کے مثل خارج از اسلام ہوں گے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ومن یتولھم منکم فانہ منھم

اور فرماتا ہے

انکم اذا مثلھم۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۵:

ہندہ زوجہ بکر اس قدر مالیت کے زیور پہنتی ہے کہ جن پر زکوٰۃ دینا فرض ہے کیا زکوٰۃ بکر پر فرض ہے یا ہندہ پر؟

الجواب:

اگر زیور جہیز کا ہے یا بکر نے بنوا کر ہندہ کو مالک کر دیا ہے تو زکوٰۃ ہندہ پر ہے بکر سے کچھ تعلق نہیں اور اگر زیور ملکِ بکر ہے ہندہ کو پہننے کو دیا ہے تو زکوٰۃ بکر پر ہے ہندہ سے تعلق نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۶:

ہندہ کے پاس سوائے ان زیورات کے نقدی کچھ نہیں بکر اس کو ہر سال کے ختم پر زکوٰۃ ادا کرنے کے واسطے روپیہ اس شرط پر دینا چاہتا ہے کہ وہ یہ روپیہ اپنے قرض واجب الادا یعنی مہر نکاح میں وضع کرتی رہے گی۔کیا بکر کو اس طرح دینا اور ہندہ کو اس طرح بکر سے لے کر زکوٰۃ ادا کرنا جائز ہے؟

الجواب:

اس طرح دینا لینا دونوں جائز ہے اور دونوں کیلئے اجر ہے۔

مسئلہ ۸۷:

اگر بکر باوجود استطاعت ہندہ کو زکوٰۃ ادا کرنے کے واسطے ہندہ کو روپیہ نہ دے تو بکر پر شرعاً کچھ الزام ہے یا نہیں اور ایسی صورت میں ہندہ کو زیورات میں سے کسی زیور کو فروخت کر کے زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہوگا یا نہیں؟

الجواب:

شوہر پر کچھ الزام نہیں کہ عورت کی زکوٰۃ ادا کرے اگر نہ دے گا اس پر الزام نہیں عورت مالکہ زیور جس پر زکوٰۃ فرض ہے اسے لازم ہے کہ جہاں سے جانے زکوٰۃ دے اگرچہ زیور ہی فقیر کو دے کر یا بیچ کر اس کی قیمت سے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۸:

زیورات مثلاً نونگے، جوشن، ٹیکہ، بدھی، پہنچی وغیرہ ڈورے پڑے ہیں جیسا کہ عموماً عورتیں بٹوں سے پُہوا کر پہنتی ہیں اور بعض زیورات مثلاً آرسی، ٹیکہ، نونگے وغیرہ میں نگ و شیشے جڑے ہیں۔ایسی صورت میں زیورات کا وزن کس طرح کیا جاوے اگر ڈورے و نگ وغیرہ علیحدہ کئے جاتے ہیں تو زیورات خراب ہوتے ہیں کیونکہ بعض میں جڑائی پختہ ہوتی ہے کیا زیورات کو مع نگ وغیرہ وزن کیا جائے اور کل وزن پر زکوٰۃ دی جائے یا اندازے سے نگ و ڈورے کا وزن منہا کر دیا جائے۔

الجواب:

زکوٰۃ صرف سونے چاندی پر ہے لاکھ نگ شیشے ڈورے پر نہیں اگر جڑاؤ زیور میں سونے چاندی کا وزن معلوم ہو فبہا ورنہ زائد سے زائد اس کا تخمینہ کرلے جس میں یقین ہو کہ اس سے زائد نہ ہوگا۔ہوگا تو کم ہوگا اور ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کسی ظرف میں پانی بھریں اور کانٹے کے ایک پلہ میں زیور رکھ کر یہ پلہ پانی میں اس طرح رکھیں کہ وسط میں رہے نہ تو پانی سے کچھ حصہ باہر ہو نہ ظرف کی تہ تک پہنچ جائے دوسرا پلہ ظرف کے باہر ہوا میں رکھیں۔اب اس میں باٹ ڈالیں یہاں تک کہ کانٹا برابر آجائے یہ وزن صرف چاندی سونے کا ہوگا نگ لاکھ وغیرہ کا وزن اس میں نہ آئے گا۔چند بار معلوم الوزن اشیاء میں امتحان کر کے دیکھیں اگر جواب صحیح آئے تو یہ طریقہ آسان ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۹:

ہندہ زکوٰۃ کا روپیہ بکر (اپنے شوہر) کو دے کر یہ کہتی ہے کہ تم یہ روپیہ میری طرف سے کسی مستحق اشخاص کو دے دو۔بکر اس روپیہ کو لے کر کسی دیگر شخص کو دیتا ہے کہ وہ ہندہ زوجہ بکر کی جانب سے بطور زکوٰۃ دے دے تو کیا ہندہ کو بکر کا وکیل بنانا اور بکر کو بعدہ کسی دوسرے کو وکیل بنانا جائز ہوگا۔

الجواب:

ہندہ کو اختیار ہے کہ اپنی طرف سے ادائے زکوٰۃ کا اپنے شوہر کو یا جسے چاہے وکیل کرے اور وکیل کو اختیار ہے کہ جس متدین کو چاہے وکیل کردے۔

فی اضحبته الحانیة ثم وکالة الاشباہ الوکیل یدفع الزکوٰۃ اذا و کل

غیرہ ثم فدفع الاخرجا زولا یتوقف.

مسئلہ ۹۰:

کسی فقیر کو زکوٰۃ کا روپیہ کس قدر دیا جاسکتا ہے؟ یعنی زکوٰۃ دینے والا جس قدر چاہے اس کی دن یا دو دن کی ضرورت کے قابل۔

الجواب:

فقیر کو چھپن روپیہ سے کم دینا چاہئے ۔1/2-7 تولہ سونا 1/2-52 تولہ چاندی یا پورے چھپن روپے کی مالیت نہ دے جس سے وہ صاحب نصاب ہوجائے اور اگر اس کے پاس قدرے سونا یا چاندی نصاب سے کم حاجت سے زائد ہے تو اتنا نہ دے کہ اس سے مل کر نصاب ہوجائے وہ دس روپے کا مالک ہے تو اسے چھیالیس روپے سے کم دے۔ہاں جو کچھ دیا اس سے بقدر نصاب اس کی حاجت سے نہ بچے گا تو ہزاروں دے سکتا ہے مثلاً اس پر دس ہزار روپے قرض ہیں تو اسے دس ہزار دینے میں حرج نہیں کہ وہ اس قدر سے بھی مالک نصاب نہ ہوگا۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۱:

اہل ہنود کے میلوں مثل دسرہ وغیرہ میں مسلمانوں کا جانا کیسا ہے۔کیا میلوں میں جانے سے ان لوگوں کی عورتیں نکاح سے باہر ہوجاتی ہیں۔ کیا تجارت پیشہ لوگوں کو جانا ممنوع ہے بینوا توجروا۔

الجواب:

ان کا میلا دیکھنے لئے جانا مطلقاً ناجائز ہے۔اگر ان کا مذہبی میلا ہے جس میں وہ اپنا کفر و شرک کریں گے کفر کی آوازوں سے چلائیں گے جب تو ظاہر ہے اور یہ صورت سخت حرام منجملہ کبائر ہے پھر بھی کفر نہیں۔اگر کفری باتوں سے نافر ہے۔ہاں معاذ اللہ ان میں سے کسی بات کو پسند کرے یا ہلکا جانے تو آپ ہی کافر ہے اس صورت میں عورت نکاح سے نکل جائے گی اور یہ اسلام سے ورنہ فسق ہے اور فسق سے نکاح نہیں جاتا پھر بھی وعید شدید ہے اور کفریات کو تماشا بنانا ضلال بعید ہے۔حدیث میں ہے.

من کثر سودا قوم فھو منھم ومن رضی عمل قوم کان شریک من عمل به

جو کسی قوم کا جتھا بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے اور جو کسی قوم کا کوئی کام پسند کرے وہ اس کام کرنے والوں کا شریک ہے

رواہ ابو یعلی فی مسند وعلی بن معبد فی کتاب الطاعۃ والمعصیۃ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی (ﷺ) ورواہ الاسلام عبداللہ بن مبارک فی کتاب الزہد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ من قولہ وھو عند الخطیب عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی (ﷺ) من سود مع قوم فھو منھم اور ار مذہبی میلا نہیں لہو لعب کا ہے جب بھی ممکن کہ منکرات وقبائح سے کالی ہو اور منکرات کا تماشا بنانا جائز نہیں۔رد المختار میں ہے۔

کرہ کل لھو والاطلاق شامل النفس الفعل واستماعه

طحاوی صدر کتاب بیان علوم محرمہ ذکر شعبدہ میں ہے۔

یظھر بن ذلک حرمة التفرج علیھم لان الفرجته علی المحرم حرام۔

یعنی شعبدہ باز بھان متی بازی گر کے افعال حرام ہیں اور اس کا تماشا دیکھنا بھی حرام کہ حرام کا تماشہ بنانا حرام ہے۔

خصوصاً اگر کافروں کی کسی شیطانی خرافات کو اچھا جانا تو آفت شدید ہے اور اس وقت تجدید اسلام وتجدید نکاح کا حکم کیا جائے گا۔غمزن العیون میں ہے۔

اتفق مشایخنا ان من رای امر الکفار رحسنا فقد کفر حتی قالو فی رجل ترک الکلام عنداکل الطعام حسن من المجوس و ترک المضاجعة عندھم حال الحیض حسن فھو۔

کافر اور اگر تجارت کے لئے جائے تو اگر میلا ان کے کفر وشرک کا ہے تو جانا ناجائز وممنوع ہے کہ اب وہ جگہ ان کا معبد ہے اور معبد کفار میں جانا گناہ تمیمہ پھر تتارخانیہ پھر ہندیہ میں ہے

یکرہ للمسلم الدخول فی البیعة والکنیة وانما یکرہ من حیث انہ مجمع الشیاطین

بحرالرائق میں ہے

والظاھر انھا تحریمیة لانھا المراة عنداطلاقھم

بلکہ ردالمختار میں ہے۔

فاذاحرم الدخول والصلاة اولی

اور اگر لہولعب کا ہے اور خود اس سے بچے نہ اس میں شریک ہو نہ اسے دیکھے نہ وہ چیزیں بیچے جو ان کے لہولعب ممنوع کی ہوں تو جائز ہے۔ پھر بھی مناسب نہیں کہ ان کا مجمع ہے۔ ہر وقت محل لعنت ہے تو اس دوری ہی میں خیر والہٰذا علماً نے فرمایا کہ ان کے محلہ میں ہو کر نکلے تو جلد نکلتا ہوا گزر جائے۔ غنیۃ ذوی الاحکام پھر فتح المعین پھر طحطاوی میں ہے۔ ہم محل نزول

اللغنة فی کل وقت ولاشک انہ یکرہ السکون فی جمع یکون کذلک
بل وان یمرفی الامان بھردل وبسرع قدرت دت بذلک آثار

اور اگر خود شریک ہو یا تماشا دیکھے یا ان کے لہو ممنوع کی چیزیں بیچے تو آپ ہی گناہ و ناجائز ہے۔ درمختار میں ہے۔

قدمنا معزیا للنھر انا قامت المصیة یبعہ بکرہ بیعہ تحتر عاوان فتریھا۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

اذا ارادالمسلم ان ید خل دار الحرب للتجارة ومعہ فرسہ وسلاحہ
وھو لایرید بیعہ منھم لم یمنع ذلک منہ۔

ہاں ایک صورت جواز مطلق کی ہے وہ یہ ہے کہ عالم انہیں ہدایت اور اسلام کی طرف دعوت کے لئے جائے جب کہ اس پر قادر ہو یہ جانا حسن ومحمود ہے اگر چہ ان کا مذہبی میلا ہو ایسا تشریف لے جانا خود حضور سید عالم (ﷺ) سے بار ہا ثابت ہے مشرکین کا موسم بھی اعلان شرک ہوتا۔ لبیک میں کہتے ہیں لا شریکا ہو لک تملک وما لک جب وہ سبحٰا لاشریک لک تک اپہنچتے۔ رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ویلکم قط قط خرابی ہو تمہارے لئے بس بس یعنی آگے استثنا نہ بھاؤ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۲:

بعد دفن میت قبر پر اذان دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

جائز ہے۔ فقیر نے خاص اس مسئلہ میں رسالہ "ایذان الاجر فی اذان القبر" لکھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۳:

قرآن عظیم کس طرح جمع ہوا اور کس نے جمع کیا؟

الجواب:

قرآن مجید کی جمع ترتیب آیات وتفصیل سور زمانہ اقدس حضور پر نور (ﷺ) میں بامر الٰہی حسب بیان جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وارشاد وتعلیم حضور سید المرسلین (ﷺ) واقع ہوئی تھی مگر قرآن عظیم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سینوں اور متفرق کاغذوں، پتھروں کی تختیوں، بکری، دنبہ کی پوستوں شانوں، پسلیوں وغیرہ میں تھا۔ ایک جگہ سارا قران مجموع نہ تھا، جب جنگ یمامہ میں مسلیمہ کذاب ملعون مدعی نبوت سے زمانہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں ہوئی۔ صدہا صحابہ کرام حفاظ قرآن نے شہادت پائی۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دل الہام منزل میں حضرت جل وعلی نے کیا کہ حضرت خلیفہ رسول (ﷺ) کی بارگاہ میں حاضر ہوکر گزارش کی کہ اس لڑائی میں بہت سے صحابہ جن کے سینوں میں قرآن عظیم تھا، شہید ہوئے اگر یونہی جہادوں میں حفاظ شہید ہوتے گئے اور قرآن متفرر رہا تو بہت قرآن جاتے رہنے کا خطرہ ہے۔ میری رائے میں حکم دیجئے کہ قرآن عظیم کی سب سورتیں یکجا کرلی جائیں۔ خلیفہ الرسول (ﷺ) نے ان کی رائے پسند فرمائی اور حضرت زید بن ثابت وغیرہ حفاظ رضی اللہ عنہم کو امر جلیل کا حکم دیا کہ بحمد اللہ تعالی سارا قرآن یکجا ہوگیا۔ ہر سورت ایک جدا صحیفہ میں تھی وہ صحیفے تاحیات صدیقی حضرت خلیفہ رسول (ﷺ) اور ان کے بعد حضرت امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم اور ان کے بعد حضرت ام المومنین حفصہ بنت الفاروق زوجہ سید المرسلین (ﷺ) کے پاس رہے۔ عرب کی ہر قوم وقبیلہ بعض الفاظ کے تلفظ میں مختلف تھا مثلاً حرف میں کوئی الف لام کہتا کوئی الف میم اسی قسم کے بہت تفاوت لہجہ وطرز ادا میں تھے۔ زمانہ حضور اقدس (ﷺ) میں کہ قرآن عظیم نیا اترا تھا اور ہر قوم وقبیلہ کو اپنے مادری لہجہ میں قدیمی عادت کا دفعتاً بدل دینا دشوار تھا آسانی فرمائی گئی تھی کہ ہر قوم عرب اپنے طرز ولہجہ میں قرات قرآن عظیم کرے۔ زمانہ نبوت کے بعد شدہ شدہ اقوام مختلفہ سے بعض لوگوں کے ذہن میں جم گیا کہ جس لہجہ ولغت میں ہم پڑتے ہیں اسی میں قرآن عظیم نازل ہوا ہے یہاں تک کہ زمانہ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں بعض لوگوں کو اس بات پر جنگ وجدول وزدوکوب کی نوبت پہنچی جب یہ خبر امیر المومنین کو پہنچی فرمایا ابھی سے تم میں اختلاف پیدا ہوا تو آئندہ کیا امید ہے لہٰذا حسب مشورہ امیر المومنین سیدنا علی المرتضی کرم وجہہ الکریم ودیگر اعیان صحابہ رضی اللہ عنہم یہ قرار پایا۔ صحفیہائے رسول (ﷺ) کہ حضرت ام المومنین بنت الفاروق رضی اللہ عنہا کے پاس محفوظ ہیں۔ منگا کران کی نقلیں لے کر شہروں کو بھیجیں اور اصل آپ کو واپس دیں گے۔ ام المومنین نے بھیج دیئے۔ امیر المومنین نے زید بن ثابت وعبداللہ بن زبیر و سعید بن عاص وعبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو نقلیں کرنے کا حکم دیا۔ وہ نقلیں مکہ معظمہ وشام ویمن وبحرین وبصرہ وکوفہ کو بھیجی گئیں اور ایک مدینہ طیبہ میں رہی اور اصل صحیفے جن سے یہ نقلیں ہوئی تھیں۔ حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کو واپس دیئے۔ ان کی نسبت معاذ اللہ دفن کرنے یا کسی طرح تلف کرادینے کا بیان محض جھوٹ ہے وہ مبارک صحیفے خلافت عثانی پھر خلافت مرتضوی پھر خلافت امام حسن پھر سلطنت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تک بعینہٖ محفوظ تھے یہاں تک کہ مروان نے لے کر چاک کردیئے۔ بالجملہ اصل قرآن عظیم تو بحکم رب العزت حسب ارشاد حضور پر نور (ﷺ) ہو لیا تھا سب سور کا یکجا کرنا باقی تھا، وہ امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بمشورہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کیا۔ پھر اسی جمع فرمودۂ صدیقی کی نقلوں سے مصاحف بنا کر امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالی عنہ بمشورہ مولی علی کرم اللہ وجہہ بلاد اسلام میں شائع کیے اور تمام امت کو اصل لہجہ قریش پر مجتمع ہونے کی ہدایت فرمائی۔ اسی وجہ سے وہ جناب جامع القرآن کہلائے ورنہ حقیقۃً جامع القرآن رب العزت تعالی شانہ ہے۔

كما قال تعالىٰ ان علينا جمعه وقرانه

اور بنظر ظاہر حضور سید المرسلین (ﷺ) اور ایک جگہ اجتماع کے لحاظ سے سب میں پہلے جامع القرآن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امام جلال الدین سیوطی اتقان شریف میں فرماتے ہیں۔

قد كان القرآن كله كتب فى عهد رسول الله تعالىٰ عليه وسلم
لكن غير مجموع فى موضوع واحد ولا مرتب السور۔

امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔

اعظم الناس فى المصاحف اجر ابوبكر رحمة الله على ابى بكر هو اول من جمع كتاب الله

رواہ ، ابودوئود ، فی المصاحف بسند حسن عبد خیر قال سمعت علیا یقول فذکرہ

صحیح بخاری شریف میں ہے۔

حد ثنا موسیٰ ثنا ابن شھاب ان انس بن مالک حدثه ان حذیفة بن الیمان قدم
علیٰ عثمان و کان یغازی اھل الشام فی فرح ارمینیة و آز ربجان مع اھل العراق فافزع
حذیفة اختلافھم فی القراء ة فقال حذیفة لعھن یا امیر المومنین ادر ک ھذہ الامة قبل ان
یختلفو فی الکتاب اختلاف لیھود و النصاریٰ نارسل عثمان الی حفصة رضی الله عنھا ان ارسل
الینا بالصحف ننسخھا فی المصاحف ثمه نردھا الیک فارسلت بھا حفصة الیٰ عثمان لافامرزید
بن ثابت و عبدالله بن زبیر و سعید بن العاص و عبدالرحمن بن الاحارث بن ھشام وسخوھافی
المصاحت قال عثمان للرھط القریشیین الثلثة اذا اختلفتم انتم وزید بن ثابت فی شیئی من
القرآن فاکتبوہ بلسان وانما نزول بلسانھم فافعلوا حتی اذا نسخوا الصحف فی المصاحف
رد عثمان الصحف الیٰ حفصة فارسل الیٰ کل افق بمصحف بما نسخوا . الخ :

دیکھو یہ حدیث صحیح بخاری صاف گواہ عدل ہے کہ امیر المومنین عثمان غنی نے اختلاف لہجہ ولغات سن کر صحیفیائے صدیقی حضرت حفصہ سے منگوائے اور انہیں نقلوں سے مصحف بنا کر بلاد اسلام میں بھیجے اور وہ صحیفے بعد نقل حضرت ام المومنین کو واپس دے دیے رضی اللہ علیہم اجمعین ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئله ٩٤:

کیا ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس کوئی خاص قرآن تھا جس سے دیگر صحیفے درست کیے گئے؟

الجواب:

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس کوئی خاص قرآن نہ تھا بلکہ وہ صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما کا ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا جس کا حال اوپر گزرا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئله ٩٥:

ہندہ کے پاس ایک سو دس تولہ زیور نقری اور بارہ تولہ ٦ ماشہ دو رتی طلائی ہے اس کو کس قدر چاندی اور کس قدر سونا زکوۃ میں ادا کرنا چاہیئے اور کیا نقرئی و طلائی دونوں زیورات کی زکوۃ چاندی سے ہو سکتی ہے اور ایسی صورت میں اسے کس قدر چاندی دینا ہوگی؟

الجواب:

١١٠ تولہ چاندی میں دو نصاب کامل ہیں اور پانچ تولہ عفوفی النصاب اور ١٢ تولہ ٦ ماشہ سونے کی قیمت ٨ کر ١٤ کے حساب سے ١٧ تولہ ٣ ماشہ ہوئی اس پانچ تولہ سے مل کر ٢٢ تولہ ٣ ماشہ جس میں دو خمس نصاب ہیں اور ایک تولہ عفو مطلق تو حاصل یہ ہوا کہ سونا ٣/٥ ۔ انصاب ہے اور چاندی ہے ٢/٥ ۔٢ نصاب سونے پر ٣ ماشہ ٤/٥ ۔٤ رتی سونا دینا واجب ہوا اور چاندی پر ٣ تولہ ٤/٥ ۔ ١ ماشہ چاندی دیا جائے فبہا اور اب اگر سب چاندی دینا چاہیں تو ان سونے کا صرف وزن نہ دیکھا جائے گا بلکہ بازار سے اس عدد کی قیمت اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ تولہ بھر سونے کا عدد ہے کہ وزن کے اعتبار سے اس کی قیمت ٨ روپے ہوتی ہے مگر صناعی کے لحاظ سے سو روپے ہے جیسے سونے کی گھڑیاں یا دلی کی سادہ کاری کے چھلے تو اب انتیس روپے کا حساب نہ ہوگا بلکہ سو کا ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئله ٩٦:

سونا ٨ ماشہ ایک رتی اور زیادہ ہو گیا تو زکوۃ کس قدر ادا کرنی چاہیے؟

الجواب:

اب سونا ١٣ تولہ ٢ ماشہ ٣ رتی ہوا۔ اس میں بھی وہی ایک نصاب ٣ خمس ہیں کہ اب زیادت ایک تولہ ٢ ماشہ ٣ رتی ٹھہری، یہ بھی خمس نہیں، لہٰذا اس ٨ ماشے ایک رتی کو بھی چاندی کیا جائے گا نرخ مذکور سے اس کی قیمت بیس روپے تین آنے دس پائی ہوئی جس کے چودہ کے حساب سے ٢٣ تولہ ایک ماشہ

۷/۴۔۴رتی جس میں چار خمس نصاب اضافہ ہوئے تو زکوۃ میں ۱۰/۳۔۶ ماشے چاندی اور دینی آئی یعنی ۳ ماشے ۵/۴۔۴ سونا دیں اور تین تولہ آٹھ ماشے اور ایک ماشہ کا دسواں حصہ چاندی دیں اور اگر سونے چاندی کا نرخ اب بدل گیا ہو تو حساب میں بھی تبدیلی آجائے گی۔اس کا لحاظ ہونا چاہیئے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۷:

۱۱ تولے چاندی اور ۱۳ تولے ۲ ماشے ۳ رتی سونے پر زکوۃ ادا کرنے کے واسطے مندرجہ ذیل حساب سے ۳ تولہ ۲۰/۱۹۔۴ ماشے چاندی اور تین ماشے ۵/۴۔۴ رتی سونا خریدا ہے پس اس قدر چاندی اور سونا دینے سے زکوۃ ادا ہو جائے گی یا نہیں۔

۱۱۰ تولے چاندی میں دو نصاب کامل اور ۵ تولے عفوئی النصاب اور ۱۳ تولے ۲ ماشے ۳ رتی کی قیمت ۵ ہوئی کہ ۲ کے حساب سے ۳۱ تولے ۵ ماشے چاندی ہوئی اس ۵ تولے سے مل کر ۳۲ تولے ۵ ماشے چاندی ہوئی جس میں تین خمس نصاب ہیں اور ۴ تولے ۹ ماشے عفوئی النصاب لہٰذا سونا ۵/۳۔انصاب ہے اور چاندی ۵/۳۔۲ نصاب سونے پر ۱۳ ماشے ۵/۴۔۴ رتی سونا دینا واجب ہوتا ہے اور چاندی پر تین ۲۰/۱۹۔۴ ماشے چاندی دینی واجب ہوتی ہے۔نیز یہ بھی تحریر فرمائیے کہ ۲ کی چاندی ایک روپے بھر یعنی ۱۱ ماشے ملتی ہے تو کیا ۳ تولے کی جگہ تین روپے بھر چاندی کفایت کرسکتی ہے۔بینوا توجروا؟

الجواب:

واجب کا حساب صحیح لگایا اگرچہ مقدار عفو میں قدرے فرق ہو گیا جس کا واجب پر کچھ فرق نہیں ایک تولہ ۲ ماشے تین رتی سونے چاندی مذکور نرخوں کے حساب سے ۳۱ تولے ۴ ماشے ۹/۵۔۷ سرخ عفو مطلق رہے۔دو ماشے کے قریب عفو زیادہ ہے اسے عفو مطلق کہتے ہیں کہ اب اس پر کوئی واجب نہیں اور جو نصاب و خمس نصاب سے زیادہ اپنی جنس میں بچے کہ دوسری جنس سے مل کر نصاب یا خمس ہو سکے گا۔وہ عفوئی النصاب کہلاتا ہے، بہرحال حساب صحیح اور کمال صحیح ہے مگر ایک امر ضروری اللحاظ ہے کہ ادائے زکوۃ کے لئے یہ سونا چاندی جو خریدا ہے اگر انہیں روپے اشرفیوں کے عوض خریدا ہے جو اس مال زکوۃ ۱۱۰ تولے چاندی ۱۳ تولے سونے میں شامل تھا یا قرض خریدا یا جس سال کی زکوۃ دے رہے ہیں وہ سال زکوۃ پورا ہونے کے بعد خریدا جب تو یہ سونا چاندی اس سال کے مال زکوۃ میں شامل نہ ہوگا اور جو حساب آپ نے کیا صحیح رہے گا اور اگر ہنوز وہ سال زکوۃ ختم نہ ہوا تھا کہ سونا چاندی کسی مال غیر زکوۃ کے بدلے خریدا تو خود اس پر بھی زکوۃ واجب ہوگی تین تولے چاندی کی جگہ تین روپے نہیں ہو سکتے، نہ روپے بھر چاندی کفایت کرے بلکہ ۱۸ رتی چاندی اور درکار ہوگی۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۸ :

مسجد کانپور کے واسطے بعض اشخاص نے چندہ فراہم کیا مگر روانہ نہیں کیا۔اب کیا کرنا چاہیئے آیا دوسرے کار خیر میں مثلاً مسجد یا مدرسہ وغیرہ میں صرف کرسکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب:

جن جن سے یہ چندہ لیا ان کی رائے سے دوسرے امر خیر میں صرف ہو سکتا ہے۔بلا اجازت نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۹:

تقیہ میں کیا کیا برائیاں ہیں؟

الجواب:

تقیہ کی برائیاں کی محتاج بیان ہیں۔تقیہ روافض اور نفاق ایک چیز ہے۔اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

واذا لقو الذین امنوا قالو ا امنا واذا خلو الیٰ شیاطینھم قالو ا انا معکم انما نحن مستھزؤون

جب مسلمان ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں تو کہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔

ہم تو (مسلمانوں سے) ٹھٹھا کرتے ہیں۔

رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں۔

من کان لہ وجھان فی الحیوۃ کان لہ لسانان من ناریوم القیٰمۃ رواہ البخاری و مسلم باسناد ھما عن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

جو دنیا میں دو رخا ہوگا قیامت کے دن آتش دوزخ کی دو زبانیں اس کے منہ میں رکھی جائیں گئیں حدیث شریف میں ہے

تجدون من عباداللہ شر ایوم القیمة ذوالوجهین الذی یاتی ہولاً بحدیث آخر عکس الاول ا ہجری مزید امن شرح الطریقه المحمدیة۔

ذوالوجہین جو یہاں ان کی سی کہے اور وہاں ان کی سی وہ قیامت کے دن ان میں ہوگا جو تمام مخلوق میں بدتر ہیں۔ رواہ البخاری ومسلم وابن الدنیا باسناد ہم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۰:

دفع بلا کے واسطے جو جانور ذبح کیا جائے۔ اس کی کھال زیر زمین دفن کرنا کیسا ہے؟

الجواب:

کھال دفن کرنا محض ناجائز ہے۔ دفع بلا کے لئے شرع مطہرہ نے صدقہ مقرر فرمایا ہے کھال بھی مساکین کو دیں یا کسی مدرسہ اہلسنت میں پہنچادیں زمین میں دفن کردینا تضییع مال حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۱:

فجر کی نماز کا مستحب وقت کونسا ہے اور جس جگہ افق صاف نظر آتا ہو وہاں طلوع وغروب کی کیا پہچان ہے؟

الجواب:

فجر کا مستحب وقت اس کے وقت کا نصف آخر ہے مثلاً اگر آج ایک گھنٹہ ۲۰ منٹ کی صبح ہو اس وقت کے طلوع شمس میں چالیس منٹ باقی رہیں اور افضل یہ ہے کہ ایسے وقت چالیس یا ساٹھ آیتوں سے پڑھی جائے کہ اگر فساد نماز ثابت ہو تو پھر طلوع سے پہلے یونہی اعادہ اس کا لحاظ رکھ کر جتنی بھی تاخیر کی جائے افضل ہے جب افق صاف نظر آتا ہے اور بیچ میں کوئی درخت وغیرہ حائل نہیں تو طلوع یہ ہے کہ آفتاب کی پہلی کرن چمکے اور غروب یہ کہ پچھلی کرن نگاہ سے غائب ہوجائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۲:

ظہر کا وقت کتنے بجے ہوتا ہے اور ضلع میرٹھ میں کتنے بجے سے کتنے بجے تک رہتا ہے اور جماعت کتنے بجے ہونا چاہیے۔ موسم گرما اور موسم سرما کب سے کب تک مانے جاتے ہیں اور ان میں ظہر کے مستحب اوقات کیا ہیں؟

الجواب:

ظہر کا اول وقت نصف النہار سے ڈھلتے ہی شروع ہوتا ہے اور گھنٹوں کے اعتبار سے باختلاف بلاد مختلف ہوگا۔ یہاں تک کہ بعض ہندوستان میں بعض ایام میں ریلوے گھڑی سے ساڑھے بجے بھی وقت ظہر شروع نہ ہوگا اور بعض میں بعض ایام میں ساڑھے گیارہ بجے سے پہلے ظہر کا وقت ہوجائے گا، یہ تعدیل ایام واختلاف طول معلوم ہونے پر موقوف ہے جماعت گرمی کے وقت ظہر کے نصف آخر میں ہو اور جاڑوں میں نصف اول میں میرٹھ میں کبھی پانچ بجے سے بعد تک وقت ظہر باقی رہتا ہے اور کبھی پونے چار بجے سے پہلے ختم ہوجاتا ہے۔ اس میں بیانات کا اختلاف ہے اصل تقسیم اہل ہیئت نے یوں لکھی ہے کہ راس الحمل سے ختم جوزا تک بہار اور راس السرطان سے ختم حوت تک سرما مگر یہاں کی فصلوں سے مطابق نہیں آئی۔ علامہ صاحب بحر نے ربیع کو گرما سے ملحق کیا ہے اور یہی قرین قیاس ہے۔ آخر ستمبر سے مارچ تک سرما سمجھنا چاہیئے باقی گرما۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۳:

عصر کا وقت مستحب کونسا ہے جماعت کتنے بجے ہونا چاہیئے؟

الجواب:

عصر کا وقت مستحب ہمیشہ اس کے وقت کا نصف آخر ہے مگر روز ابر تعجیل کی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۴:

مغرب کی اذان اور جماعت کب ہونا چاہیئے اور مغرب کا وقت کتنی دیر تک رہتا ہے؟

الجواب:

غروب کا جس وقت یقین ہوجائے۔ اصلاً دیر اذان وافطار میں نہ کی جائے۔ اس کی اذان وجماعت میں فاصلہ نہیں۔ مغرب کا وقت میرٹھ میں کم از کم ایک گھنٹہ ۱۹ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ۳۲ منٹ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۵:

تکبیر سے پہلے کچھ لوگ بیٹھے ہوں اور کچھ لوگ کھڑے ہوں تو کیا تکبیر شروع ہوتے ہی سب کو کھڑا ہونا چاہیئے یا بیٹھ جانا چاہیئے۔ اگر بیٹھے رہیں تو کس

لفظ پر کھڑا ہونا چاہیے اگر تکبیر شروع ہوتے ہی فوراً کھڑے ہوجائیں تو کچھ حرج نہیں؟

الجواب:

تکبیر کھڑے ہوکر سننا مکروہ ہے یہاں تک کہ ایضاح میں فرمایا ہے کہ اگر تکبیر ہورہی ہو اور مسجد میں آیا تو بیٹھ جائے اور جب مکبر **حی علی الفلاح** پر پہنچے اس وقت سب کھڑے ہوجائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۶:

چار رکعت والی نماز میں امام دو رکعت کے بدلے بیٹھا اور التحیات کے بعد درود شریف شروع کردیا۔ مقتدی کو معلوم ہوگیا۔ ایسی حالت میں مقتدی امام کو اشارہ کرسکتا ہے یا نہیں اگر کرسکتا ہے تو کس طرح سے؟

الجواب:

اس کا معلوم ہونا دشوار ہے کہ امام آہستہ پڑھے گا ہاں اگر یہ اتنا قریب ہے کہ یہ آواز اس نے سنی کہ التحیات کے بعد اس نے درود شروع کیا تو جب تک امام **اللھم صل** سے آگے نہیں بڑھا ہے۔ یہ **سبحان اللہ** کہہ کے بتادیا اور اگر **اللھم صل علی سیدنا** یا **اللھم صلی علی محمد** کہہ لیا تو اب بتانا جائز نہیں بلکہ انتظار کرے اگر امام کو خود یاد آئے اور کھڑا ہوجائے فبہا اور اگر سلام پھیرنے لگے تو اس وقت بتائے۔ اس سے پہلے بتائے گا تو بتانے والے کی نماز جاتی رہے گی اور اس کے بتانے کو امام لے گا تو اس کی اور سب کی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۷:

کیا فرماتے ہیں علماء دین وشرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے بکر سے دس روپے بطور قرض مانگے بکر نے زید کو بجائے روپے کے دس روپے کا نوٹ دے دیا اس پر اس نے بٹہ دیا اور پھر زید نے روپیہ بکر کو واپس دیا تو وہ پیسے جو بٹہ میں لگے ہیں سود ہوا یا نہیں؟

الجواب:

بٹہ سے بنیئے کو دیا ہے وہ قرض دینے والے کے لئے سود نہیں ہوسکتا۔ زید بکر کو دس روپے دے یا دس کا نوٹ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۸:

امام نے پہلی یا دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورت شروع کی مثلاً سورۂ رحمٰن شریف کہ اس کی پہلی آیت بہت چھوٹی ہے اور پہلی ہی آیت پڑھی تھی کہ حدث واقع ہوا اور جس شخص کو امام نے خلیفہ بنایا۔ اس کو رحمٰن یاد نہیں تو خلیفہ کو اب کس جگہ سے شروع کرنا چاہیے یا تیسری یا چوتھی رکعت میں امام کو حدث واقع ہوا تو وہ خلیفہ کو کس طرح کہے کہ فلاں جگہ سے شروع کرو جب کہ حدث قیام یا تشہد کی حالت میں واقع ہوا اگر امام بالجہر پڑھ رہا تھا تو خلیفہ کو خود ہی معلوم ہوجائے گا اگر آہستہ پڑھ رہا تھا تو کس طرح اشارہ کرے یا بتائے؟

الجواب:

استخلاف کے مسائل ۱۳ شرطیں چاہتے ہیں عوام پر ان کی رعایت دشوار ہے اور پھر بھی افضل یہی ہے کہ نئے سرے سے پڑھے تو افضل کو چھوڑ کر دشواری میں کیوں پڑے اور اگر ایسا ہی ہو تو جسے سورۂ رحمٰن یاد نہیں وہ اس کے بعد کسی سورت کی کچھ آیتیں پڑھ دے اور قیام وتشہد میں حال معلوم نہ ہو تو شروع فاتحہ والتحیات سے پڑھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۹:

اگر امام رکوع کے بعد **سمع اللہ لمن حمدہ** کہہ کر **اللھم ربنا لک الحمد** بھی با آواز بلند کہتا ہے تو اس واسطے کہا ہے درست ہے یا نہیں اگر امام **ربنا لک الحمد** نہ کہے بلکہ ایک شخص جو علیحدہ نماز پڑھ رہا تھا۔ وہ کہتا ہے تو کیا حکم ہے بینوا توجروا؟

الجواب:

امام کو فقط **سمع اللہ لمن حمد ہ** کہنا چاہیے اس کا **ربنا لک الحمد** کہنا اور وہ آواز سے سراسر خلاف سنت ہے اور امام کے **سمع اللہ حمدہ** کہنے پر ایک شخص نے کہ علیحدہ نماز پڑھتا ہے بطور جواب **ربنا لک الحمد** کہا تو اس کی نماز جاتی رہے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۱۰:

مسجد کے دروں میں اگر مقتدی بلا ضرورت کھڑے ہوئے تو کیا ان ہی مقتدیوں کی نماز مکروہ ہوگی یا اور مقتدیوں کی بھی۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

صرف انہیں مقتدیوں پر کراہت عائد ہوگی جو بلا ضرورت دروں میں کھڑے ہوئے نہ اور مقتدیوں پر۔ ہاں امام کو چاہیے کہ ان لوگوں کو اس سے منع

کرے درمختار میں ہے

وینبغی ان یا مرھم بان تیرصوا ولیسد والخلل الخ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم ۔

مسئلہ ۱۱۱:

کیا فرماتے ہیں علمأ دین اس مسئلہ میں کہ امام مصلے پر کھڑا ہو اور مقتدی بغیر مصلے یعنی فقط صحن میں کھڑا ہو اس صورت میں نماز مکروہ ہے یا نہیں۔ بینوا تو جروا؟

الجواب:

نماز میں کچھ کراہت نہیں کہ حدیث وفقہ میں کہیں اس کی ممانعت نہیں نہ امام کی تعظیم شرعا ممنوع ہے نہ یہ انفراد علی الدکان کی قبیل سے ہے۔ بحرالرائق میں ہے۔

الکراھة لایدلھامن دلیل خاص منح الغفار

میں ہے۔ بمثل ہذا کا ثبت الکراہۃ اذ لابدلہامن دلیل خاص۔ البتہ امام **براۃ مکبر و استعلا** ایسا امتیاز چاہے تو اس کی نیت سخت گناہ وحرام کبیرہ ہے۔ قال اللہ تعالٰی۔

الیس فی جنھم مثری للمتکبیرین اعادتا اللہ سبحنه وتعالیٰ بمنه وکمال کرمه آمین ۔

واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۱۱۲:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں؟

(۱) ایک شخص نے چالیس یا پچاس ہزار کے مکانات اپنی حاجت سے زیادہ صرف کرایہ کی غرض سے خرید کئے آیا اس صورت میں حاجت سے زیادہ مکانات میں ان کی قیمت کے اوپر زکوۃ فرض ہے یا جو کرایہ آتا ہے اس کے اوپر۔

(۲) جو مکانات کی زینت کے لئے تانبے پیتل چینی وغیرہ کے برتن خرید کر کے مکان سجاتا ہے اور کبھی وہ برتن استعمال میں بھی آتے ہیں اس صورت میں کیا حکم ہے؟

الجواب:

مکانات پر زکوۃ نہیں اگرچہ پچاس کروڑ کے ہوں کرایہ سے جو سال تمام پر پس انداز ہوگا۔ اس پر زکوۃ آئے گی اگر خود یا اور سے مل کر قدر نصاب ہو۔

(۲) برتن وغیرہ اسباب داری میں زکوۃ نہیں اگرچہ لاکھوں کے ہوں زکوۃ صرف تین چیزوں پر ہے سونا چاندی کیسے ہی ہوں پہننے کے ہوں یا برتنے کے یا رکھنے کے ہو یا پتر یا ورق دوسرے چرائی پر چھوڑے جانور تیسرے تجارت کا مال باقی کسی چیز پر زکوۃ نہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم

حصہ دوم

مسئلہ ۱:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص علاقہ نیپال کے جنگل میں منجانب تاجران ٹھا ملازم ہے اور ایسی جگہ رہتا ہے جہاں سے ایک دو میل یا کم زیادہ کے فاصلے پر آبادی ہے اور زراعت ہوتی ہے یہ عملداری گورنمنٹ کے جنگلات میں ملازم ہے جو بصورت متذکرہ بالا ہے یا اسٹیشن ریلوے جنگل میں ہے وہاں سے بھی دو یا تین میل کے فاصلہ پر آبادی وزراعت ہے اور آقا جب بھیجتا ہے تو کچھ مدت مقرر نہیں کرتا توان صورتوں میں ملازم کو نماز قصر ادا کرنا واجب ہے کیونکہ اول عملداری ہندو کی ہے یعنی نیپال۔ دوسری جگہ اقامت پر نہ آبادی ہے نہ زراعت ہوتی ہے یعنی کچھ فاصلہ پر ہے تیسرے یہ صورت اول میں جو خود مختار نہیں ہے۔ آقا جب چاہے۔ منتقل یا علیحدہ کرسکتا ہے اور علمداری گورنمنٹ انگریزی میں اگرچہ اسٹیشن ہے مگر زراعت نہیں ہوتی۔ نوکر پر بوجوہ مذکورہ وخود مختار پر بوجوہ نہ ہونے زراعت قصر واجب ہے اقامت کی شرط میں زراعت بھی ہے۔ عمرو کی دلیل یہ ہے کہ صورت مذکورہ بالا میں مقام اقامت سے ایک میل یا کم زیادہ وہ پر زراعت ہوتی ہے مگر فراہمی غلہ وغیرہ میں کوئی دقت پیش نہیں آتی دوسرے مقام اقامت کا جنگل ہے مگر دس بیس پچاس آدمی ہمراہ ہوتے ہیں جانور درندہ وغیرہ کا خوف بالکل نہیں ہوتا ہے۔ تیسرے یہ کہ کوئی آقا ملازم کو جب بھیجتا ہے تو کام ختم کر کے آنے تک کے لیے بھیجتا ہے درمیان میں اگر ضرورت ہوئی تو وہاں سے منتقل یا علیحدہ کر دیا یہ معتبر نہیں۔ اس صورت میں ارادہ ملازم کا معتبر ہے اگر پندرہ یوم کا ارادہ ہے تو پوری ادا کرے ورنہ قصر اور علیٰ ہذا لا قیاس خود مختار بھی ارادہ پر ادا کرے لہٰذا ایسی حالت میں زید قصر ادا کرے یا عمرو پوری ادا کرے تو دونوں کی اقتدا درست ہے یا نہیں جواب مدلل شافی عطا فرمادیا جائے۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

جو مسافر نہ تھا اور اس جنگل تک جانے میں بھی اسے سفر کرنا پڑا کہ فاصلہ تین منزل سے کم تھا۔ وہ تو ظاہر ہے کہ مقیم تھا اور مقیم ہی رہا اسے قصر حرام ہے اور پوری پڑھنا فرض ہے اگرچہ وہ جگہ ترائیں ہو۔ بحر الرائق وردالمختار میں ہے۔

هذا ان سار ثلثته ايام والافقح ولو المفازة

اور جو مسافر تھا یا وہاں تک جانے سے مسافر ہوا کہ فاصلہ تین منزل یا زائد کا تھا وہ ضرور مسافر ہے اگر عادۃً معلوم ہے کہ جس کام کے لئے بھیجا گیا وہ پندرہ دن سے زائد میں ہوگا اور جگہ ایسی ہو جہاں اقامت ممکن ہے اگرچہ آبادی وہاں سے دو تین میل فاصلہ پر ہو وہاں پہنچ کر مقیم ہو جائے گا اور پوری پڑھنی لازم ہوگی۔ خاص وہاں سے زراعت ہونا کچھ ضروری نہیں نہ ہندو کی علمداری ہونا کچھ مانع کہ یہ آمدورفت امان کے ساتھ ہے اس میں تعرض نہیں کیا جاتا درمختار میں ہے،

من دخلها بامان فانه يتم

اور احتمال کہ شاید کوئی ضرورت پیش آئے اور جس کا نوکر ہے وہ دوسری جگہ بھیجے معتبر نہیں ایسا احتمال ہر شخص کو ہر حال میں ہے اور جب نوکر کا یہ حکم ہے تو خود بدرجہ اولیٰ جبکہ پندرہ دن یا زائد کی نیت کی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا کب وصال ہوا۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

جس وقت آپ کی عمر شریف ۶۶ سال تھی۔ ۵۸ھ ۱۷ تاریخ رمضان المبارک شب سہ شنبہ کو وصال ہوا۔ بقیع میں دفن فرمائی گئیں۔ آپ کا جنازہ میں اکثر اہل مدینہ حاضر تھے اور آپ کی قبر میں آپ کے بھتیجوں حضرت قاسم بن محمد اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن اور عبداللہ بن عتیق اور آپ کے بھانجوں عروہ بن زبیر اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم نے اتارا اور آپ کی نماز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ زرقانی شریف میں ہے۔

الماتت بالمدينة سنة سبع وخمسين وقال الواقدی ليلة الثلثاء سبع عشرة خلت من

رمضان سنة ثمان وخمسين) وعلم اقضر المصنف فی الشرح وصدربه فی الفتح کالا صابة وعزاه فیها الاکثرین وتبعه الشامی وزادته الصحیح روهی ابنة ست وستین سنة واوصت ابن اختها عروة (ان تدفن بالقیع) قدفنت به (لیلا) وتزل فی قبرها القاسم بن محمد وابن عمه عبد الله بن عبدالرحمن و عبدالله بن ابی عتیق وعروة عبد الله ابن الزبیر کمافی العیون و حضر جناز تها اکثر اهل مدینه وصلی علیها ابوهریرة رضی الله تعالیٰ عنه والله تعالیٰ اعلم ،

مسئلہ۳:

یہاں پر جامع مسجد میں جمعہ کے روز ایک صف اس قسم کی کھڑی ہے کہ اس صف میں مقتدی امام سے تھوڑے ہی پیچھے ہوتے ہیں ان کا سجدہ امام کے پیچھے نہیں ہوتا بلکہ امام کی سجدہ گاہ سے ان مقتدیوں کی سجدہ گاہ تھوڑے ہی پیچھے ہوتی ہے، زید کہتا ہے اگرایسی صف کھڑی کی جائے گی تو امام سے اس قدر پیچھے ہونا چاہیئے کہ ان کا سجدہ امام کے پیچھے ہو عمرو کہتا ہے یہ مسئلہ غلط ہے ہمارے یہاں جیسے بزرگوں سے رواج ہے ویسا کریں گے وہ جاہل نہ تھے چونکہ انہوں نے ایسی صف کھڑے ہونے پر اعتراض نہ کیا تو ہم کو بھی ویسا ہی کرنا چاہیئے یہ مسئلہ علماء نے اپنی طرف سے نکال لیا ہے ان میں کس کا قول صحیح ہے اگر زید کا تو کیا ضرورت کے وقت ایسی صف کھڑی کر سکتے ہیں مثلاً مسجد بھر گئی۔ دوسو آدمی آگئے ان میں سے ایک ایک سوستر یا ایک سواسی مقتدیوں کے واسطے مسجد سے باہر مسجد کی پڑی ہوئی اراضی میں انتظام کیا گیا اور بیس آدمیوں کو امام کے برابر کھڑا کر دیا گیا تو کیا یہ فعل جائز ہوگا۔

یہاں مسجد کے دروں میں صرف ۹ آدمی کھڑے ہو سکتے ہیں مسجد بالکل بھر گئی دوسو کے قریب آدمی اور آئے ان کے واسطے مسجد کی پڑی ہوئی اراضی میں انتظام کیا گیا تو کیا ایسی حالت میں ان دوسو آدمیوں میں سے ۹ آدمیوں کو دروں میں کھڑے ہونے کی اجازت دی جائے گی جبکہ باہر ان کے واسطے جگہ موجود ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب:

صورت مستفسرہ میں امام اور سب مقتدیوں کی نماز مکروہ تحریمی واجب الاعدہ ہے۔ شرعاً ایک مقتدی کو امام کے پیچھے کھڑا ہونا سنت ہے جب دوسرا شخص آجائے تو اس پہلے شخص کو چاہیئے کہ پیچھے ہٹ آئے اگر نہ ہٹا یا بوجہ جگہ نہ ہونے کے نہ ہٹ سکا تو امام کو چاہیئے کہ بڑھ جائے اور اگر وہ بھی نہ بڑھا اور دوسرا بھی امام کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو یہ اولی ہے اور اگر تیسرا شخص اور آ گیا تو اب اس کو بھی وہیں کھڑا ہو جانا مکروہ تحریمی ہے کہ تین مقتدیوں ہر امام کا تقدم واجب نہ ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ درمختار میں ہے۔

والزید یقف خلفه فلو ا توسط اثنین کره تنزیها و تحریما لواکثر

ردالمختار میں ہے

افادان تقدم الامام امام الصف واجب کما اناده فی الهدایة والفتح۔

اگر نمازی زائد آجائیں اور مسجد پر ہو جائے اور امام کے برابر صف نہ کی جائے تو بعض کے لئے جگہ کہیں نہ ہوگی تو بضرورت ایسی صف قائم کرنے کی اجازت ہوگی اسی طرح بضرورت دروں میں بھی کھڑے ہونے کی اجازت ہے جبکہ درخالی رکھنے کی حالت میں بعض کو جگہ اصلاً نہ مل سکے یا بارش ہو یا سخت دھوپ ناقابل برداشت ہے۔

خزانة المفتیین میں ہے۔

لو لم یتقدم الاانه قام عن میمنه الصف اومیسرته اووسطه فانه یجو ز ویکره

(غنیۃ میں ہے)

وذکر شمس الائمته الحلوائی ان الصلاة علی الرفون فی الجامع من غیر ضرورة مکروه و عند الضرورة بان اصلاء المسجدلاباس به هکذا یحکی عن الفقیه ابی الیث فی طاق انه اذا ضاف المسجد عن القوم لایکره انفراد لامام فی الطاق هکذا ذکر فی الکفایة

درمختار میں ہے

ولو كان موضع سجوده ارفع من موضع القدمين بمقدار النبتين منصو بتين جاز سجود وان اكثر لاالاا لزحمة كمامرراے فی السجود علی الظهر فانه دفع من نصف زراع اومريد امن ردالمختار

اقول فاذا اجازلرحمته مالا يحرزی السجودعلی ارفع من البنتين منصوبتين فلان فلا يحوز لرحمة ماهو مكروه ای القيام وسط الصف كما مرعن الخزاتته اولیٰ ۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ٤:

نبی کریم افضل الصلاۃ والتسلیم کو فخر جہاں کہنا کیسا ہے۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

فخر عالم یا فخر جہاں کہنا بے معنی ہے۔ شاہ جہاں کہہ سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ٥:

اس شعر میں شرعاً کیا خرابی ہے؟

مصطفیٰ کی ناخدائی سے رہائی مل گئی ورنہ بیڑا نوح کا منجدھار میں غرق آب تھا

الجواب:

(مصرعہ اولی) اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ ناخدائی بلا تھی اس سے چھوٹ گئے۔ (مصرعہ دوم) یہ زیادتی ہے کہ پانی عذاب کا تھا اور انبیاء عذاب سے منزہ ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ٦:

مجھے اپنا مکھڑا دکھا شاہ جیلاں میں مکھڑا کا استعمال ٹھیک ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

یہ لفظ تصغیر کا ہے اکابر کی مدح میں منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ٧:

جن کی ہر چیز کی مولیٰ نے قسم کھائی ہو۔ میں مولیٰ کی طرف کھانے کی نسبت صحیح ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

اللہ عزوجل کی طرف کھانے کی نسبت صحیح نہیں۔ مولیٰ کی جگہ قرآن بنا دیا گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ٨:

جلنا بجھنا غم دوری میں کام رہا اپنا کون سا روز ہے جس میں گل آئی ہے یہ شعر کیسا ہے۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

ایسے مضمون جو خلاف واقع ہوں عرض کرنا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ٩:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں کہ (١) غسل کی نیت کرنی چاہیے یا نہیں اور اس کی کیا نیت ہے غسل جنابت یا احتلام کا ہو اگر نیت نہ کی غسل ہوا یا نہیں بینوا توجروا؟

الجواب:

غسل میں نیت سنت ہے اگر نہ کی غسل جب بھی ہو جائے گا اور اس کی نیت یہ ہے کہ ناپاکی دور ہونے اور نماز جائز ہونے کی نیت کرتا ہوں۔

مسئلہ ۱۰:

اگر زید غسل خانہ میں غسل جنابت یا احتلام کا کرتا ہے اور وضو کر کے تہبند نکال کر غسل کرے تو غسل اترتا ہے یا نہیں۔ غسل خانہ اوپر سے بند ہو یا کھلا دونوں صورتوں میں کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب:

سارے بدن پر پانی پہنچنے سے غسل اترتا ہے جس میں حلق تک منہ اور ہڈی کے کناروں تک اندر سے ناک کا بانسا بھی داخل ہے اس کے بعد جیسے بھی ہو غسل اتر جائے گا۔ ہاں کھلے غسل خانہ میں ننگا ہونا بہتر ہے اور اگر وہاں قریب کھلے مکان ہوں جس سے احتمال ہو کہ کسی کی نظر پڑے گی تو وہاں تہبند رکھنے کی تاکید وہ احتمال نظر جتنا قوی ہوگا۔ اتنی دیر بڑھتی جائے گی یہاں تک کہ اگر نظر پڑنے کا گمان غالب ہوگا تو تہبند رکھنا واجب ہوگا اور وہاں برہنہ نہانا گناہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۱:

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک کنواں ہے جس میں پانی اس قدر ہے کہ حوض دہ دردہ اس کے پانی سے ذریعہ چرسے بھر دیا جاتا ہے۔ پانی اس کا نہیں ٹوٹتا اس کنوئیں میں گلہری گر کر مر گئی اور سڑ کر پھٹ گئی۔ ایسی حالت میں کس قدر پانی نکالا جائے کہ کنواں پاک ہو جائے؟ بینوا توجروا۔

الجواب:

اگر کنواں آب دہ دروں ہو یعنی اس کا قطرہ پانچ گز دس گرہ ایک انگل ہو جب تو ناپاک نہ ہوگا اور اس سے کم ہے تو ذرا سی نجاست سے اس کا کل پانی ناپاک ہو جائے گا اگر کثرت عمق یا زیادت آمد آب کے سبب اس سے دس حوض دہ دردہ بھر سکیں۔ اس صورت میں اس میں جتنے ڈول پانی ہوں وہ ناپ کر نکال دیا جائے پاک ہو جائے گا خواہ دفعتاً نکالیں یا کئی روز میں اور خوہ نکالنے سے اس کا پانی ٹوٹ جائے یا اصلاً نہ گھٹے ہر صورت میں اتنے ڈول نکالنے سے پاک ہو جائے گا اور وہ آج کل بعض بے علم لوگ ۳۰۰ یا ۳۶۰ ڈول نکالنا کافی بتاتے ہیں۔ غلط ہے۔ ناپنے کا صاف طریقہ یہ ہے کہ رسی میں پتھر باندھ کر آہستہ آہستہ چھوڑیں خم نہ پڑے جبکہ تہہ کو پہنچ جائے نکال کر ناپیں کہ اتنے ہاتھ پانی ہے پھر جلد جلد سو ڈول پانی کھینچ کر ایسے ہی ناپیں جتنا پانی گھٹا اس سے حساب لگا لیں مثلاً ۲۰ ہاتھ ناپ میں آیا اور سو ڈول نکالنے سے ایک ہاتھ گھٹا تو ۹۰۰ ڈول اور نکالیں یا دو معتبر شخص کہ پانی میں نگاہ رکھتے ہوں اندازہ کر کے بتا دیں کہ اس میں اتنے ڈول پانی ہے ہزار دو ہزار جتنے بتائیں نکال دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۲:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عورت لڑکا جنی اور نفاس سے آٹھ دن میں فارغ ہو گئی اب اس کے واسطے روزے نماز کا کیا حکم ہے اور چوڑی وغیرہ چاندی یا کانچ کی یا وہ چارپائی یا مکان پاک رہا یا ناپاک یا چالیس دن کی میعاد لگائی جائے گی؟

الجواب:

یہ جو عوام جاہلوں عورتوں میں مشہور ہے کہ جب تک چلہ نہ ہو جائے زچہ پاک نہیں ہوتی۔ محض غلط ہے خون بند ہونے کے بعد ناحق ناپاک رہ کر نماز روزے چھوڑ کر سخت کبیرہ گناہوں میں گرفتار ہوتی ہیں۔ مردوں پر فرض ہے کہ انہیں اس سے باز رکھیں۔ نفاس کی زیادہ حد کے لئے چالیس دن سے کم کا ہوتا ہی نہیں ہوا اس کے کم کے لئے کوئی حد نہیں اگرچہ بچہ جننے کے بعد صرف ایک منٹ خون آیا اور بند ہو گیا عورت اسی وقت پاک ہو گئی۔ نہائے اور نماز پڑھے اور روزے رکھے اگر چالیس دن کے اندر اسے خون عود نہ کرے گا تو نماز روزے سب صحیح رہیں گے۔ چوڑیاں چارپائی، مکان سب پاک ہے۔ فقط وہی چیز ناپاک ہوگی جسے خون لگ جائے گا بغیر اس کے ان چیزوں کو ناپاک سمجھ لینا ہندوؤں کا مسئلہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۳:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کسی اردو کتاب یا اخبار میں چند آیات قرآن بھی شامل ہوں تو اس کو بلا وضو چھونا یا پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

کتاب یا اخبار میں جس جگہ آیت لکھی ہے خاص اسی جگہ کو بلا وضو ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ اسی طرف سے ہاتھ لگانا جائز نہیں اسی طرف سے ہاتھ لگایا جائے جس طرف آیت لکھی ہے خواہ اس کی پشت پر دونوں ناجائز ہیں باقی ورق کے چھونے میں حرج نہیں پڑھنا بے وضو جائز ہے نہانے کی حاجت ہو تو حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۴:

عمرو پر غسل جنابت یا احتلام ہے اور زید سامنے ملا اور سلام کہا تو اسے جواب دے یا نہیں اور اگر اپنے دل میں کوئی کلام الٰہی یا درود شریف پڑھے جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب: دل میں بایں معنی کہ نرے تصور میں بے حرکت زبان تو یوں قرآن مجید بھی پڑھ سکتا ہے اور زبان سے قرآن مجید بحالت جنابت جائز نہیں اگر چہ آہستہ آہستہ ہو اور درود شریف پڑھ سکتا ہے مگر کلی کے بعد چاہیے اور جواب سلام دے سکتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ بعد تیمم ہو۔ **کما فعله رسول الله** (ﷺ)۔ تنویر میں ہے

(ایکره التطیر الیه (ای القران) لجنب وخائض ونفساء کا د عیه

ردالمختار میں ہے

نص فی الهدایة علی استحباب الوضوء لذکر

اللہ تعالیٰ اس میں بحر سے ہے

وترک المستحب لایوجب الکراهة .واللہ تعالیٰ اعلم.

مسئلہ ۱۵:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حالت جنابت میں اگر پسینہ آئے اور کپڑے تر ہو جائیں تو نجس ہو جائیں گے یا نہیں؟

الجواب:

نہیں کہ جب کا پسینہ مثل اس کے لعاب دہن کے پاک ہے۔

فی الدرار المختار سورا الادهی مطلقا ولو جنبا او کافر الطاهر و هکم العرق کسوراه ملخصاً .واللہ تعالیٰ اعلم.

مسئلہ۱۶:

کیا فرماتے ہیں۔ علمائے دین ومفتیان شرح متین کہ نماز کے اندر چادر یا رضائی سر سے اوڑھ کر کھڑا ہونا چاہیے یا سر سے رضائی یا چادر کا اوڑھنا عورتوں سے مشابہت ہے اور کتاب سرمایا آخرت مسمّی بہ چراغ ہدایت میں رضائی یا چادر کو سر سے اوڑھنا نماز کے اندر مکروہ لکھا ہے۔ جواب میں اگر کسی کتاب کا حوالہ دیا جائے گا اور اس مقام کے متعلق عبارت نقل کر دی جائے گی تو نہایت مناسب ہوگا۔

الجواب:

چادر ہو یا رضائی نماز میں سر سے اوڑھنا چاہیے نماز سے باہر اختیار ہے سر سے اوڑھنے خواہ شانوں سے اس میں عورتوں سے مشابہت کہنا جہالت ہے صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے سر مبارک سے چادر اوڑھی اور حضور اس وقت ناقہ پر سوار تھے۔ جامع ترمذی میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) اس قدر کثرت سے کپڑا سر مبارک پر اوڑھتے کہ تیل میں ڈوب جاتا تھا۔ معجم کبیر، طبرانی میں ان دونوں صحابیوں رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا، کپڑا سر سے اوڑھنا ایمان والوں کی وضع ہے اور اسے نماز میں مکروہ کہنا بے اصل وغلط ہے۔ کتب معتمدہ میں کہیں اس کی کراہت مذکور نہیں۔ سعید بن منصور استاد بخاری و مسلم اپنی سنن نسائی میں ابوالعلاء سے راوی ۔ میں نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ چادر سر پہ اوڑھے نماز پڑھ رہے تھے ہاں اسے مکروہ فرمایا ہے کہ کپڑا اس طرح اوڑھے کہ ناک یا منہ یا داڑھی چھپ جائے، مراقی الفلاح میں ہے معجم کبیر میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ یا رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا جو کوئی شخص نماز اس طرح نہ پڑھے کہ کپڑا ناک پر پڑے کیونکہ یہ شیطانی وضع ہے مسند احمد و سنن اربعہ و مستدرک حاکم میں بسند صحیح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ (ﷺ) نے اس سے منع فرمایا کہ آدمی سر یا شانوں سے کپڑا اوڑھ کر اس کے دونوں کنارے چھوڑ دے اور اس سے کہ دہن کپڑے سے چھپائے مسند الفردوس میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا۔ خبردار کوئی شخص نماز میں داڑھی چھپائے کہ داڑھی چہرے سے ہے ہدایہ شرح وقایہ و مراقی میں ہے...... علامہ شرنبلائی کی عبارت یہ ہے .... امام صدرالشریعہ کے لفظ یہ ہیں .... ان عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ کپڑا سر سے اوڑھے خواہ شانوں سے اس میں کراہت نہیں۔ کراہت اس میں ہے کہ اس کے دونوں آنچل لٹکے چھوڑ دے۔ بحرالرائق ہے۔........ ردالمختار میں ہے۔.......... یعنی سر سے چادر اوڑھنے کو نماز میں مکروہ نہ کہا بلکہ اس کے پلو کا لٹکانے کو بلکہ حدیث تو یہی فرماتی ہے کہ نماز میں سر سے نہ اوڑھنا ہی مکروہ ہے ابو نعیم نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ

(ﷺ) نے فرمایا۔اللہ عزوجل ان لوگوں کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو نماز میں اپنے عمامے اپنی چادروں کے نیچے نہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۱۷ :

جماعت کھڑی ہے نماز ہورہی ہے۔امام کے پیچھے صرف ایک صف ہے جو بالکل پر ہے اور ایک آدمی کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ایک نمازی اور آیا اب اس کو اکیلا کھڑا ہونا چاہیئے یا صف اول میں سے کسی آدمی کو پیچھے کھینچنا چاہیے بر تقدیر ثانی داہنی جانب سے یا بائیں سے۔کیا یہ نمازی درمیان صف میں سے نمازی کو کھینچ سکتا ہے یا نہیں اگر کھینچ نہیں سکتا مگر اس نے درمیانی صف میں سے ایک نمازی کو اپنے برابر کھڑا کرنے کو کھینچ لیا اور بعدہ اگلی صف کے نمازیوں سے کہنا شروع کیا کہ مل جاؤ تو شرعا اس پر (کھینچ لینے پر) کوئی الزام ہے یا نہیں اس کے کہنے پر ایک شخص نماز کے اندر اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسرے سے جا ملا اس ہٹنے والے کی نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب:

اس زمانہ میں کھینچنا منع ہے بلکہ اسے چاہیے کہ جب اگلی صف میں کہیں جگہ نہ ہو۔صف کے پیچھے امام کے محاذی کھڑا ہو اور نیت باندھ کر خواہ بے باندھے صف میں سے ایک کو اشارہ کرے کہ میرے ساتھ آمل اور جسے اشارہ کیا ہے حکم ہے کہ وہ نہ مانے اب یہ تنہا صف کے پیچھے پڑھے اور کراہت نہ رہی کہ اس کی قدرت میں جتنی بات تھی کرچکا ۔ فتح القدیر باب الامۃ میں ہے ....در مختار مکروہات الصلوۃ میں ہے ....ردالمحتار میں ہے .... اگر اس نے کسی کو کھینچا اور وہ اس کی اطاعت کے لئے کھینچ آیا۔اس کی نماز جاتی رہی ورنہ اگر اپنے نزدیک حکم شرع سمجھ کر ہٹا اور تین قدم نہ رکھے تو نماز ہوجائے گی۔ پھر اس کے ہٹ آنے کے بعد اس کا نمازیوں سے کہنا مل جائے بے جا تھا اور جو اس کے کہنے پر مل گیا اگر اس کے کہنے سے ملا تو اس کی نماز جاتی رہی اور اگر حکم شرعی سمجھ کر ملا تو ہوگئی۔طحطاوی علی الدر المختار......واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۱۸ :

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حالت جنابت میں ہاتھ دھو کر کلی کرکے کھانا کھانا کراہت رکھتا ہے یا نہیں؟

الجواب:

نہ اور بغیر اس کے مکروہ اور افضل تو یہی ہے کہ غسل ہی کرلے ورنہ وضو کرے جہاں جب ہوتا ہے۔ملائکہ رحمت اس مکان میں نہیں آتے۔ **کما نطقت به الاحادیث** درمختار میں ہے

لاباس بالكل و شرب بعد مضمضة و غسل يدواما قبلها فيكره للجنب بلخصا

ردالمحتار میں حاشیہ علامہ حلبی سے ہے۔

وضوء الجنب لهذه الا شياء مستحب كوضوء للحدث.

امام طحطاوی شرح معانی الاثار میں مالک بن عبادہ عافقی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ انہوں نے حضور پر نور (ﷺ) کو دیکھا کہ حاجت غسل میں کھانا تناول فرمایا۔انہوں نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کیا۔فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اعتبار نہ آیا انہیں کھینچتے ہوئے بارگاہ رسالت میں حاضر لائے اور عرض کی یارسول اللہ (ﷺ) یہ کہتے ہیں کہ حضور نے بحالت جنابت کھانا تناول کیا فرمایا

نعم اذا توضات اكلت وشربت ولكني لااصلي ولا اقرحتي اغتسل

ہاں جب میں وضو کرلوں تو کھاتا پیتا ہوں مگر نماز و قرآن مجید نہیں پڑھتا۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۱۹ :

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حالت ناپاکی میں مسجد میں جانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

حرام ہے مگر بضرورت شدیدہ کہ نہانے کی ضرورت ہے اور ڈول رسی اندر رکھا اور یہ اس کے سوا کوئی سامان نہیں کرسکتا، نہ کوئی اندر سے لادینے والا ہے یا کسی دشمن سے خائف ہے اور مسجد کے سوا جائے پناہ نہیں اور نہانے کی مہلت نہیں اور ایسی حالتوں میں تیمم کرکے جاسکتا ہے صورت اولیٰ میں صرف اتنی

دیر کے لئے ڈول رسی لے اور آئے اور صورت ثانیہ میں اگر دشمن سر پر آگیا۔ تیمم کی بھی مہلت نہیں تو بے تیمم چلا جائے اور کوڑا بند کرنے کے بعد تیمم کرلے۔

فان الحقین اذا جتمعا قدم حق العبد لفقر ہ وغنی المولی

صرف اس ضرورت کے لئے گرم پانی سقایے میں رہتا ہے اور سقایہ مسجد کے اندر ہے باہر تازہ پانی موجود ہے گرم پانی لینے کو بے غسل مسجد میں جانا جائز نہیں مگر وہی ضرورت کی حالت میں کہ اگر تازہ پانی سے نہائے گا تو صحیح تجربے یا طبیب حاذق مسلم غیر فاسق کے بتانے سے معلوم ہے کہ بیمار ہو جائے یا مرض بڑھ جائے گا اور باہر کہیں گرم پانی کا سامان نہیں کرسکتا نہ اندر سے کوئی لا دینے والا ہے تو تیمم کر کے اندر جا کر لا سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ نہانے کی حاجت ہو اور اس حالت میں مسجد کے لوٹے وغیرہ کو ناپاک ہاتھ سے چھونا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

ہاتھ پر اگر کوئی نجاست لگی ہے کہ ہاتھ سے چھوٹ کر لگ جائے گی، چھونا جائز نہیں اگر لوٹا نہ مسجد کا ہو نہ کسی دوسرے شخص کا بلکہ خود اپنی ملک ہو کہ بلا ضرورت پاک شے کو ناپاک کرنا ناجائز و گناہ۔ بحر الرائق بحث ماء مستعمل میں بدائع سے ہے۔ تبخس الطاھر حرام اور اگر کوئی نجاست نہیں۔ صرف نہانے کی حاجت ہے تو جائز ہے اگر چہ ہاتھ یا لوٹا تر ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۱:

استنجا یعنی پیشاب پاخانہ کے بچے ہوئے پانی سے جائز ہے یا نہیں اور وضو کی حرمت میں اس وجہ سے فرق تو نہیں آتا کیا؟

الجواب:

جائز ہے اور اس میں حرمت وضو کا کچھ خلاف نہیں کہ یہ پانی استعمال میں نہ آیا۔

کمالا یخفی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

مسئلہ ۲۲:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر پکی ہوئی کھچڑی یا چاول میں یا چونے میں چوہے کی مینگنی نکلے تو کیا حکم ہے؟

الجواب:

چوہے کی مینگنی اگر چاول کھچڑی روٹی وغیرہ کھانے کی چیزوں میں نکل اسے پھینک کر وہ اشیاء کھالی جائیں بشرطیکہ اس کا رنگ یا بو یا مزہ ان میں نہ آگیا ہو اور اگر چونے میں نکلے اور چونا جما ہوا ہے تو ان کے قریب کا پھینک کر کھالیں اور بہتا ہوا ہے تو اس سب سے احتراز کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۳:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قیمت جلد قربانی یا عقیقہ براہ راست مسجد یا مدرسہ دینیہ میں صرف کی جاسکتی ہے یا تملیک مسکین کی ضرورت واقع ہوگی۔؟

الجواب:

ہاں جلد براہ راست صرف کی جاسکتی ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتجروا

اور اگر مسجد و مدرسہ میں دینے کے لئے داموں کو فروخت کی تو دام بھی براہ راست صرف کیے جاسکتے ہیں۔ تبین الحقائق میں ہے۔

لانہ قربۃ کا التصدق۔

ان صورتوں مین تملیک مسکین کا ضروری جاننا شرع مطہرہ میں زیادت کرنا جس پر کوئی دلیل شرعی نہیں تو اپنی طرف سے ایجاب وایجاد ہوا۔

مانزل اللہ بھا من سلطان۔

ہاں اپنے خرچ میں لانے کے لئے داموں کی بیچی تو اس کی سبیل تصدیق ہے کہ ملک خبیث ہے براہ راست مسجد و مدرسہ میں نہ دے۔

فان اللہ طیب لایقبل الا الطیب

اس سوال کا جواب پہلے فتویٰ میں نظر نہ آنا عجیب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۸ تا ۲۴:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین ان مسائل میں (۱) ازروئے شریعت اسلامیہ قبرستان کا بیع ورہن جائز ہے یا نہیں (۲) قبرستان کی زمین کسی کی ذاتی ملکیت ہو سکتی ہے یا نہیں اور مخصوص قبرستان بنانا کیسا ہے اور اس کی نسبت کیا احکام شرعی ہیں (۳) قبروں کو منہدم کرتے ہوئے یا ویران کرتے ہوئے یا کھودتے ہوئے دیکھ کر کوئی مسلمان ایسا کرنے والے کو روکنے کا شرعاً مجاز ہے یا نہیں۔ (۴) قبرستان میں یا ان کی زمین متعلقہ میں بول وبراز یا گندگی وغیرہ پھینکنا یا قبرستان کو گندگی کا مخزن بنانا کیسا اور اس کی نسبت کیا حکم ہے۔ (۵) مسلمانوں پر قبرستان کی حرمت کس حد تک واجب ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب:

(۱) و (۲) عامہ قبرستان وقف ہوتے ہیں اور وقف کے بیع اور رہن حرام ہے اور جو خاص قبرستان کسی کی ملک ہو جس میں اس نے مردے دفن کئے ہوں مگر اس کام کے لئے وقف نہ کیا ہو وہ بھی مواضع قبور کو نہ بیچ سکتا ہے نہ رہن کر سکتا ہے کہ رہن میں توہین اموات مسلمین ہے اور ان کی توہین حرام ہے۔ (۳) حرام ہے مگر یہ کہ کسی کی مملوک زمین میں بے اجازت کے کسی نے مردہ دفن کر دیا ہو اور اس نے اسے جائز نہ رکھا تو اسے اس کے نکلوا دینے اور زمین خالی کر لینے اور کھیتی اور عمارت ہر شے کا اختیار ہے۔ (۴) جو شخص ایسے جرم شدید کا مرتکب ہو مسلمان پر واجب ہے کہ بقدرت اسے روکے جو اس میں پہلوتہی کرے گا اس فاسق کی طرح مستحق عذاب نار ہوگا۔

قال اللہ تعالیٰ کانو ا لا یتنا ھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کونوا یفعلوم۔

(۵) حرام حرام سخت حرم اور اس کا مرتکب مستحق عذاب نار وغضب جبار ہے۔ (۶) قبور مسلمین پر چلنا جائز نہیں۔ بیٹھنا جائز نہیں اس پر پاؤں رکھنا جائز نہیں یہاں تک کہ ائمہ نے تصریح فرمائی کہ قبرستان میں جو نیا راستہ پیدا ہو اس میں چلنا حرام اور جس کے اقرباء ایسی جگہ دفن ہوں کہ گرد ان کے اور قبریں ہو گئیں اور اسے ان کی قبور تک اور قبروں پر پاؤں رکھے بغیر جانا ممکن ہے وہ دور ہی سے فاتحہ پڑھے اور پاس نہ جائے زیادہ تفصیل ہمارے رسالہ ''اہلاک الوہابین'' میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۹:

کیا فرماتے ہیں کہ علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قبور پر روشنی کا کیا حکم ہے؟

الجواب:

قبر پر خواہ کہیں حاجت سے زیادہ اور بے منفعت روشنی کہ لغو اسراف ہو ممنوع ہے۔ یونہی خود قبر پر چراغ رکھنا کہ سقف قبر حق میت ہے اور اس میں اس کی اذیت اور جوان مخدرات سے پاک ہو وہاں روشنی ممنوع نہیں مثلاً قبر جبکہ سرراہ ہو یا مزار کسی ولی اللہ کا ہو وہاں اس نیت سے کہ نگاہ عوام میں باعث وقار ہو اس علامت سے جائیں کہ مزار کسی محبوب خدا کا ہے اسے تبرک چاہیں اس کے پاس حق تعالیٰ سے دعا کریں یہ صورتیں جواز کی ہیں جن کی ممانعت پر شرع سے اصلاً دلیل نہیں فقیر غفرلہ تعالیٰ نے خاص اس مسئلہ میں رسالہ طوالع النور فی حکم السراج علی القبور لکھا تحقیق مقام اس میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۰:

بعض بلاد میں بروز عیدین یا استقاء لوگ مل کر علم شہر میں قصائد نعت نبی (ﷺ) پڑھتے ہوئے عیدگاہ تک لے جاتے ہیں یہ کیسا ہے۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

جبکہ اس کے ساتھ کوئی منکر شرعی نہ ہو اور جمع مسلمین وعلامت جماعت اہل دین کے سوا اور کوئی غرض بیجا مرغی نہ ہو تو علم مذکور کا عیدگاہ تک لے جانا بلا شبہ جائز ومباح ہے۔ جس کی ممانعت پر شرع مطہرہ سے اصلاً دلیل نہیں اور یہی اس جواز کو بس ہے۔ علامہ عبدالغنی نابلسی پھر علامہ شامی شرح تنویر میں فرماتے

ہیں۔

لیس الاحتیاط فی الافتراء علی اللہ تعالیٰ باثبات الحرمۃ الکراھتہ الذین

لاید لھما من دلیل بل فی القول ھالا باجۃ التی ھی الاصل

علاوہ ازیں صحیح بخاری شریف میں ایک باب وضع کیا۔ باب العلم بالمصلی اوراس میں حدیث روایت کی

عن عبدالرحمن بن عباس قال سمعت ابن عباس رضی اللہ عنھما

قیل لہ اشھدت لہ مع النبی (ﷺ) قال نعم ولو لا مکانی من الصغیر ماشھدتہ حتی

الی العلم الذی عنددار کثیر ابن الصلت فصلی ثمہ خطب الخ۔

یعنی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا آپ عید میں حضور اقدس (ﷺ) کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں فرمایا ہاں اس قرب منزلت کے سبب جو بارگاہ رسالت میں مجھے حاصل ہے ورنہ بچپن کے باعث حاضر نہ ہوتا۔ حضور عیدگاہ کو تشریف لے گئے یہاں تک کہ اس علم کے پاس پہنچے جو کثیر بن الصلت کے مکان کے قریب تھا اول نماز پڑھی پھر خطبہ فرمایا علماء تجویز فرماتے ہیں کہ یہاں علم بمعنی نشان ہو مجمع البحار میں ہے۔

منہ الی العلم الذی عند دار بفتح عین ولاالریۃ

عیدگاہ زمانہ اقدس میں کف دست میدان تھی۔ علماً فرماتے ہیں کثیر بن الصلت کا مکان بعد کو بنا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے موضوع علم کا پتا دینے کو اس کا نام لیا۔ ارشاد الساری میں ہے۔

الذار المذکورۃ بعد العھد النبوی وانما عرف المصلی با لشھرتھا علم

بمعنی نشان کے لئے وہاں یہی طریقہ معقول کہ روز عید لے جاتے۔ پھر واپس جاتے ہوں اس تقدیر پر یہ صورت عیدین کا خاص جزئیہ ہے۔

وتفصیل المسئلہ فی فتاوانا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ نفس علم کا حکم ہے ہاں جہاں اس سے کوئی محذور شرعی ہوتا ہو مثلاً جن بلاد میں محرم کے علم رائج ہیں۔ عوام اسے ان کے جواز پر استدلال کریں اور فرق سمجھانے کی ضرورت پڑے وہاں اس سے احتراز ہی کیا جائے کہ کوئی امر ضروری نہیں اور احتمال وفتنہ وفساد عقیدہ ہے نہ ہر ایک کو سمجھا سکیں گے اور نہ ہر ایک کو سمجھانے سے سمجھے گا تو ایسی بات کرنی کیا ضرورت حدیث میں ارشاد ہوا **ایاک وما یعتذر منہ** واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۱:

بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز پڑھنا اس مسجد میں جس میں قبر واقع ہو جائز ہے یا نہیں اور اگر قبر ایک جانب کو مسجد سے خارج ہو تو کیا حکم ہے؟

الجواب:

قبر اگر مسجد سے خارج ایک جانب کو واقع ہے تو جواز نماز میں کچھ شبہ نہیں۔

قال فی البحر الرائق و ذکر فی الفتاوی اذا غسل مرضا من الحمام لیس

فیہ تمثال لا باس بہ وکذافی المقبرۃ اذا کان فیھا موضع اعد للصلوٰۃ ولیس فیہ قبر

ولا نجاسۃ انتھی ومثلہ فی ملنیۃ المصلی وغنیہ المبتدی قلت فانا کان موضع فی المقبرۃ

اعدالصلوٰۃ احاطت بہ القبور لم یکن بالصلوٰۃ بہ با لس فماظنک بالمسجد الذی بجنبہ قبر

خارج عن جلداره واقع عن یمینه اویسا ره انه الا ولٰی بالجوازو اجد ار

اور اگر داخل مسجد ہے تو نماز اس کے اوپر پڑھنا مکروہ ہے۔

قال الشیخ السید محمد امین الشھیر بابن العابدین فی ردالمختار وعلی الدر المختار تکرہ الصلوٰۃعلی القبر والی القبر لودودالنھی عن ذلک انتھیٰ

اوران کی جانب منہ کر کے نماز پڑھنا چھوٹی مسجدوں میں مطلقاً مکروہ ہے اور مسجد کبیر اور صحرا میں اگر قبر عین مسجد کی جگہ واقع ہو مکروہ ہے ورنہ نہیں

قال فی الفتاوی الھندیۃ الشھیر ۃ بالفتاوی الغالمکیریۃ ان کان بینہ وبین القبر المقدار مالو کان فی الصلوٰۃ ویمرانسان لا یکرہ فھھنا ایضا لایکرہ و کذافی التاتار خانیۃ انتھی قال الشیخ الامام المفتی علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد علی بن عبدالرحمن بن محمد الحصکفی الدمشقی فی الدار المختار شرح تنویر الابصار ولا یفسدھا مردرمارفی السحراء اوبمسجد کبیر بموضع سجودہ فی الاصح اومرورہ بین یدیہ الیٰ حائط القبلۃ فی بیت و مسجد صغیر فانہ کبقعۃ واحدۃ وان اثم المار انتھی ملتفطا

اور بعض ائمہ کے نزدیک مطلقاً سجود کا اعتبار ہے صحرا ہو یا مسجد صغیرہ ہو یا کبیر

قال امام احمد بن محمد الحطیب العسطانی فی الرشاد الساری لشرح صحیح البخاری فالبیضاوی لما کانت الیھودو النصاریٰ یسجدون لقبور الانبیأ تعظیما لشانھم ویجعلو نھا قبلۃ یتوجھون فی الصلوٰۃ نحوھا واتخذوھا اوثانا لعنھم النبی (ﷺ) ومنع المسلمین عن ذلک مامن اتخذ مسجدا فی جوار صالح وقصد االتبرک بالقبور منہ لا تعظیم ولا للتوجہ الیہ فلا یدخل فی الوعید المذکور انتھیٰ وقال الشیخ عبدالحق بن سیف الدین بن سعد اللہ المحدث الدھلوی البخاری فی شرح المشکوٰۃ عن بعض الائمۃ واھا اتخاذ مسجد لحوار بنی اوعبد صالح والصلوٰۃ فیہ عند قبرہ لاتعظیمہ اوالتوجہ نحوالقبر بل لحصول مددمنہ ولتکمیل العبادۃ ببرکۃ مجاورۃ ببرکۃ مجاورۃ ارواحھم الطاھرۃ فلا حج فی ذلک انتھیٰ.

بقول مرزا جناب اسماعیل و مرقد حضرت ہاجرہ عین حطیم میں واقع ہے۔ معہذا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بامر جناب رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیہ اس میں نماز پڑھی اور آپ نے اس نماز کو قائم مقام الصلوٰۃ فی الکعبہ کے قرار دیا۔

روای الامام ابوداؤد و سلیمان بن الاشعث بن اسحق بن بشیر السحستانی والحافظ ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن الضحاک السلمی الترمذی ولفظ لابی عیسیٰ قال حدثنیٰ فتلیۃ فذکر باسنادہ عن عائشہ قالت کنت احب ان ادخل البیت فاصلی فیہ فاخذ رسول اللہ (ﷺ) بیدی فادخلنی الحجران اردت دخول البیت فانما ھو قطعۃ من البیت الحدیث قال

ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح قال العلامة مجد الذین محمد بن یعقوب الشیرای الفیروز آبادی فی القاموس الحجر بالکسر ماهواه الحطیم المدار بالکعبة شروها الله من جانب الشمال انتهی بالالقتاط قال الامام الحصکفی فی الدار المفتار وبه قبر اسماعیل وهاجر انتهیٰ وقال ابن درید فی الحجر ة فیه قبرها وانبها اسماعیل علی نبینا وعلیه الصلوٰة فالسلام انتهیٰ کذاقالالقاضی الامام ابو محمد بدر الدین شیخ الاسلام محمود بن احمد یعلنی فی الینایة حاشیة الهدایة والعلم عند ربی منه البدایه والیه النهایه .

لاشک فی صحت جواز الصلوٰة — الجواب الجواب

العبد المذنب احمد رضا

علی ما صح به المجیب المصیب — محمد نقی علی عفی عنه

علیٰ ماصرح به المجیب المصیب — عفی عنه بحمد المصطفیٰ (ﷺ)

محمد یعقوب علی — اجاد المجیب وافاد — اصاب من اجاب

عفی عنه — صدیقے — محمد سلطان حسن عفاالله عنه

محمد احسن الصدیقی — محمد نقی عفی عنه

محمد احسن الصدیقی — احمد رضا خان عفی عنه

مسئلہ ۳۴:

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اوام فیضہم المولیٰ العلام ان مسائل میں بینوا توجروا؟

الجواب:

(۱) ایک صاحب مسمّی مولوی اشرف علی ساکن قصبہ تلہر ضلع شاہجہان پور دوسرے صاحب حکیم عبداللہ مقیم تلہر ہیں۔ حکیم صاحب کا بیان ہے کہ یزید فاسق فاجر نہ تھا اس کو برا نہ کہا جائے اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو اس کے وہاں نہ جانا چاہیے تھا کیوں گئے اور یہ ملکی جنگ تھی دوسرے یہ کہ نماز فجر کے بعد مسلمانوں نے ان سے مصافحہ کرنا چاہا انہوں نے مصافحہ نہ کیا اور بدعت بتایا۔ کیا حکیم صاحب کا یہ بیان سراسر غلط نہیں۔ کیا انہوں نے حضرت سیدالشہد ارضی اللہ عنہ کی شان ارفع واعلیٰ میں گستاخی نہ کی۔ اور کذب بیانی نہ دی۔ کیا مصافحہ سے دست کشی وانکار اس امر کو ثابت نہیں کرتا کہ ان کی مراد بدعت سیۂ ہے اور ان کا یہ فعل وہابیہ ہے۔

(۲) اول الذکر مولوی صاحب ایک زمانہ تک مدرسہ مولوی یٰسین واقع بریلی محلہ سرائے خام کے مدرس رہ چکے ہیں کیا ان کی وہابیت کو اسی قدر کافی نہیں کہ بدمذہب کے مدرسہ میں ملازم رہ کر اس مدرسہ کے دستور العمل درس تعلیم کی پابندی کر کے درس دیا چہ جائے کہ علم غیب حبیب خدا سید ہر دوسرا علیہ افضل التحیۃ والثناء میں وہابیانہ خیال مغویانہ قیل وقال ہے۔

جو کوئی شخص صحیح العقیدہ علم حضور سراپا نور کو روز ازل سے قیامت تک کے تمام اشیاء ذرہ ذرہ کلیہ وجزئیہ محیط جانے اور ان کے واسطے ما کان وما یکون کا علم مانے اور قائل علوم غیب خمسہ ہو وہ شخص ان مولوی صاحب کے نزدیک مفسل وضال قابل عتاب ونکال۔

اکابر علمائے اہلسنت کثرہم اللہ تعالیٰ کی شان میں جن کی مدح وستائش میں مفتیان علام اور علمائے ذی الاحترام حرمین طیبین وروم وشام وغیرہم مبالغہ فرمائیں اور ان کو پیشوا وسردار علمائے اہلسنت بتائیں یہ صاحب بیہودہ الفاظ وناشائستہ کلمات زبان پر لائیں۔

ان صاحب کے تمام اوصاف میں باستثنائے مدرسی مدرسہ مذکورہ حکیم صاحب مذکورہ بھی شریک وہم خیال۔ یہ دونوں صاحب مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند ومولوی رشید احمد گنگوہی ومولوی اشرف علی تھانوی کو اپنا پیشوا جانتے ہیں اور سرتاج اہلسنت مانتے ہیں۔ کیا یہ دونوں صاحب کم سے کم بدعتی و بدمذہب نہیں کیا ان کے ساتھ (ان احادیث واقوال کے مطابق عمل نہ کیا جائے جو فتاویٰ الحرمین میں طبع ممبئی میں مذکور ہیں۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ ایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتونکم

صحیح مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی (ﷺ) نے فرمایا ان لوگوں سے الگ رہو انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں بہکانہ دیں، کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔

ولا بی داؤد عن ابن عمر رضی ا للہ عنھما عن النبی (ﷺ) وان مردو

افلا تعود وھم وان ماتو افلا تشھد وھم

ابوداؤد کی حدیث میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے نبی (ﷺ) نے فرمایا وہ بیمار پڑیں پوچھنے نہ جاؤ مرجائیں تو جنازہ پر حاضر نہ ہو۔

زاد بن ماجۃ عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی (ﷺ) وان یقتسمو ھم فلا تسلموا علیھم

ابن ماجہ نے بروایت جابر رضی اللہ عنہ اس قدر اور بڑھایا جب انہیں ملو تو سلام نہ کرو۔

وعند العقیلی عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی (ﷺ) لا تجا لسوھم

وتشاربوھم ولاتواکلوھم ولا تنا کحوھم۔

عقیلی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی نبی (ﷺ) نے فرمایا انکے ساتھ نہ بیٹھو۔ ساتھ پانی نہ پیو۔ ساتھ کھاؤ نہ شادی بیاہت کرو۔

زاد ابن حبان رضی ا للہ تعالیٰ عنہ لا تصلوا معھم۔

ابن حبان نے انہیں کی روایت سے زائد کیا ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

وللد یلمی عن معاذ رضی اللہ عنہ عن النبی (ﷺ) انی بری منھم وھم براء

منی جھادھم کجھاد ا لترک والد یلم ۔

دیلمی نے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی (ﷺ) نے فرمایا میں ان سے بیزار ہوں۔ وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں ان پر جہاد ایسا ہے جہاد کافران ترک و دیلم پر۔

ولا بن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی (ﷺ) اذا رایتم صاحب بدعۃ

فاکفر روا فی وجھۃ فان اللہ یبغض کل مبتد ع ولایجوزاحد منھم علیٰ صراط

لکن یتنافتون فی النار مثل الجراد والذ با ب.

ابن عساکر رضی اللہ عنہ ،انس رضی اللہ عنہ سے راوی نبی (ﷺ) فرماتے ہیں جب کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے روبرو اس سے ترش روئی کرو۔ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے ان میں کوئی پل صراط پر گزر نہ پائے گا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹڈی اور مکھیاں گرتی ہیں۔

والطبرانی وغیرہ عن عبداللہ بن بشیر رضی اللہ عنہ عن النبی (ﷺ) من وتر

صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام

جو کسی بدمذہب کی توقیر کرے اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔

وله فی الکبیر ولا بی نعیم فی الحلیة عن معاذ رضی الله عنه عن النبی (ﷺ) من مشی الیٰ صاحب بدعة لیوقره فقد اعان علیٰ هدم الاسلام وغیره من الاحادیث .

نیز طبرانی معجم کبیر ابونعیم نے حلیہ میں معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ (ﷺ) فرماتے یں جو کسی بدمذہب کی طرح اس کی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام ڈھانے میں اعانت کی اور اس کے سوا اور حدیثیں ہیں۔

قال العلماء فی کتب العقاد کشرع المقاصد وغیره ان حکم المبتدع البغض والاهانة والردوالطرد

علماء کتب عقائد مثل شرع مقاصد وغیرہ میں فرماتے ہیں کہ بدمذہب کا حکم اس سے بغض رکھنا اس ذلت کو دنیا اس کا رد کرنا اسے دور ہانکنا۔

وفی غنیة الطالبین قال فضیل بن عیاض من اجب صاحب بدعة احبط الله عمله واخرج نور الایمان من قبله واذا علم الله عزوجل من رجل انه مبغض لصاحب بدعة رجوت الله تعالیٰ ان یغفر ذنوبه وان قل علمه واذرایت مبتدعا فی طریق فخذ طریقا اخرا.

غنی الطالبین شریف میں ہے فضیل ابن عیاض نے فرمایا جو کسی بدمذہب سے محبت رکھے اس کے عمل حبط ہو جائیں اور ایمان کا نور اس کے دل سے نکل جائے گا اور جب اللہ تعالی اپنے کسی بندے کو جانے کہ وہ بدمذہب سے بغض رکھتا ہے تو مجھے امید ہے کہ مولی سبحانہ وتعالی اس کے گناہ بخش دے اگرچہ اسکے عمل تھوڑے ہوں جو کسی بدمذہب کو راہ میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ ہو لو۔

(۳) جب شرع مطہر نے ایسے لوگوں سے اس درجہ نفرت دلائی اور اس قدر برائی بیان فرمائی تو کیا مسلمانوں کا فرض مذہبی نہیں کہ ان کو مسجد میں آنے سے روکیں ان سے ہر قسم کا قطع تعلق کریں۔ علی الخصوص وہ شخص جس کے ہاتھ میں مسلمانوں کا کام ہو اور مسلمان اس کو مانتے ہوں اور عزت اور وقار کی نظر سے دیکھتے ہوں خواہ باعث علم یا بجہت پیری مریدی یا بخیال تو انگری وغیرہ وغیرہ اس پر سخت ضروری کہ ان کو دخول مسجد سے حتی الوسع روکے اور ان کے ساتھ میل جول سے مسلمانوں کو باز رکھے جو شخص ان مولوی صاحب وحکیم صاحب کے خیالات باطلہ وحالات فاسدہ پر مطلع ہو کر ان دونوں کو امام بنانے اور ان کے پیچھے نماز پڑھے، کہے یہ مولویوں کے جھگڑے ہیں ہمیں ان سے کیا سروکار آخر یہ دونوں عالم تو ہیں کہ وہ زبان کا راور انہیں مفسدین فی الدین میں سے نہیں اور وہ نماز اسکی باطل ومردود نہیں حالانکہ جن تین علمائے مذکورین کو یہ دونوں پیشوا جانتے ہیں ان کے بارے میں مفتیان وعلمائے مکہ مکرمہ ومدینہ طیبہ نے یہ حکم دیا جیسا کہ فتاویٰ حسام الحرمین میں مذکور ہے۔

ان هولاء العراق الوقعین فی السوال غلام احمد القادیانی و رشید احمد ومن تبعة کخیل احمد الانبهتی واشر فعلی وغیرهم لا شبهة فی کفر هم بلا مجال بلا لا شبهة فی کفر من شک فی کفر هم بحال من الاحول .

بے شک یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے۔ غلام احمد قادیانی اور رشید احمد گنگوہی اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی وغیرہ ان کے کفر میں شبہ نہیں اور نہ شک مجال بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے تو اس کے کفر میں شبہ نہیں اسی میں ہے۔

اظهر فضـائحهم القبیحة فی معتمد المستند فلم یبق من نتجائهم الفاسدة فیه الاوزار یقها فلیکن

من التمسک بتلک العجالة السنية تظفر فی بيان الردعليهم بکل واضحة دامغة حليلة لاسيما المتصدی لحل راية هذه الفرفة المارقة التی تدعی بالوهابيه ومنهم مدعی النبوة غلام احمد القاديانی والمارقة لاخر المنقض لشان الالوهية والرسالة قاسم النانوتوی و رشيد احمد الگنگوهی وخليل احمد الانبهتی واشرف علی التانوی ومن خذا حذوهم انتهی بقدر الضرورة.

مصنف نے اپنی کتاب معتمد المستند میں اس گروہ کی بری رسوائیاں کیں۔ پس ان کے فاسد عقیدوں سے ایک ایک بھی بغیر پوچ لچر کئے نہ چھوڑا تو اے مخاطب تجھ پر لازم ہے کہ اس روشن رسالہ کا دامن پکڑے جسے مصنف نے بزودی لکھ دیا تو ان گروہوں کے رد میں ہر ظاہر روشن وسرکوب دلیل پائے گا۔ خصوصا جو اس گروہ خارج از دین کون ہے جسے وہابیہ کہا جاتا ہے اور ان میں مدعی نبوت غلام احمد قادیانی ہے اور دین سے دوسرا نکلنے والا شان الوہیت ورسالت گھٹانے والا قاسم نانوتوں ورشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبھٹی اور اشرف علی تھانوی اور جو ان کی چال چلا اسی میں ہے۔

وبالجملة هو لاء الطائف کلهم کفار مرتدون خارجون عن الاسلام باجماع المسلمين وقد قال فی البزازية والدرر والغرر والفتاویٰ الخيريه والانهر والدر المختار وغيرها من معتمدات الاسفار فی مثل هولاء الکفار من شک فی کفره وعذابه فقد کفراوقال فی الشفاء الشريف ونکفر من لم يکفر من دان بغير ملة اسلام ادرقف فيهم اوشک اھ وقال فی البحر الرائق وغيره من حسن کلام اهل الاهواء اوقال معنوی اوکلامله معنی صحيح ان کان ذالک کفرا من القائل کفر المحسن اھ وقال الامام ابن حجر فی الاعلام فی فصل الکفر التفق عليه بين ائمتنا الاعلام من تلقط بلفظ الکفر يکفر وکل من استحسنه او رضی به يکفر اھ

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ طائفے سب کے سب (اسمعیلیہ نذیریہ۔ امیریہ، قاسمیہ۔ مرزائیہ۔ رشیدیہ، اشرفیہ) مرتد ہیں۔ باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بے شک بزازیہ اور درر وغرر اور فتاوئی خیریہ اور مجمع الانہر اور در مختار وغیرہ معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے جس نے ملت اسلام کے سوا کسی ملت کا اعتقاد کیا یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے اور بحر الرائق وغیرہ میں فرمایا جو بد دینوں کی بات کی تحسین کرے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کے کلام کے کوئی صحیح معنی ہیں اگر اسے کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ جو اس کی تحسین کرتا ہے۔ یہ بھی کافر ہو جائے گا اور امام ابن حجر نے کتاب الاعلام کی اس فصل میں جس میں وہ باتیں گنائی ہیں جن کے کفر ہونے پر ہمارے ائمہ اعلام کا اتفاق ہے۔ فرمایا جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور اس بات کو اچھا بتائے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔ انتہی۔

تو موافق ارشاد علمائے مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ و مطابق حکم معتمد المستند نذیر حسین دہلوی و امیر احمد سہوانی و امیر حسن سہوانی و قاسم نانوتوی و مرزا غلام احمد قادیانی ورشید احمد گنگوہی و اشرف علی تھانوی اور ان سب کے مقلدین و متبعین و پیروان و مدح خوں باتفاق علمائے اعلام کافر ہوئے اور جو ان کو کافر نہ جانے ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی بلاشبہ کافر ہے چہ جائیکہ پیشوا اور سردار جانا۔

والعياذ بالله الکريم وهو يهدی من يشاء الی صراط مستقيم .

ہم کو چونکہ اختصار منظور تھا، لہٰذا ان گمراہ گروں کافروں کے وہ اقوال ملعونہ و مردودہ جن پر حکم فسق و کفر کو لگایا بالکل نقل نہیں کئے اور ان اقوال پر علمائے حرمین نے جس قدر الزام لگائے ہیں ان میں سے صرف دس پانچ تحریر ہو جو صاحب ان فرق باطلہ عقوبت مآل اور ان پر احکام علمائے اہل کمال پر اطلاع چاہیں وہ فتاوی الحرمین وحسام الحرمین کا مطالعہ فرمائیں۔

(۴) ایسے نازک وقت میں کہ چہارم طرف سے دین اسلام پر حملے ہو رہے ہیں اور ہیچ کنان سنت یکبارگی ٹوٹ پڑے ہیں ۔ کیا علمائے اہلسنت پر

واجب نہیں کہ اپنے علم کو ظاہر کریں اور میدان میں آکر تحریراً تقریراً احیائے سنت وامانت بدعت ونصرت ملت فرمائیں۔ اگر ایسا نہ کریں سکوت وخاموشی سے کام لیں تو کیا اس حدیث شریف کے مورد نہ ہوں گے جو فتاویٰ الحرمین میں مذکور ہے۔

قال الامام ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقة ان الحاصل الدعی لی علی التالیف فی ذلک وان کنت قاصرا عن حقائق ماھنالک مااخرجه الخطیب البغدادی فی الجامع وغیرہ انه (ﷺ) قال اذا اظھرت الفتن اوقال البدع وسب اصحابی فلیظھر العالم علمه فمن لمیفعل ذلک فعلیه لعنة الله والملٰئکة والناس اجمعین لایقبل الله منه صرفا.

امام ابن حجر مکی صواعق محرقہ میں فرماتے ہیں واضح ہو کہ اس تالیف پر میرے لئے باعث وسبب اگرچہ میرے ہاتھ یہاں کے حقائق سے کوتاہ ہے۔ وہ حدیث ہوئی جو خطیب بغدادی نے جامع میں اور ابن کے سوا اور محدثین نے روایت کی کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا جب فتنے یا فرمایا بدمذہبیاں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو واجب ہے عالم اپنا علم ظاہر کرے جو ایسا نہ کرے گا۔ اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کے فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔

(۵) جو شخص مسجد میں آکر اپنی زبان سے لوگوں کو ایذاء دیتا ہو اس شخص کو مسجد سے نکلنے کا حکم ہے اس کے نکالنے کے بارے میں درمختار کا یہ قول نص صریح ہے یا نہیں

واکل نحوثوم ویمنع منه وکذاکل مرذو لو بلسانه.

یعنی مسجد میں داخل ہونے سے بدبودار چیزوں مثلاً کچا لہسن کھانے والے کو منع کیا جائے اور اسی طرح ہر ایذا دینے والا اگرچہ زبان سے دیتا ہو دخول مسجد سے روکا جائے۔ ردالمختار میں تحت

قول واکمل نحو ثوم فرمایا ای کبصل و نحو فماله رائحة کریھة للھدیت الصحیح فی النھی عن قربان اکل الثوم والبصل المسجد قال الامام العینی فی شرح علیٰ صحیح البخاری قلت علة النھی اذی الملئکة واذاالمسلمین .

یعنی جیسے پیاز وغیرہ ان چیزوں سے جن میں بدبو ہو یہ حکم موافق حدیث صحیح ہے جو کچا لہسن اور پیاز کھانے والے کی ممانعت دخول مسجد میں ہے امام عینی نے اپنی کتاب میں جو صحیح بخاری پر لکھی ہے فرمایا میں کہتا ہوں دخول مسجد سے ممانعت کا ایذائے مسلمانان ہے۔

والحمد لله رب العلمین وافضل الصلوة واکمل التسلیمات علیٰ اشرف الانبیاء والمرسلین وعلیٰ اله وصحبه ومن تبعهم اجمعین .

فقیر محمد ضیاء الدین المکی بابی المساکین۔

الجواب:

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام علیٰ من لانبی بعده واله وصحبه المکرمین عنده وسائر المسلمین المتبعین سعده فاضل ......سائل بلکہ مجیب سلمہ القریب المجیب کا سوال خود ہی جواب وحق وصواب ہے۔ **فماذا بعد**

الحق الاالضلال ہمیں زید وعمر کی شخصیت سے کام نہیں، احکام شرعیہ عام ہوتے ہیں جس سے یہ امر صادر ہوا کہ یہ حکم ہے کسے باشندے خاک بود یا جسے باشد اسی عوام کے طور پر ہم کلام کریں گے اگر فلاں فلاں اس کے مصداق تو ضرور انہیں ان کے احکام کے استحقاق ہیں ورنہ جس پر صادق وہ مستحق ولائق

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل وحسبنااللہ ونعم الوکیل .

(۱) یزید پلید علیہ مایستحقہ من العزیز المجید قطعاً یقیناً باجماع اہل سنت فاسق فاجر وجری علی الکبائر تھا اس قدر پر ائمہ اہل سنت کا اطباق واتفاق ہے صرف اس کی تکفیر ولعن میں اختلاف فرمایا امام بن حنبل رضی اللہ عنہ اور ان کے اتباع وموافقین اسے کافر کہتے ہیں اور بہ تخصیص نام اس پر لعنت کرتے ہیں اور اس آیہ کریم سے اس پر سند لاتے ہیں۔

فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک

لعنھم اللہ فاصمھم واعمی ابصارھم

کیا قریب ہے کہ اگر والی ملک ہو تو زمین میں فساد کرو اور اپنے نسبی رشتہ کاٹ دو یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت فرمائی تو انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں شک نہیں کہ یزید نے والی ملک ہو کر زمین میں فساد پھیلایا یا حرمین طیبین وخود کعبہ معظمہ وروضہ طیبہ کی سخت بے حرمتیاں کیں۔ مسجد کریم میں گھوڑے باندھے ان کی لید اور پیشاب منبر اطہر پر پڑے تین دن مسجد نبوی (ﷺ) بے اذان ونماز رہی۔ مکہ ومدینہ وحجاز میں ہزاروں صحابی وتابعین بے گناہ شہید کئے کعبہ معظمہ پر پتھر پھینکے غلاف شریف پھاڑا اور جلایا۔ مدینہ طیبہ کی پاک دامن پارسائیں تین شبانہ روز اپنے خبیث لشکر پر حلال کر دیں۔ رسول اللہ (ﷺ) کے جگر پارے کو تین دن بے آب ودانا رکھ کر مع ہمراہیوں کے تیغ ظلم سے پیاسا ذبح کیا۔ مصطفیٰ (ﷺ) کے گود کے پالے ہوئے تن نازنیں پر بعد شہادت گھوڑے دوڑائے کہ تمام استخوان مبارک چور ہو گئے۔ سر انور کہ محمد (ﷺ) کا بوسہ گاہ تھا کاٹ کر تیر پر چڑھایا اور منزلوں پر پھرایا حرم محترم مخدرات مشکوئے رسالت قید کئے گئے اور بے حرمتی کے ساتھ اس خبیث کے دربار میں لائے گئے اس سے بڑھ کر قطع رحم اور زمین میں فساد کیا ہوگا۔ ملعون ہے وہ جو ان ملعون حرکات کو فسق وفجور نہ جانے قرآن عظیم میں صراحۃً اس پر لعنھم اللہ فرمایا لہذا امام احمد اور ان کے موافقین اس پر لعنت فرماتے ہیں اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ لعن وتکفیر سے احتیاطاً سکوت کی اس سے فسق وفجور متواتر ہیں۔ کفر متواتر نہیں اور بحال احتمال نسبت کبیرہ بھی جائز نہیں نہ کہ تکفیر اور امثال وعیدات مشروط بعدم توبہ بقولہ تعالیٰ فسوف یلقون غیاالامن تاب اور توبہ تو دم غرغرہ مقبول ہے اور اس کے عدم پر جزم نہیں اور یہی احوط واسلم ہے مگر اس کے فسق وفجور سے انکار کرنا اور امام مظلوم پر الزام رکھنا ضروریات اہل سنت کے خلاف ہے اور ضلالت وبددینی صاف ہے بلکہ انصافاً یہ اس قلب سے متصور نہیں جس میں محبت سید عالم (ﷺ) کا شمہ ہوا۔

وسیعلمھم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون .

شک نہیں کہ اس کا قائل ناصبی مردود اور اہل سنت کا عدو وعنود ہے ایسے گمراہ بددین سے مسئلہ مصافحہ کی شکایت بے سود ہے اس کی غایت اس قدر تو کہ اس نے قول صحیح کا خلاف کیا اور بلا وجہ شرعی دست کشی کر کے ایک مسلمان کا دل دکھایا مگر وہ تو ان کلمات ملعونہ سے حضرت بتول زہرا وعلی مرتضیٰ اور خود حضور سید الانبیاء (ﷺ) کا دل دکھا چکا ہے۔ اللہ واحد وقہار کو ایذا دے چکا ہے۔

والذین یوذون رسول اللہ لھم عذاب الیھم مھینا .ان الذین یوذون اللہ ورسولہ

لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ ودعولھم عذاب مھینا . واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) سائل نے یہاں بھی قطعیات کے ساتھ قرآن کو ضم قطعی کے ہوتے قرینی یا ظنی کی کیا بحث کسی مدرسہ خلاف کی نوکری یا علم

ماکان ومایکون یا غیوب خمسه

میں کلام یا علمائے اہل سنت کو سب و دشنام تفاصیل رکھتے ہیں جن کی اصلا حاجت نہیں جب علماء حرمین طیبین زادہما اللہ شرفا وتکریما نانوتوی وگنگوہی و تھانوی کی نسبت نام بنام تصریح فرما چکے ہیں کہ یہ سب کفار مرتدین ہیں اور یہ کہ

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر

جوان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر نہ کہ ان پیشوا اور سرتاج اہل سنت جاننا بلا شبہ جو ایسا جانے ہرگز ہرگز صرف بدعتی و بدمذہب نہیں قطعا کافر و مرتد ہے اور ان تمام احادیث کا کہ سوال میں فتاوی الحرمین سے مقبول ہوئیں مورد ہے بلا شبہ اس سے دور بھاگنا اور اسے اپنے سے دور کرنا۔ اسے بعض اس کی اہانت اس کا رد فرض ہے اور توقیر حرام وہدم اسلام۔ اسے سلام کرنا حرام۔ اس کے پاس بیٹھنا حرام اس کے ساتھ کھان پینا حرام اس کے ساتھ شادی بیاہت حرام اور قربت زنائے خالص اور بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام مرجائے تو اس کے جنازے میں شرکت اسے مسلمان کا سا غسل کفن دینا حرام۔ اس پر نماز جنازہ پڑھنا حرام بلکہ کفر اس کا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھانا اس کے جنازے کی مشایعت حرام اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام اس کی قبر پر کھڑا ہونا حرام اسے کے لئے دعائے مغفرت یا ایصال ثواب حرام بلکہ کفر **والعیاذ باللہ رب العلمین واللہ تعالیٰ اعلم .**

(۳) جواب سابق میں واضح ہو چکا کہ ان سے ہر قسم کا قطع تعلق فرض ہے اور جب وہ تمام علمائے حرمین شریفین کے متفق علیہ فتوی سے کافر و مرتد ہیں تو مسجد میں تو ان کا کیا حق حدیث ابن حبان مذکور فتاوی الحرمین میں ہے **لاتصلو امعهم** ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو ان کے پیچھے تو نماز نہیں تو ان کے کھڑے ہونے سے صف قطع کے غیر نمازی حائل اور صف قطع کرنا حرام نبی (ﷺ) فرماتے ہیں۔ **من قطع صفا قطعه الله** جو صف قطع کرے اللہ اسے کاٹ دے تو جو مسلمانوں میں سربرآوردہ ہو جوان کے منع پر بلا فتنہ وفساد قدرت رکھتا ہو اس پر فرض ہے کہ انہیں مسجد میں آنے سے روکے اور مسلمانوں کی نماز خراب ہونے سے بچائے کہ مسلمانوں کو نرمی و تفہیم اور جو نہ مانے اسے ہر جائز سختی و تشدد کے ساتھ ان کے میل جول سے باز رکھے کہ یہ نہی عن المنکر تا قدر قدرت فرض قطعی ہے اور جو نہ کرے وہ اسی مجرم کا اس کے عذاب میں ساتھی اصحاب سبت پر جب عذاب الٰہی نازل ہوا کہ **قلنا لهم كونوا قردة خاسئين** ۔ہم نے ان سے فرمایا ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے جو انہیں منع نہ کرتے تھے وہ بھی ان کے ساتھ بندر کردیے گئے۔ منع کرنے والوں نے نجات پائی جوان کے خیالات و حالات وہ بھی ان کے انہیں عالم جانے یا قابل امامت مانے ان کے پیچھے نماز پڑھے وہ بھی انہیں کی طرح کافر و مرتد ہے کہ **من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر** اس کے لئے حسام الحرمین کی وہ عبارتیں کہ سوال دوم میں مذکور ہوئیں کافی ہیں یونہی جوان احکام ضروریات اسلام یہ مولویوں کے جھگڑے ہیں وہ بھی کافر ہے محیط وعالمگیری میں ہے۔

رجل قال آنها که علی آموزند داستان ها ست که می آموزند اوقال من علم حلیه رامنکرم هذا کله کفر۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴،۵) بلاشبہ علمائے اہل سنت پر اعانت سنت واہانت بدعت تحریراً وتقریراً بقدر قدرت فرض اہم واعظم ہے اور ہر موذی کو مسجد سے نکالنا بشرط استطاعت واجب اگرچہ صرف زبان سے ایذا دیتا ہو خصوصا وہ جس کی ایذا مسلمانوں میں بدمذہبی پھیلانا اور اضلال اغوا ہو ان کی سند میں وہی احادیث وروایات کہ سائل فاضل نے ذکر کیں کافی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

عبدالمصطفےٰ احمد رضا خاں

محمدی سنی حنفی قادری

مسئلہ ۳۳:

مفتیانِ کرام وفقہائے ذوی الاحترام کا اس بارے میں کیا ارشاد ہے۔ زید کہتا کہ جلد قربانی وعقیقہ مسجد ومدرسہ سے صرف میں آسکتی ہے۔ بکر کا قول ہے کہ کسی فقیر کو دی جائے۔ وہ خرچ کرسکتا ہے کیونکہ یہ صدقہ ہے اور صدقات کی تفصیل کلام الٰہی نے فرمادی۔ **انما الصدقات للفقراء آلایہ** سورۂ توبہ اور حکم باری تعالٰی ہے

فان تنازعتم فی شیء فردوہ الیٰ اللہ والرسول .

بہذا کلام ربانی کی طرف رجوع کی گئی نیز بکر کا بیان ہے کہ بر تقدیر صحت قول زید اس کا ماخذ کہاں ہے امید کہ مسئلہ کی توضیح مع نقل عبارت فرمائی جائے۔

الجواب:

بے شک ہر منازعت میں اللہ ورسول ہی کی طرف رجوع لازم ہے مگر ہر ایک کو بلا واسطہ رجوع کی لیاقت کہاں یہیں دیکھئے۔ آیہ کریمہ صدقات سے زکوۃ مراد کہ اس میں ارشاد ہوتا ہے۔ **والعلمین علیھا** اور بکر نے اسے قربانی وعقیقہ کو شامل کردیا۔ یہ بھی نہ دیکھا کہ اس کے تو گوشت کی نسبت خود قرآن کریم میں ارشاد ہے **فکلوا منھا** اس میں سے خود کھاؤ۔ اب کہاں رہی صدقات کی وہ تفصیل جو اس آیہ کریمہ میں بالحصر ارشاد ہوئی تھی کہ **انما الصدقات للفقراء الایہ** بھی نہ سمجھا کہ عوام تک قربانی کہتے ہیں نہ کہ صدقہ رو ہر کار تقرب اس میں روا۔ ولہذا امام علامہ زیلعی نے شرح کنز الدقائق میں فرمایا۔ **لانہ قربۃ کالتصدق** ہاں ہم نے خاص مسئلہ قربانی میں اللہ عزوجل کی طرف رجوع کی تو اس کا ارشاد پایا **کلوا منھا واطعموا الباس الفقیر** خود اس میں سے کھاؤ اور ضرورت مند فقیر کو کھلاؤ۔ اطعام کے لفظ نے بتایا کہ تصدیق ہی لازم نہیں اباحت بھی کافی ہے جو محض ایک قربت ہے رسول اللہ (ﷺ) کی طرف رجوع کی تو حضور کا ارشاد پایا **فکلوا واد خروا وتجرو** خود کھاؤ اور اٹھا رکھو اور ثواب کا کام کرو **راواہ ابوداؤد عن نبشیۃ الھذا الیٰ رضی اللہ عنہ** مسجد ومدرسہ دینیہ اہل سنت میں دینا بھی ثواب کا کام مثل اطعام اور اس **واتجروا** کے حکم میں داخل۔ ہاں اگر کوئی شخص اس کی جلد اپنے صرف میں لانے کی نیت سے روپوں پیسوں کو بیچے تو بے شک قیمت اس کے حق میں فضول ہوگی۔

لانہ خرج من لتمول کما نصوا علیہ وفی حدیث المستدرک من باع جلد الضحیہ

وہ قیمت نہ مسجد میں دے نہ مدرسہ میں دے **فان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب** بلکہ فقراء پر تصدق کرے **کما ھو حکم المال الخبیث** اور اگر نہ اپنے لئے بلکہ مدرسہ یا کسی فقیر کو دینے کے لئے روپوں پیسوں کو بیچے خود یہ خواہ متولی مسجد ہو وکیل بہر صورت جائز ہے اور وہ مدام مدرسہ ومسجد میں صرف ہوسکتے ہیں کہ ممنوع تمول ہے نہ کہ تقرب

و قدمو عن التبین انہ قربۃ کالتصدق وتمام تحقیقہ فی رسالتنا الصافیۃ حکم جلود الاضحیفۃ .

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں

محمدی سنی حنفی قادری

استفتاء

علمائے دین متین ووارثان حضور سید المرسلین (ﷺ) کا مسائل ذیل میں کیا ارشاد ہے۔ بینوا توجروا۔

(۱) ماہ صفر کے آخری چہار شنبہ کی نسبت جو یہ مشہور ہے کہ سید عالم (ﷺ) نے اس میں غسل صحت فرمایا اسی بناء پر تمام ہندوستان کے مسلمان اس دن کو روز عید سمجھتے اور غسل اور اظہار فرح وسرور کرتے ہیں۔ شرع مطہرہ اس کی کوئی اصل ہے یا نہیں۔

(۲) قوال جس طریقے سے گایا کرتے ہیں اسی طریقے سے اگر وہ کوئی غزل وغیرہ حمد ونعت یا مدحت بزرگان دین گائیں اور کسی مزامیر کا استعمال نہ کریں تو اس کے سننے میں کسی قسم کی قباحت شرعی ہے یا نہیں بینوا توجروا۔

المستفتی

ابوالمساکین ضیاء الدین متوطن پیلی بھیت۔

جواب سوال اول :

یہ محض بے اصل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جواب سوال دوم:

کوئی قباحت نہیں جبکہ قوال نہ مرد ہو نہ عورت نہ سننے والی عورات نہ اور کسی طرف منکر حالاً یا مالاً موجود متوقع۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

کتبہ

عفی عنہ بمحمدان المصطفے النبی الامی (ﷺ)

مسئلہ ۲۴:

از میرٹھ کمبوہ دروازہ کارخانہ داروغہ یادالٰہی صاحب مرسلہ جناب مرزا غلام قادر بیگ صاحب ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۰۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ فی زمانہ کرتوں اور صدریوں میں چاندی کے بوتام مع زنجیر لگاتے ہیں جائز ہے یا نہیں۔ ایک صاحب کہتے ہیں کہ مولوی رشید احمد صاحب کے شاگرد فارغ التحصیل کہتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ (ﷺ) نے کرتے شریف میں قریب گریبان چاندی کا پتر لگایا ہے۔ اس قیاس پر بوتام مع زنجیر لگانا جائز ہے بینوا توجروا۔

الجواب:

چاندی کے صرف بوتام ٹانکنے میں حرج نہیں کہ کتب فقیہہ میں سونے کی گھنڈیوں کی اجازت مصرح فی الدر المختار

عن التتار خانیة عن السیر الکبیر لاباس باذرار الدیباج و الذھب

اور گھنڈی اور بوتام ایک چیز ہے صرف صورت کا فرق ہے۔ اور جب جائز تو چاندی بدرجہ اولیٰ جائز مگر یہ چاندی کی زنجیریں کہ بوتاموں کے ساتھ لگائی جاتی ہیں سخت محل نظر ہیں کلمات ائمہ سے جب تک ان کے جواز کی دلیل واضح کہ آفتاب روشن کی طرح ظاہر و جلی نہ ملے حکم وجواز دینا محض جرات کہ چاندی سونے کے استعمال میں اصل حرمت ہے۔ شیخ محقق مولانا عبدالحق دہلوی قدس سرہ اشعۃ اللمعات شرح مطہر نے حکم تحریر فرما کر ان کی اباحت اصلیہ کو نسخ کر دیا تو اب ان میں اصل حرمت ہوگئی کہ جب تک کسی خاص چیز کی رخصت شرع سے واضح و آشکار نہ ہو ہرگز اجازت نہ دی جائے بلکہ مطلق تحریم کے تحت داخل رہے گی۔ **ھذا وجه وقول ثانیا** ظاہر ہے کہ ان زنجیروں کے اس طرح لگانے سے تزین مقصود ہوتا ہے بلکہ تزین ہی مقصود ہوتا ہے اور ایسے ہی تزین کو تحلی کہتے ہیں اور علمائے تصریح فرماتے ہیں مرد کو سوا انگوٹھی پیٹی اور تلوار کے سامنے مثل پر تلے وغیرہ کے چاندی سے کسی طرح تزن جائز نہیں۔ تنویر الابصار میں ہے۔ **لا یتحلی الرجل بذھب وفضة الابخاتم ومنطقة وملیلة سیف منھا**

غرر الافکار میں ہے۔

لورود آثار والرخصة منھا فی ھذہ الاشیاء خاصته

ردالمختار میں ہے

وقل ولا یتخلی ای یتزین

اور جب یہ زنجیریں ان مستثنیات سے خارج ہیں تو لاجرم حکم نہیں میں داخل ہیں۔ **وقول ثانیاً** اس طرح پر لگانا اگر حقیقۃً زنجیر پہننا نہیں تو پہننے سے

مشابہ ہے اور محرمات میں شبہ مثل یقین ہے فی ردالمحتار

التعلیق یشبه اللبس محرم ذالک لما علم ان لشبهة فی باب المحرمات ملحقه بالیقین دملی

انصاف کیجئے تو یہ اس مسئلے کا گویہ صریح جزیہ ہے پھر علماً کی یہ تصریح ریشم کے بارے میں ہے جس کا صرف پس یعنی اوڑھنا اور جس امر میں ان کی مشابہت ہو ممنوع ہے باقی طرق استعمال

فی الشرح الملتقی للعلانی لاتکره الصلاة علی سجادة من الابر الشیم لان الحرام هو اللبس اما الانتفاع بسائر الجوه فلیس بحرام کما هو فی صلاة لجواهر واقره الفهستانی وغیره اھ نقلد العلام تان محشیا الدرش واقراه.

پھر کیا گمان ہے اشیائی فضہ کے باب میں جن کا صور معدودہ کے سوا استعمال مطلقاً ناروا۔ ردالمختار میں ہے۔

الذی کله ففته یحرم استعماله بای وجه کان کما قد مناه ولو بالا مس بالجسد والذا حرم ایقاد العود فی مجرة الفقة والساعة وقدرة التباک التی یوضع فیها الماء وان کان لایمسها بیده ولا بفة لانه استعمال فیما صنعت له

الخ اور یہ خیال کہ اگر یہاں چارانگل کے عرض تک چاندی کا کام ہوتا جائز ہوتا کہ تابع تھا اسی کی جگہ زنجیریں ہیں انہیں بھی تابع ٹھہرا کر مباح ماننا چاہیے محض خیال محال ہے کام اور زنجیروں میں فرق بدیہی ہے۔ علماء تصیح فرماتے ہیں کہ مذہب صحیح میں مرد کو ریشمی کمر بند ناروا ہے کہ وہ پاجامہ کا تابعہ نہیں بلکہ مستقل جداگانہ چیز ہے درمختار میں ہے

تکره التمکمة منه ای من الدیباج وهو الصحیح.

حاشیہ علامہ طحطاوی میں ہے۔ هو الصحیح لانها مستقلة جب کمربند یا آنکہ پاجامہ کی غرض ہے اس کے تمام نہیں ہوتی مستقل قرار پایا تو یہ زنجیریں جن کے کپڑے کو کچھ علاقہ نہیں نہ اس کی غرض ان پر موقوف کیونکر تابع ٹھہر سکتی ہیں اور اگر بالفرض کام کی جگہ لگایا جانا پتر کو بھی کام کے حکم میں کردے تو لازم کو چاندی کے کنگن توڑے۔ چپا کلی جھومر وغیرہ زیور بھی جائز ہوں جبکہ وہ آستینوں گریبان ٹوپی وغیرہ میں کام کے قائم مقام ٹانکے جائیں بلکہ واجب کہ وہ زنجیریں اور یہ سب گہنے سونے کے بھی حلال ہوں کہ تابع قلیل ذہب وفضہ دونوں روا ردالمختار میں ہے

یوید عدم الفرق مامرمن ابا حع الثوب المنسوخ من ذهب اربعة اصابع .

الخ غرض کوئی وجہ ان زنجیروں کے جواز کی نظر نہیں آتی اور جب تک کلمات ائمہ سے اجازت نہ ثابت حکم ممانعت ہے لہٰذا بنا رہی وہ حدیث کہ حضور اقدس (ﷺ) نے قریب گریبان مبارک چاندی کا پتر لگایا فقیر کو کسی کتاب سے یاد نہیں نہ عادات بلاد اس کی مساعدت کریں کے گریبانوں میں چاندی کے پتر لگائے جاتے ہوں۔ ہاں یہ بے شک حدیث میں آیا ہے کہ حضور پرنور سید یوم النشور (ﷺ) نے جبہ پہنا جس کے گریبان اور آستینوں اور چاکوں پر ریشم کی خیاطت تھی۔

کما فی حدیث اسماء بنت الصدیق رضی الله عنهما اخرجه الائمه احمد فی المسندو البخاری فی الادب المفرد و مسلم فی صحیحه و ابوداؤد فی السنن .

سو اس کے جواز میں کسے کلام ہے خواہ ریشم کا کام ہو یا گوٹ سناف جبکہ بوٹی یا ٹکڑا چارانگل عرض سے زائد نہ ہو پتر کی حدیث کا پتہ دینا ذمہ مدعی ہے کہ دیکھا جائے کہ وہ کس مرتبے کی حدیث ہے اور اس کا مطلب کیا اور اس مدعی کو تمسک کہاں تک روا۔ سیدین علامتین طحطاوی وشامی حوارش درد میں فرمایا ہیں۔

الوره عن الشارع (ﷺ) انه لیس الحبة المکفوفة بحریر لیس فیه ذکر فضه اولاذهب والله سبحانه وتعالیٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم .

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ نصلی علی رسولہ الکریم ط

حصہ سوئم

سوال نمبر ۱ :

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ قبر کی طرف نماز پڑھنا یا قبرستان میں قبروں کے برابر ہو جانے کے بعد مسجد بنانا یا کھیتی کرنا یا پھول وغیرہ کے درخت لگانا کیسا ہے۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

قبر پر نماز پڑھنا حرام ہے۔ قبر کی طرف نماز پڑھنا حرام اور مسلمان کی قبر پر قدم رکھنا حرام، قبروں پر مسجد بنانا یا زیارت وغیرہ کرنا حرام۔ ردالمحتار میں ہے **تکرہ اصلاۃ علیہ والیہ لور دوالنھی** مسجد میں کوئی قبر آ جائے تو اس کے چاروں طرف تھوڑی دیوار اگرچہ پاؤ گز رہو قائم کر کے اس پر چھت بنائیں کہ اب نماز یا پاؤں رکھنا قبر پر نہ ہوگا بلکہ اس چھت پر جس کے نیچے قبر ہے اور نماز قبر کی طرف نہ ہوگی اس کی دیوار کی طرف اور یہ جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۲ :

ہمارے دینی پیشوا مقتداء کیا فرماتے ہیں آب گرم کھٹملوں وغیرہ موذی چیزوں کو مارنا احراق بالنار ہے یا نہیں؟

الجواب:

اگر اور طریقہ دفع آسان ہو تو بہتر ورنہ گرم پانی ڈالنا مضائقہ نہیں رکھتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۳:

ہمارے دینی پیشوا اور مذہبی مقتدا کیا حکم فرماتے ہیں کہ مدارس اسلامیہ میں کفار سے مدد چاہنا یا ان کی مدد کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

کار دینی میں کفار سے مدد چاہنا منع ہے۔ رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں **انا لا نستعین بمشرک** رہا بے طلب مسلمانان ان کا مدد کرنا اگر اس میں وہ اپنا احسان سمجھے اور بطور استعمال دے تو لینا جائز نہیں اور اگر نیاز مندانہ بطور خدمت پیش کرے تو احتراز اولیٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ٤:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین اس مسئلے میں کہ ہندوستان کے اکثر شہروں میں مثل لکھنؤ پٹنہ عظیم آباد اکثر لوگ بعد فراغت بول کلوخ سے استنجا نہیں کرتے بلکہ صرف پانی پر کفایت کرتے ہیں آیا ان کا پاجامہ یا تہبند نجس ہوتا ہے یا نہیں۔ بر تقدیر نجاست نماز صحیح ہوتی ہے یا نہیں اور ایسے شخص کی امامت میں کوئی خرابی لازم آتی ہے یا نہیں اور بعض آدمیوں کا بیان ہے کہ پانی لینے سے قطرہ رک جاتا ہے کہ صرف ان کا خیال ہی خیال ہے یا واقعی امر ہے؟

الجواب:

کلوخ و آب میں جمع افضل ہے۔ نفس سنت ہر ایک سے ادا ہو جاتی ہے۔ سب سے اولیٰ جماع ہے۔ پھر تنہا کلوخ۔ صرف پانی پر قناعت سے کپڑا نجس نہیں ہوتا۔ نماز و امامت میں کوئی حرج نہیں۔ **والمسائل فی الحیلۃ وردالمختار وغیرھم** اپانی خصوصا سرد اکثر امزج میں بوجہ تکثیف ضرور انسداد قطرہ پر معین ہوتا ہے۔ حدیث میں خروج مذی پر غسل مذاکیر کے حکم کو علماء نے اسی حکمت پر محمول کیا ہے کما افادہ الامام الطحاوی فی شرح معانی الاثار اور مجال برودت مثانہ نزول قطرہ کا اور موئید ہوتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۵:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وفقہائے عظام اس مسئلہ میں کہ آج کل جو عام رواج ہورہا ہے کہ عورتیں اپنے نامحرم کے سامنے ہونے میں کچھ باک نہیں رکھتیں۔ حجاب نہیں کرتیں جیسے چچازاد، خالہ زاد، ماموں زاد بھائی یا دیوروغیرہ بلکہ جو دور کا ذرا بھی رشتہ قرابت رکھتا ہے یا سر سے دوپٹہ کھسکا ہے یا دوپٹہ ایسا باریک ہے کہ سر کے بال اور لٹکی ہوئی چوٹی تک چمکتی ہے یا کرتا ایسا باریک ہے کہ اندر کا جسم ظاہر ہوتا ہے اس کے گھر والے اور شوہر منع نہیں کرتے بلکہ اگر عورت نے شوہر کے کسی ادنیٰ قرابت دار سے بھی پردہ کیا تو اس پر شوہر وغیرہ کا سخت عتاب ہوتا ہے تو ایسی صورت میں ایسے مردوں کو امام بنانا کیسا اوران کے شوہروں کے لئے شرعا کیا حکم ہے؟

الجواب:

عورت اگر کسی نامحرم کے سامنے اس طرح آئے کہ اسکے بال اور گلے اور گردن یا پیٹھ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر ہو یا لباس ایسا باریک ہو کہ ان چیزوں سے کوئی حصہ چمکے تو بالا جماع حرام اور ایسی وضع ولباس کی عادی عورتیں فاسقات ہیں اوران کے شوہر اگر اس پر راضی ہوں یا حسب مقدرت بندوبست نہ کریں تو دیوث ہیں اور ایسوں کو امام بنانا گناہ اور اگر تمام بدن پاؤں تک موٹے کپڑے میں خوب چھپا ہوا ہے صرف منہ کی ٹکلی کھلی ہوئی ہے جس میں کوئی حصہ کان کا یا ٹھوڑی کے نیچے کا یا پیشانی کے بال کا ظاہر نہیں تو اب فتویٰ اس سے ممانعت پر ہے اور یہ امر شوہروں کی رضا سے ہو تو ان کی امامت سے بھی احتراز انسب کہ صد فتنہ اہم واجبات شرعیہ سے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ٦:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید معمر قریب ہفتاد سال مریض رعشہ کہ تنہا سفر کے قابل نہیں کبھی اپنے زمانہ صحت وشباب میں اتنے مال کا مالک نہ ہوا کہ اس پر حج فرض ہوتا۔ اب کہ حالت یہ ہے اس نے مکان وغیرہ بیچا اور پانچ سو روپے اس کے پاس ہوگئے یہی اس کا کل سرمایہ ہے بوجہ ضعف وامراض دوسرے شہر میں جہاں اس کے اعزہ میں سکونت کرنا اور وہاں مکان خریدنا چاہتا ہے اس صورت میں اس پر خود حج کرنا یا روپیہ دے کر حج بدل کروانا واجب ہے یا نہیں بینوا روجروا۔

الجواب:

صورت مستفسرہ میں زید پر حج بدل اصلاً واجب نہیں۔ ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مذہب مصحح ظاہر الروایہ میں تو ایسی تندرستی جو اس سفر مبارک کے قابل ہر شرط وجواب ہے کہ بغیر اس کے حج سرے سے واجب نہیں ہوتا اور صاحبین رضی اللہ عنہ کے مذہب مصحح میں اگر چہ شرط وجوب ادا ہے کہ وہ نہ ہو تو خود جانا لازم نہیں۔ مگر اپنے عوض اپنے روپیہ سے اپنی حیات میں یا بعد موت حج کرانا واجب ہے مگر مال جملہ حاجات سے فاضل جانے آنے کے قابل باتفاق فقہائے کرام شرط وجوب ہے کہ بے اس کے حج واجب ہی نہیں ہوتا اور مکان حاجات اصلیہ سے ہے اس کی خریداری یا بنانے کے بعد اس زمانہ میں کہ اب مصارف حج بہت قریب گزرے ہوئے۔ زمانہ سے تقریباً دو چند ہوگئے۔ اتنا بچنا کہ اس کے حج کے جانے آنے رہنے کے بھی تمام مصارف ہوں اور زید کے لئے اس حالت میں کہ نہ اور مال اور نہ کسب پر قدرت کچھ ذریعہ معاش بچ بھی رہے۔ معقول نہیں لہذا باتفاق وحی التزل صاحب مذہب رضی اللہ عنہ کے مذہب صحیح ومرجح پر بلاشبہ حج کرانا بھی واجب نہیں۔ خود حج کو جانا تو بالاجماع اصلاً صورت وجوب نہیں رکھتا۔ **لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا** تنویر الابصار و درمختار میں ہے

الحج فرض علی مسلم مکلف صحیح البدن ای سالم عن الافات المانعة عن القیام بمالا بدمنه فی السھو فلا یجب علی مقعدو مفلوج شیخ کبیر لا یثبت علی اسحراحة بنفسه واعمی وان وجدقائد الابانفسھم والا بالنیابة فی ظاھر المذھب عن الامام وھوروایة وجوب الاجحاج علیھم وظاھر التحفة احتیار قولھملو کذا الا سبیحابی وقواه فی الفتح وحکو فی اللبات اختلاف التصحیح و شرحه امن مشی علی الاول فی النھایة وقال فی البحر العمیق انه المذھب الصحیح وان الثانی محمد قاضی خان فی شرح الجامع واختاره کثیر من المشائخ (۵) یصیرذی زادور احلة فضلا عمالا بدمنه ومنه المسکن ومرمته وکذالو کان عنده مالو اشتری به مسکنار خاد

مالامسکنار خاد مالا بدمنه ومنه المسکن ومرمته وکذالو کان عنده مالو اشتری به مسکنار خاد

یبقی بعدہ ما یکفی للحج لا یلزمہ خلا صہ وحرر فی النھر انہ یشتر ط بقاء راس مال لحرفة ان احتاجت لذلک والا لا اور اس المال یختلف باختلاف الناس بحرف المراد مایمکنہ الا کستاب بہ قدر کفایة و کفایة عیالہ (ملتقطات واللہ تعالیٰ اعلم.

سوال نمبر ۷:

کیا فرماتے ہیں علمائے حنفیین اہل سنت وجماعت کثر اللہ تعالیٰ نصرہم وامداوہم مسئلہ ذیل میں کہ زید بحمد اللہ تعالیٰ کسی ضرورت دینی کا انکار بلکہ ایسے شخص کو بھی کافر ومرتد جانتا ہے باوجود اس کے اس کا یہ عقیدہ ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اگرچہ افضل الناس بعد الانبیاء ہیں لیکن بحکم ما من عام الاوقد خص منہ البعض اس ناس سے حسنین رضی اللہ عنہ مستثنیٰ ہیں کیونکہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بوجہ جزئیت کریمہ ایک افضل جزئی حضرات عالیہ خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر رکھتے کلی سبطین کو دیا اور افضل البشر بعد الانبیاء ابوبکر الصدیق کو عام مخصوص منہ البعض ٹھہرایا اور انہیں امیر المؤمنین مولیٰ علی سے افضل کہا یہ سب باطل اور خلاف اہل سنت ہے اس عقیدہ سے توبہ فرض ہے ورنہ وہ سنی نہیں اور اس کی دلیل محض مردود دلیل اگر جزئیت افضلیت مرتبہ عند اللہ ہو لازم کہ آج کل کے بھی دارے میر صاحب اگرچہ کیسے ہی فسق وفجور میں مبتلا ہوں اللہ عزوجل کے نزدیک امیر المومنین مولیٰ علی سے افضل واعلیٰ ہوں اور یہ نہ کہے مگر جاہل اجہل مجنوں یا ضال مضل مفتوں قال اللہ تعالیٰ عزوجل قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون ۔تم فرمادو کیا برابر ہو جائیں گے عالم اور بے علم اور فرماتا ہے۔یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتو العلم درجات اللہ بلند فرمائے گا تم میں سے مؤمنوں اور بالخصوص عالموں کے درجے تو عند اللہ فضل علم فضل نسب سے اشرف و اعظم ہے۔ یہ صاحب کہ عالم نہ ہوں اگرچہ صالح ہوں آج کل کے عالم سنی صحیح العقیدہ کے مرتبہ کو شرعاً نہیں پہنچتے نہ کہ ائمہ نہ کہ اصحابہ نہ کہ مولیٰ علی نہ کہ صدیق وفاروق رضی اللہ عنہم اجمعین ۔تنویر الابصار ودرمختار میں ہے۔

للشارب للعالم ان یتقدم علی الشیخ الجاھل ولو قرشیاء قال تعالیٰ والذین اوتوا العلم درجات فالر افع ھو اللہ فمن یضعہ یضعہ اللہ فی جھنم

فتاویٰ خیریہ امام خیر الدین رملی میں ہے

کونہ قریشیا لا نبیح لہ التقدم علی ذی العلم مع جھلہ از کتب العلم طافحة بتقدم العالم علی القرشی ولم یفترق سبحنہ وتعالیٰ بین القرشی الغیر العالم والدلیل علیٰ ذلک تقدم الصھرین علی الختنین وان کان الختن اقرب نسبامنھم .

ولہذا رسول اللہ (ﷺ) نے سرداری حضرات سبطین کریمین کو حفظ تعیم کے لئے جوانان اہل جنت سے خاص فرمایا۔ الحسن والحسین سید الشباب اھل الجنة کہ خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم کو شامل نہ ہو اور متعدد صحیح حدیثوں میں اسی کے تتمہ میں فرمایا وابوھما خیر منھما حسن حسین جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور ان کا باپ ان سے افضل ہے

رواہ ابن ماجة والحاکم عن ابن عمر والطبرانی فیالکبیر عن قرة بن ایاس بسند وعن مالک بن الحیویرث والحاکم وصححہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنھم

اور ارشاد ہوا

ابوبکر و عمر خیرا لعالین والاخرین و خیر اھل السموات و خیر اھل الارمنین الالنبین والمرسلین ......

ابوبکروعمرسب اگلوں پچھلوں سے افضل ہیں۔ سوا انبیاءٔ مرسلین کے علیہم الصلوٰۃ والتسلیم واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۸:

کیا فرماتے ہیں علمائے احناف اہل سنت کہ زید نعوذ باللہ منہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا جانتا ہے سیدنا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ افک کی تصدیق کرتا ہے نیز مجتہدین شیعہ حال کو تعظیم دیتا ہے اوران سے مصافحہ کر کے چومتا ہے نیز عمرو سے اپنی شان میں یہ اشعار سنا کر کچھ نہ کہا۔

انتہائے انبیاءٔ اولیاءٔ تم ہی تو ہو　　　تم محمد تم علی تم فاطمہ تم نورعین

طور پر موسیٰ حرب میں مصطفی تم ہی تو ہو　　　چاند کے ٹکڑے کیے تھے واں نبی کے روپ میں

تو زید کافر و مرتد ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب:

ضرور کافر و مرتد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۹:

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت کثر ہم اللہ مسئلہ میں کہ امام نے آیت **یا ایھاالذین امنو اصلوا علیه وسلمو تسلیما** ۔ پڑھی۔ مقتدی کے منہ سے عادۃً صلی اللہ علیہ وسلم نکل گیا۔ نماز فاسد ہوئی یا نہیں اور **الھم صلی** منہ سے نکلا جانے سے درود شریف تمام کرنا فرض ہے یا نہیں۔ فاسد نفل کی قضا میں اوراس میں کیا فرق ہے۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

اس میں جواب امام مقصود نہیں ہوتا بلکہ امتثال امر الٰہی لہٰذا افساد نماز نہیں۔ درود شریف ناقص چھوڑنا کسی عذر کے باعث تو اس کا اتمام لازم نہیں۔ وہ نوافل معدود ہیں جوشروع سے واجب ہوجاتے ہیں درمختار میں سات کہے۔ ہر نفل کا یہ حکم نہیں ہاں معاذ اللہ قصداً ناقص چھوڑنا مرض قلب سے ہوگا یہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۱۰ تا ۱۵:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین مسائل ذیل میں کہ ایک شخص کا انتقال ہوا۔ اس کے وارث دولڑکے ایک لڑکی بنام غلام رسول غلام علی، فاطمہ تھے۔ بعد غلام رسول غائب ہوگئے۔ ان کے لئے علیحدہ ان کا حصہ ان کے والد کی ملک سے نہیں کیا گیا۔ پھر غلام علی صاحب کا انتقال ہوگیا۔ انہوں نے دولڑکے ایک لڑکی ایک بی بی چھوڑی جن کے نام بنومیاں، غلام نبی، بی بی، اور عائشہ ہیں بچے نابالغ تھے ان کی والدہ عائشہ نے ان کی پرورش کی اور ملکیت نقد اپنے شوہر کا تھا کسی کو معلوم نہ ہونے دیا اور مکان زیور وغیرہ سب مع غلام رسول صاحب کے حصہ کے اپنے قبضہ میں رکھا جب بچے بڑے ہوئے تو پہلے بی بی کی شادی کرادی۔ شادی میں ان کو مکان، زیور وغیرہ دیا اور روانہ کیا۔ پھر دولڑکوں کی شادی کرادیں اور بقیہ مکانات وغیرہ ان کے لئے رکھا بعض مکانات وغیرہ کی انہوں نے آپس میں تقسیم کرلی۔ ان کے انتقال کے بعد اس کی اولادوں نے آپس میں پوری تقسیم کرلی اور جو مکان زیور وغیرہ اپنے اپنے حصہ میں آیا وہ بعض نے فروخت بھی کردیا تو اب دریافت طلب امور ہیں کہ:

نمبر۱: غلام علی صاحب کی اولاد کی اولاد کو جو حصہ کہ ان کو ملا ہے۔ ان میں سے غلام رسول کے لئے امانت نکالنا چاہئے یا نہیں۔ غلام رسول صاحب کے لڑکوں کا پتہ چلا تھا پھر وہ غائب ہوگئے وہ ان کے وارث قرار دیے جائیں گے یا نہیں اگر قرار دیے جائیں گے تو کب اور کب تک اگر ان کے لئے امانت رکھا جانے کا حکم ہے تو جو حصہ مکان زیور وغیرہ کہ ان کو ملا تا مکان زیور ہی اندازہ کرکے ان کے لئے الگ کرکے امانت رکھا جائے یا اس کے دام۔ اس کے واسطے کہ بعضوں نے مکان، زیور وغیرہ بیچ دیئے ہیں بعضوں کے پاس ہیں۔ غرض امانت رکھے جانے کا اگر حکم ہے تو کس طرح کب تک کس کے لئے رکھا جائے اور کون رکھے کتنا رکھے۔

نمبر۲: عائشہ صاحبہ نے جو اپنی اولاد کی پرورش شادی وغیرہ میں خرچ کیا اور جو مکانات زیورات نقد وغیرہ وغیرہ ان کو شادی غیر شادی میں دیا۔ وہ ان کے ورثہ میں شمار ہوگا یا نہیں۔

نمبر۳: میت کے کسی وارث کو حصہ نہیں دیا گیا۔ وہ اپنی مرضی خوشی دوسرے وارثوں کے ساتھ رہا تو اس کا حصہ ساقط ہوجائے گا یا باقی رہے گا۔ اس وارث کے انتقال کے بعد اس کے وارثوں کو اس کا حصہ طلب کرنے کا حق ہے یا نہیں۔

نمبر۴: میت کے ایک وارث کو حصہ نہیں دیا گیا۔ دوسرے وارثوں نے لے لیا۔ پھر ان وارثوں کے وارثوں میں تقسیم ہوگیا تو کیا ان کے لئے جائز ہوگیا۔ وہ اس طرح خیال کرسکتے ہیں کہ ہم کو تو ہمارے مورثوں سے ملا ہے ہمارے لئے حلال ہے چاہے ان کے پاس کس طرح آیا ہو۔ صورت مذکورہ میں غلام علی صاحب کی اولاد کی اولاد کو جو ان کے پاس ہے استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں۔

نمبر۵: کیا میت کا مال اسو کے وارثوں کے جائز ہو جاتا ہے۔
نمبر۶: غلام علی صاحب کی اولاد کی اولاد۔ ہر ایک اپنے طور پر علیحدہ جتنی قیمت کا اس کے حصہ زیور، گھر وغیرہ ہے وہ قیمت امانت رکھے یا اپنے اوپر قرض سمجھے اور جو اپنے پاس گھر وغیرہ ہے استعمال کرے تو اس کے لئے جائز ہے۔

الجواب:

جبکہ غلام کا مفقود ہونا انتقال مورث کے بعد ہے تو اس کے تمام متروکہ میں اپنے حصہ شرعیہ کا مالک ہولیا۔۔ بعد ملک اس کا غائب ہونا اس کی ملک زائل نہیں کرسکتا اس کا حصہ مکان، زیور، گھر ہر شے سے محفوظ رہنا لازم ہے جو چیز باقی رہنے کی ہے جیسے مکان وزیور اس میں بعینہ اس کا حصہ محفوظ رہنا ضروری ہے بیچ کر دام کرنے کے اجازت نہیں اس میں سے جو کچھ عائشہ یا اس کی اولاد یا جس نے تلف کردیا۔ اس کا تاوان اس پر لازم ہے اگر عذاب آخرت سے نجات چاہیں اس کا معاوضہ پورا پورا اور جو کچھ مکان زیور وغیرہ باقی ہے اس کا حصہ سب غلام رسول کے لئے امانت رکھیں اس کے مفقود ہونے کے وقت اس کا مال اس کی طرف سے جس کے قبضہ میں تھا وہی اس کا امین ہوا اور اگر اس نے کسی کو امین نہیں کیا تھا تو جماعت مسلمین شہر اہل دین ودیانت وخدا ترسی کسی دیانتدار ہوشیار دیانت دار کو اس کا امین کریں۔ یہاں امانت اس وقت رہے کہ غلام رسول کی پیدائش کو ستر سال کامل گزر جائیں اور اس کا پتہ نہ ملے اس وقت اس کی موت کا حکم دے دیا جائے اور اس وقت جو اس کے وارث شرعی ہوں ان پر تقسیم کیا جائے اس کے بیٹوں کی مفقودی کا اس وقت لحاظ رکھا جائے گا۔

(۲) عائشہ نے جو اپنی نابالغ اولاد کی پرورش وشادی میں خرچ کیا۔ وہ اولاد کے حصوں سے محسوب ہوگا جبکہ خرچ بقدر معروف ہو نہ اسراف اور عائشہ اپنے شوہر کی طرف سے ان پر وصی ہو یعنی غلام علی انکی نگہداشت اسے سپرد کر دیا گیا ہو اور اگر وصی نہ تھی یا خرچ زائد کیا تو وہ خود عائشہ کے حصہ پڑے گا۔

(۳) ترکہ کا حصہ نہ لینے سے ساقط نہیں ہوتا۔ اس کی اولاد دعویٰ کرسکتی ہے جبکہ جن کے قبضہ میں ہے انہیں اس کا متروکہ مورث ہونا تسلیم ہو۔

(۴) ترکہ میں جبکہ دوسرے کا حصہ یا اجنبی کا مال ہو تو وہ وارثوں کے لئے حلال نہیں ہوسکتا، یہ خیال کہ ہمیں تو مورث سے ملا ہے اس کے پاس کیسا ہی ہو ہمارے لئے حلال ہے، غلط وباطل ہے غلام رسول کا حصہ استعمال کرنا اولاد غلام علی پر حرام ہے۔

(۵) میت کا وہ ناجائز مال وارثوں کے لئے جائز ہوسکتا ہے جس کا حال کچھ معلوم نہ ہو نہ یہ معلوم کہ فلاں چیز حرام ہے اور یہ کہ اتنی مقدار حرام تھی، نہ یہ کہ اس کا اصل مالک فلاں ہے ورنہ وہ شے اصل مقدار مال اصل مالک یا اس کہ ورثہ یا فقرائے مسلمین کو دینا فرض ہوتا ہے۔

(۶) کا جواب اوپر آ گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۱۶:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ ہندہ بہت محتاج ہے اور ویران بظاہر کوئی حیلہ رزق نہیں رکھتی۔ اس کا بھائی زید مزدوری کر کے لاتا ہے اس میں دونوں گزر کر لیتے ہیں۔ ہندہ کے خسر نے بعد اپنی موت کے ایک مکان تقریباً ڈیڑھ سو گز وسعت کا چھوڑا جو اب ٹوٹ پھوٹ گیا ہے۔ اس کے دو وارث ہوئے ہندہ کا شوہر اور دوسرا ہندہ کا جیٹھ۔ ہندہ کے جیٹھ نے اپنا حصہ اپنے لڑکے کو دے دیا۔ اب ہندہ کے شوہر کے حصہ پر قبضہ کر کے بیچنا چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ اس میں ہندہ کا کیا حق ہے۔ میں ہندہ کا کیا حق اس واسطے میرے بھائی کو غائب ہوئے تقریباً تیس برس ہو گئے غالباً مر گیا ہوگا کیونکہ پانچ چھ برس سے اس کی خبر نہیں اور قانون کہتا ہے کہ تین برس بعد دعویٰ مہر نہیں چل سکتا اور وکیل کہتا ہے کہ دعویٰ مہر کرو تم کو ملے گا اور وکیل یہ رائے دیتا ہے کہ تمہارا یہ دعویٰ چلے گا اس صورت میں کہ ہندہ کہے کہ میرے شوہر کے مرنے کی خبر تو نے آج دی ہے میں ابھی تک اپنے آپ کو بیوہ نہیں جانتی تھی۔ میں جانتی تھی کہ وہ زندہ ہے اگر تم کہتے ہو کہ وہ مر گیا تو آج سے تین برس تک مجھے مہر طلب کرنے کا مجھ کو حق ہے۔ ہندہ کے عزیزوں میں سے کسی کو مہر کی تعداد یاد نہیں اس نکاح کو کم وبیش چالیس برس ہو گئے ہوں گے۔ ہندہ کو خوب یاد ہے کہ میرا مہر دو سو روپے کا تھا اور میں سنتی ہوں کہ میری والدہ اور پھوپھی کا مہر بھی دو سو روپے کا تھا اور اب میری بھتیجوں اور میرے بھائیوں کا بھی دو سو روپے مہر ہے۔ اب ہندہ کے اقوال پر اس کا حق شرعی دلانے کے واسطے اہل محلہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کا مہر دو سو روپے تھا ان کے لئے کچہری میں اس کا واقعی حق دلانے کے واسطے یہ کہہ دینا جائز ہوگا یا نہیں کہ ہاں دو سو روپے تھا ان لوگوں کی گواہی پر اگر اس کا حق ان شاء اللہ ملے گا تو اس کا رہنا اور موت بآسانی ہو جائے گی۔ کسی وقت ہندہ کے جیٹھ نے ہندہ کی خبر لی کہ وہ کس حالت میں ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب:

ہندہ جبکہ دو سو روپے مہر بیان کرتی ہے اور اس وقت کا گواہ کوئی نہیں اور ثابت ہو کہ یہ اس کا خاندانی مہر مثل ہے تو وہ ضرور دو سو روپے دلائی جائے گی۔ گواہوں کی گواہی یہ جائز نہ ہوگی کہ ہمارے سامنے دو سو روپے مہر باندھا تھا بلکہ یہ گواہی دیں کہ اس کا مہر مثل دو سو روپے ہے یہی گواہی اس کی ڈگری کے لئے کافی ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۱۷:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دے دی۔ بوجہ اس کی بدچلنی کے ہندہ طلاق کے بعد عمرو کے پاس رہی اور ہندہ کو عمرو سے حمل رہ گیا۔ عمرو نے ہندہ کے ساتھ بعد گزرنے ایام عدت نکاح اور بعد نکاح عمرو کو اس بات کا علم ہوا کہ ہندہ کو مجھ سے حمل ہے آیا یہ نکاح جائز ہے اور یہ کہ بعد طلاق نکاح کے واسطے عدت کا زمانہ کیا ہے۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

طلاق کی عدت حیض والی کے لئے تین حیض ہیں کہ بعد طلاق شروع ہو کر ختم ہو جائیں اور جسے ابھی حیض نہ آیا یا حیض کی عمر سے گزر چکی اس کے لئے تین مہینے اور حمل والی کے لئے وضع حمل۔ یہ احکام قرآن عظیم میں منصوص ہیں اور عمرو نے جو قبل عدت اس سے تعلق کیا اور حسب بیان سائل اس سے حمل رہ گیا تو کون سے ایام عدت تھے جو اسے گزارے۔ اس کی عدت تین حیض تھے اور حاملہ کو حیض آتا نہیں اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے اور ابھی وضع حمل ہوا نہیں۔ یہ نکاح فاسد ہوا۔ اس پر فرض ہے کہ عورت کو فوراً جدا کردے اور انتظار کیا جائے اگر یہ بچہ طلاق شوہر سے دو برس کے اندر پیدا ہوا تو شوہر کا ہی ہے اور اب وہ عدت سے نکلی اب اس سے نکاح ہوسکتا ہے اور دو برس کے بعد پیدا ہوا تو شوہر کا نہیں اور اب نکاح بہرحال جائز ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۱۸:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ یہاں شام پنج شنبہ کو ابر محیط تھا روایت نہ ہوئی مگر دوسرے دن چاند قدرے بڑا دیکھ کر بعض لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید کل کا ہو۔ جنتری میں اگرچہ عید اتوار کی لکھی مگر ساتھ ہی روایت کو مشکوک لکھ دیا۔ ایسی صورت میں شرعاً عید دوشنبہ کی ہونی چاہیے یا اتوار کی اور اگر عید وقربانی اتوار کو کرلیں تو درست ہوگی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب:

شرح مطہر میں روایت کا اعتبار ہے کہ خود بھیں دیکھا جائے یا دوسرے شہر پر شرعی شہادتیں گزریں۔ حدیث میں فرمایا **ان اللہ امدہ لرویتہ** خط یا تار یا عقلی قیاسوں یا دوسرے شہر کی حکایتوں کا شرع میں اصلاً اعتبار نہیں مثلاً کچھ لوگ آئے اور بیان کیا کہ وہاں فلاں دن کی عید ہے یا وہاں روایت ہوئی اس پر اصلاً لحاظ نہیں جب تک گواہان عادل شرعی خود اپنا دیکھنا بیان نہ کریں۔ درمختار میں ہے **لا اشھد و ابر و یتہ غیر ھم لانہ حکایۃ** جنتریوں کا مشکوک لکھنا تو آپ ہی مشکوک و مہمل ہے اگر وہ یقینی لکھیں جب بھی شرع میں اس کا اعتبار نہیں۔ درمختار میں ہے **لا عبرۃ بقول الموقتین ولوعد دلاعلی المذھب** چاند کے بڑے ہونے پر بھی لحاظ ناجائز ہے۔ حدیث میں فرمایا

من اقتراب الساعۃ انتفاج الاھلۃ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

دوسری حدیث میں ہے

من اقتراب الساعۃ ان یری الھلال قبلا فیقال ھو المیلتین رواہ فی الاوسط عن انس رضی اللہ عنہ

دونوں حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ قرب قیامت کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ ہلال پھول ہوا نکلے لوگ کہیں کل کا ہے۔ پس ایسی صورت میں اتوار کی عید قربانی بالکل باطل وخلاف شرع ہے۔ عید کوئی دنیوی تقریب نہیں حکم الٰہی ہے جب تک مطابق شرع نہ ہو محض بیکار بلکہ گناہ ہے۔ بالفرض اگر چاند پنج شنبہ کو ہی ہوگیا جب بھی دوشنبہ کی نماز وقربانی بلاشبہ صحیح ہے اور جمعہ کو ہوا تو ایک شنبہ کی نماز وقربانی محض باطل تو ایسے امر میں پڑنا شرع وعقل دونوں کے خلاف ہے مسلمان بھائیوں کو چاہیے کہ شرع کے کام شرع کے طور پر کریں۔ اپنے خیالات کو دخل نہ دیں۔ **وباللہ التوفیق** . واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۱۹:

نماز میں سرکار دوعالم (ﷺ) کی جناب میں خود عرض کرتا یا جواب حضور عرض کرنا مفسد نماز ہے یا نہیں؟

الجواب:

قال اللہ تعالیٰ یا ایھا الذین امنو استجیو اللہ وللرسول اذا دعاکم ایک صحابی نماز پڑھ رہے تھے۔ حضور اقدس (ﷺ) نے انہیں ندا فرمائی۔ انہوں نے بعد فراغ نماز آکر عرض کیا۔ فرمایا کیا تم نے نہ سنا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اور یہی آیہ کریمہ تلاوت فرمائی۔ ذوالیدین کے قصہ میں ہے کہ حضور نے صحابہ سے اور صحابہ نے حضور سے باتیں کیں جب سہو تحقیق ہوگیا باقی ماندہ نماز مع اصحاب ادا فرمائی۔ وہ کلام

مبطل نماز نہ ہوا تمام متون فقہ میں تصریح ہے کہ کسی کو سلام اگرچہ سہوا ہو مفسد نماز ہے اور یہاں حکم ہے کہ وسط نماز میں عرض کریں۔

سوال نمبر ۲۰:

خاص صاحبین کے نزدیک جائز ہے امام کے نزدیک جس کا بانا ریشم ہوتا ناسوت ہو مجاہدین کو جائز ہے۔ غیر کو نہیں، ریشمی کپڑا ایسا بھی ہوا کہ کپڑا نہیں ہوتا مگر بانے سے درمختار میں ہے۔

یحل لیس ماسداہ ابرشیم ولحمۃ غیرہ لان الثوب انما یصیر ثوبا بالحمتہ وھل عسکہ فی المرب فقط لوضغیقا یحصل بہ اتقاء العدو واما حالصہ فیکرہ فیھا عندہ خلافا لھما ملتقی .

سوال نمبر ۲۱ :

تعویذ نجار وغیرہ کے لئے اس شکل کا بنا کر بائیں پیر میں باندھتے ہیں اور پہلے روز صبح سویرے ایک جوتا اس کھول کر مارتے ہیں اگر صحت ہوگئی۔

فبہا ورنہ دوسرے روز دو جوتے مارتے ہیں	صحت ہوئی تو خیر ورنہ تیسرے روز تین
جوتے مارتے ہیں وعلی ہذا القیاس اور اس میں	ابلیس، فرعون، ہامان، قارون، نمرود کے نام

ہوتے ہیں شکل یہ ہے آیا یہ جائز ہے؟

الجواب:

یہ ناجائز وگناہ ہے کہ حروف کی توہین ہے عالمگیریہ میں ہے۔

اذ کتب اسم فرعون او کتب ابوجھل علی عرض یکرہ ان یرموا الیہ لان تلک الحروف الحرمۃ کذافی السراجیہ .

فتاویٰ امام قاضی خان میں ہے

حکی ان بعض الائمۃ رای شبانا یرمون الیٰ الھدف وکتب علی الھدف ابو جھل فنھا ھم عن ذلک ثم مربھم وفصلو الحروف فنھاھم ایضا وقال مانھیتکم فی الابتداء لاجل الکلمہ وانما نھیتکم لا جل الحروف .

سوال نمبر ۲۲:

کیا غیر مقلدین کے مسائل ایسے بھی ہیں جو مذاہب اربعہ اہل سنت میں سے کسی کے نزدیک جائز نہ ہوں؟

الجواب:

بہت مسائل ہیں جیسے ایک جلسہ میں تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق پڑنا۔ وضو میں سر کی جگہ پگڑی کا مسح کرنا ان کی کتاب تحفۃ المومنین میں جو ان کا پیشوا نذیر حسین کے شاگرد نے بعد نظر ثانی کے مطبع نولکشور میں دوبارہ چھپوائی اس کے صفحہ ۷ پر صاف لکھا کہ پھوپھی کے ساتھ نکاح درست ہے۔ ان کے یہاں خون اور شراب اور سور کی چربی ناپاک نہیں ہے جیسا کہ ان کتاب روضہ ندیہ صفحہ ۱۲ وغیرہ سے ثابت ہے۔

سوال نمبر ۲۳ :

قیاس امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے خلاف وباطل کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

الجواب:

فتاویٰ عالمگیری وغیرہ میں ہے جو شخص امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے قیاس کو حق نہ مانے کافر ہے۔

سوال نمبر ۲۴:

حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کو جو گالی دینے والا ہے اس کے بارے میں اکابر علمائے اہل سنت کی کیا رائے ہے؟

الجواب:

جو شخص ابوبکر صدیق یا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو برا کہے بہت ائمہ نے اسے کافر کہا ہے اور اس قدر پر تو اجماع ہے کہ ایسا شخص بددین ہے۔ دیکھو تنویر الابصار و در مختار و فتاویٰ عالمگیری و فتاویٰ خلاصہ و فتح القدیر و اشباہ بحر الرائق و غنیۃ و عقود الدریہ وغیرہ۔

سوال نمبر ۲۵:

حنفیوں کی نماز شافع المذہب کے پیچھے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

نہیں جائز ہے اس لئے کہ غیر مقلدین اہل اہوا سے ہیں اور اہل اہوا کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔ فتح القدیر شرح ہدایہ میں ہے کہ امام محمد، امام ابوحنیفہ و امام ابویوسف رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ اہل اہوا کے پیچھے نماز ناجائز ہے اور ان کے مذہبی مسئلے اس قدر مخالف ہیں کہ ہمارے مذہب میں ان کی طہارت ٹھیک ہوتی ہے نہ نماز کہ وہ مردار اور سور کی چربی تک کو ناپاک نہیں جانتے اور کٹورہ بھر پانی میں چھ ماشے پیشاب پڑ جائے تو اسے پاک سمجھتے ہیں۔ ان کا مذہب ہے کہ جب تک اتنی نجاست نہ پڑے کہ پانی کا رنگ مزہ بو بدل جائے جب تک پانی پاک رہے گا۔ دیکھو غیر مقلدین کی کتاب فتح المغیث صفحہ ۵ اور طریقہ محمدیہ صفحہ ۶، ۷۔

سوال نمبر ۲۶:

غیر مقلدین کی بدعت لزوم تک پہنچی ہے یا نہیں؟

الجواب:

بہت وجہ سے پہنچتی ہے۔ تین وجہیں یہ ہیں کہ غیر مقلدین اجماع اور قیاس اور تقلید کے منکر ہیں جیسا کہ ان کتابوں سے ظاہر ہے اور ان کے پیشوا نواب صدیق حسن خان نے لکھا ہے کہ قیاس باطل اور اجماع بے اثر آمد اور ہمارے تصریح فرماتے ہیں کہ اجماع و قیاس اور تقلید ضروریات دین سے ہیں دیکھو کشف الاسرار امام عبدالعزیز بخاری مطبع قسطنطنیہ اور فصول البدائع استنبول اور مواقف اور شرح مواقف اور فواتح وغیرہ اور ضروریات دین کا منکر مسلمان نہیں ہے۔ دیکھو تنویر الابصار اور در مختار اور شرح فقہ اکبر اور اعلام امام ابن حجر اور بحر الرائق اور رد المحتار وغیرہ وغیرہ۔ چوتھے یہ کہ ان کے اسماعیل دہلوی نے ایضاح الحق میں اللہ تعالیٰ کو مکان و جہت سے پاک ماننے کے عقیدۂ دینی کو بدعت حقیقی بتایا ہے اور یہ کلمہ کفر ہے۔ دیکھو فتویٰ قاضی خان و فتاوےٰ عالمگیری وغیرہ۔ پانچوں ان کے امام مذکور نے تقویۃ الایمان میں انبیا علیہم السلام کی شان میں سخت گستاخی کے کلمے لکھے اور یہ کفر ہے دیکھو شفائے شریف قاضی عیاض اور سیف المسلول امام سبکی وغیرہ چھٹی اس تقویۃ الایمان میں ہمارے نبی (ﷺ) کی نسبت مر کر مٹی میں مل جانا لکھا ہے اور اماموں نے تصریح فرمائی ہے کہ یہ کفر ہے۔ دیکھو شرح مواہب علامہ زرقانی مطبع مصر، ساتویں یہ سارا فرقہ تقلید کو شرک اور مسلمان مقلدین کو مشرک کہتا ہے اور یہ کلمہ کفر ہے دیکھو در مختار و در رو غرر و مجمع الانہر و عالمگیری و شرح فقہ اکبر وغیرہ۔

سوال نمبر ۲۷:

بدعتی اور فاسق کی امامت مکروہ و ممنوع ہے یا نہیں؟

الجواب:

ہاں ممنوع و مکروہ ہے۔ دیکھو طحطاوی در مختار اور غنیۃ اور صغیری اور فتح المعین۔

سوال نمبر ۲۸:

امام بنانا دینی تعظیم ہے یا نہیں اور مبتدع کی دینی تعظیم حرام ہے یا نہیں؟

الجواب:

ہاں دیکھو رد المحتار اور فتح اور طحطاوی اور زیلعی وغیرہ اور مشکوٰۃ وغیرہ میں حدیث ہے کہ جو کسی بدعت والے کی تعظیم کرے۔ بے شک اس نے اسلام ڈھانے میں مدد دی۔

سوال نمبر ۲۹:

کیا مسجد میں سب مسلمانوں کا حق ہوتا ہے اور مسلمان کسے کہتے ہیں؟

الجواب:

مسلمان وہ ہے جو ہمارے نبی (ﷺ) کی امت ہو امت کے دو معنی ہیں امت دعوت جنہیں نبی (ﷺ) نے حق کی طرف بلایا یوں تو تمام عالم ہمارے نبی (ﷺ) کی امت ہے اور امت اجابت وہ جنہوں نے بلانا قبول کیا اور حق کو پورا مانا جب امت مطلق بولتے ہیں یہی دوسرے معنی مراد ہوتے ہیں اسی معنی پر جو مسلمان ہے اس کے لئے مسجد میں حق ہے مگر مبتدع اسی معنی میں داخل نہیں دیکھو توضیح امام صدر الشریعۃ اور تلویح تفتازانی۔

سوال نمبر ۳۰:

تقرر امام میں بحالت اختلاف قلت رائے کا اعتبار ہے یا کثرت کا؟

الجواب:

کثرت رائے کا اعتبار ہے یہاں تک کہ اگر جماعت کثیر جسے چاہے اس سے وہ افضل ہو جسے جماعت قلیل چاہے تو وہی مقرر ہوگا جیسے جماعت کثیر نے چاہا دیکھو عالمگیری وغیرہ۔

سوال نمبر ۳۱:

کیا شیعہ کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

شیعہ میں جو صرف تفصیلی ہے کہ بہت صحابہ کو اچھا جانتا ہے۔ اہل سنت سے صرف اتنی مخالفت رکھتا ہے کہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو حضرت شیخین سے افضل جانتا ہے اس کے پیچھے نماز بحکم فقہائے کرام محض باطل ہے۔ دیکھو ارکان اربعہ اور جو تبرائی ہے اس کے پیچھے نماز بحکم فقہائے کرام محض باطل ہے۔ دیکھو خلاصہ اور عالمگیری وغیرہ اور جو ضروریات دین سے کسی بات کا منکر ہے وہ کسی کے نزدیک مسلمان نہیں اس کے پیچھے نماز بالیقین سب کے نزدیک باطل ہوگی۔

سوال نمبر ۳۲:

کسی شخص کا دعویٰ استحقاق امامت کا بانی مسجد یا اولاد بانی مسجد کے ہوتے ہوئے قابل اعتبار ہے یا باطل ہے اور اولاد بانی کو حق امام و موذن وغیرہ کا حاصل ہے یا اوروں کو؟

الجواب:

اوروں کا دعویٰ بانی مسجد یا اس کی اولاد کے آگے خلاف فقہ ہے دیکھو عالمگیری و قاضی خان اور امام موذن قائم کرنے کا حق بانی مسجد کو ہے اور وہ نہ ہو تو اس کی اولاد کو۔ دیکھو حموی شرح اشباہ۔

سوال نمبر ۳۳:

کیا ارشاد ہے علمائے ربانین کثر اللہ تعالیٰ مثالہم وفضلائے حقانیین خذل اللہ اعداہم کا اس مسئلہ میں کہ زید فرقہ دیوبندیہ کا مرتکب کفر ہونا تسلیم ہے لیکن کہتا ہے کہ اپنی زبان سے ان کو کافر نہ کہوں گا۔ دریافت کرنے پر کہتا ہے کہ فی الواقع دیوبندیوں نے کفر بکا ہے لیکن اگر دیکھا جائے تو خود ہم پر کفر عائد ہوتا ہے کیونکہ کفر کی دو قسمیں ہیں کفر قولی کفر فعلی۔ کفر قولی یہ کہ کسی نے ایسی بات کہی جس میں ضروریات دین کا انکار ہو جیسے دیوبندی نے توہین اللہ اور رسول (ﷺ) کی بکی اور کفر فعلی یہ کہ ایسا فعل کیا جو انکار ضروریات دین پر امارت ہو جیسے زنا باندھنا۔ بت کو سجدہ کرنا وغیرہ اب دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجاً مماقضیت ویسلموا تسلیما

قسم کھا کر فرمایا جاتا ہے کہ ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتے جب تک اپنے اختلاف کو موافق احادیث و آیات نہ طے کریں پھر کوئی رنجش یا کراہت کے انگریزی قوانین سے طے کرواتے ہیں ہم تو دیوبندیوں سے بدتر ہیں گویا نص قرآنی ہماری تکفیر فرما رہی ہے جب ہمارا خود یہ حال ہے تو دوسروں کو کیونکر کافر کہیں۔ ہم تو خود ہی کفر میں مبتلا ہیں۔ انتہی کلامہ۔ اب استفتاء یہ ہے کہ زید کا کیا حکم ہے اور آیہ کریمہ کی صحیح تفسیر کیا ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب:

جو مدعی حق پر ہیں۔ وہ تحکیم نہیں کرتے بلکہ اپنا حق کہ بے زور حکومت نہیں مل سکتا نکلوانا چاہتے ہیں اور مدعا علیہ کہ حق پر ہے وہ تو مجبوری ہے کہ جواب دہی نہ کرے تو یکطرفہ ڈگری ہو جائے ان دونوں فریق پر اگر آیہ کریمہ وارد ہو تو ہندوستان ہی نہیں بلکہ دنیا میں آج سے نہیں صدہا سال سے مدعی مدعا علیہ وکیل گواہ سب کافر ہوں کہ عام سلطنتوں نے شرع مطہر سے جدا اپنے بہت سے قانون نکال لئے ہیں اور جو مدعی جھوٹا ہے وہ ناحق دوسرے کا مال مثلاً چھیننا چاہتا ہے جس پر اپنی چرب زبانی یا مقدمہ سازی یا جھوٹے گواہوں کے ذریعہ حکومت سے مدد لیتا ہے یہ باتیں گناہ ہیں مگر گناہ کو کفر کہنا خارجیوں کا مذہب ہے آیت اس کے بارے میں ہے جو حکم شریعت کو باطل جانے اور غیر شرعی حکم جب اس کے خلاف ہو تو نہ نفس امارہ کی ناگواری بلکہ واقعی دل سے اس حکم کو برا جانے یہ لوگ کافر ہیں۔ یہ نہ صرف مقدمات بلکہ عبادات میں بھی جاری ہے۔ رمضان خصوصاً گرمیوں کے روزے نماز خصوصاً جاڑوں میں صبح اور عشاء کی نفس امارہ پر شاق ہوتی ہے۔ اس سے کافر نہیں ہوتا جبکہ دل احکام کو حق و نافع جانتا ہے ہاں اگر دل ہی سے نماز کو بیگانہ اور روزے کو مفت

کافاقہ جانے تو ضرور کافر ہے اگلی آیہ کریمہ اس معنی کو خوب واضح فرماتی ہے۔

قال اللہ تعالیٰ ولو انا کتبنا علیھم ان اقتلو انفسکم او اخرجوا من دیار کم مافعلوہ الا قلیلا منھم .

اگر ہم انہیں حکم دیتے ہیں کہ اپنے آپ کو قتل کردو یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو اسے نہ کرتے مگر ان میں تھوڑے ظاہر ہے کہ یہ نہ کرنا ان احکام کے نفس پر شاق ہونے ہی کے سبب ہے تو یہ ثابت ہوا کہ حکم کا نفس پر شاق ہونا یہاں تک کہ اس کے سبب بجا آوری حکم سے باز رہنا کفر نہیں ورنہ معاذ اللہ یہ ٹھہرے گا کہ صحابہ کرام بھی گنتی ہی کے مسلمان تھے کہ فرماتا ہے۔

ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفرو والفسوق والعصیان اولئلک ھم الراشدون فضلا من اللہ ونعمۃ واللہ علیم حکیم

اے محبوب کے صحابیو اللہ نے تمہیں ایمان پیارا کردیا اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دی اور کفر و بے حکمی و نافرمانی تمہیں ناگوار کردی۔ یہی لوگ راہ پر ہیں۔ اللہ کا فضل اور اس کی نعمت اور اللہ جانتا ہے اور حکمت والا ہے۔ یہ دل کی محبت ہے کہ مدار ایمان اور کمال ایمان ہے اور وہ نفس کی ناگواری جس پر زیادہ ثواب اس عبادت کا ہے جو نفس امارہ پر زیادہ شق ہو۔ بہرحال یہ شخص خود اپنے کفر کا مقر ہے۔ قطعاً کافر ہے فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

مسلم قال انا ملحد یکفر ولو قال ماعلمت انہ کفر لایعذر بھذا . واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۳۴:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ عورتوں کے واسطے زیارت قبور ہے یا نہیں؟

الجواب:

رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں **لعن زوارات القبور** اور فرماتے ہیں (ﷺ) **کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور الافرور دھا** ...... علماء کو اختلاف ہوا کہ آیا اس میں اجازت بعد النہی میں عورات بھی داخل ہوئیں یا نہیں اصح یہ کہ داخل ہیں **کما فی البحر الرائق** مگر جوانیں ممنوع ہیں جیسے مساجد سے اگر تجدید حزن مقصود ہو تو مطلقاً حرام اقوال قبور اقربا پر خصوصاً بحال قرب عہد ممات تجدید حزن لازم نساء ہے اور مزارات اولیاء کرام پر حاضری میں احدے الشناعتیں کا اندیشہ یا ترک ادب یا ادب میں افراط نا جائز تو سبیل الطلاق منع ہے ولہذا غنیۃ میں کراہت پر جزم فرمایا البتہ حاضری و خاک بوسی آستان عرش نشان سرکار اعظم (ﷺ) اعظم المندوبات بلکہ قریب واجبات ہے اس سے نہ روکیں گے اور تعدیل ادب سکھائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۳۵:

علمائے کرام دام فیضہم کا اس مسئلہ میں کیا ارشاد ہے کہ ایک عورت کا شوہر موجود ہے اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا ہو۔ بعض بدچلنی وغیرہ کے خیال سے شوہر کہتا ہے کہ یہ لڑکا میرے نطفہ سے نہیں حرامی ہے یہ کہاں تک صحیح ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب:

بچہ کو جو زوجین میں پیدا ہوا سے ولد الحرام نہیں کہہ سکتے رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں **الولدللفراش وللعاھر الحجر** یہاں تک کہ اگر نکاح کے بعد چھ مہینے سے کم میں پیدا ہوا (حالانکہ اس سے کم مدت حمل نہیں ہوسکتی) تو یہ ٹھہرائیں گے کہ پہلے انہوں نے خفیہ نکاح کرلیا تھا یہ بچہ اس نکاح سے ہے جبکہ عورت نکاح سے چھ مہینے بعد ولادت کی دعویٰ کرتی ہو اگرچہ شوہر کم مدعی ہو یہاں تک کہ اگر اس پر گواہ دے گا نہ سنے جائیں گے۔ در مختار میں ہے

ولدت فاختلفا فی البداۃ فقالت نکحتنی مند نصف حول وادعی الاقل فالقول لھا والولدابنہ

بشهادة الظاهر لها بالولادة من نکاح حملا لها علی الصلاح

ردالمحتار میں ہے

النسب یحطاط لاثباته مهما امکن والمکان هنا بسبق التروج بها سرالیمهر

یسیرو جهرا باکثر سمعته ویقع ذلک کثیراً

یہاں تک کہ اگر شوہر دعویٰ کرے کہ یہ بچہ زنا کا ہے اور عورت بھی تصدیق کرے جب بھی نہ مانیں گے اور بچہ کو صحیح النسب جانیں گے کہ صحت نسب بچہ کا حق ہے ماں باپ کو اس کے ابطال کا حق نہیں۔ درمختار میں ہے

قذف زوجته اونفی نسب الولد منه وطالبته به لاعن فان ابی حبس فان لاعن لاعنت والا جست

حتی تلاعن اوتصدقه فبند فع به اللهان ولا تحدو لاینقی النسب لا نه حق الولد

فلا یصدقان فی خطاله . واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۳۶:

علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ حرامی کفو ہوتا ہے یا نہیں اور اس کی امامت کیسی ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب:

حرامی نکاح میں کفو نہیں اور اس کی امامت مکروہ ہے جبکہ وہ موجودین میں سب سے زیادہ نماز وطہارت کا علم نہ رکھتا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۳۷ :

فقہائے کرام کا اس مسئلے میں کیا حکم ہے کہ نکاح پڑھانے کے وقت چند عورتیں موجود ہوں اور وہ ایجاب وقبول سن لیں تو نکاح ہو جائے گا۔ بینوا وجروا۔

الجواب:

نکاح کے لئے لازم ہے کہ ایجاب وقبول دو یا ایک مرد دو عورتوں کے سامنے ہوا ہو جنہوں نے ایک جلسہ میں دونوں قول سنے اور اتنا سمجھے کہ یہ نکاح ہو رہا ہے اور اگر عورت مسلمان ہے تو ان گواہوں کا مسلمان ہونا بھی لازم بغیر اس کے اگر سو بار مرد وعورت باہم ایجاب وقبول کر لیں یا صرف ایک مرد کے سامنے یا دس بیس عورتوں کے سامنے جن کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو یا ہزار مردوں کے سامنے مگر ایسی زبان میں جسے وہ نہ سمجھے اور اتنا نہ جانا کہ یہ نکاح ہو رہا ہے تو ہرگز نکاح نہ ہوگا اگرچہ اس کے بعد اپنا نکاح ہو جانا مشہور بھی کریں۔ درمختار میں

شرط حضور شاهدین حرین اوحرو حرتین مکلفین سامعین وقولهما معا فاهمین انه

نکاح مسلمین لنکاح مسلمة والله تعالیٰ اعلم۔

اگر بغیر اس کے صحبت کی تو وہ صحبت حرام وگناہ شدید ہے اور جو اولاد ہو ولد الحرام ہے مگر ولد الزنا نہیں اس شخص کی اولاد قرار پائے گی۔ درمختار ہے

یحب مهر المثل فی نکاح فاسد وهو الذی فقد شرائطامن شرائطالصحه کشهود بالوطی

ردالمحتار میں ہے

وحکم الدخول فی النکاح الموقوف کالد خول فی الفاسد فیسقط الحدیث ویثبت

النسب یجب الاقل من المسمی ومن مهر المثل .والله تعالیٰ اعلم .

سوال نمبر ۳۸:

کیا حکم دیتے ہیں حاکمان محکمہ شریعت کہ حمل کی حالت میں اپنی عورت سے جماع جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب:

حمل میں صحبت جائز ہے۔ والنہی عنہ منسوخ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۳۹:

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام وفقہائے عظام اس مسئلہ میں کہ مرد وعورت میاں بی بی کہلاتے ہیں اور اس کی عام شہرت ہے لیکن ان کا نکاح ہونا کسی کو معلوم نہیں تو محض شہرت کی بناء پر ان کو زوج وزوجہ تصور کیا جائے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب:

لوگوں میں عام اشتہار سے بھی لوگوں کے نزدیک نکاح ثابت ہوجاتا ہے۔ یہاں تک ان کے زوج وزوجہ ہونے پر گواہی دینی جائز ہے مگر عند اللہ اگر واقعی نکاح بطور شرع نہ کیا تو وہ زوج زوجہ نہیں۔ **والمسالة ظاهرة وفى الكتب دائرة كالهداية والدرو شرو حهما۔** واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۴۰:

نائبان رسول (ﷺ) اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ مرد وعورت نابالغ اور بالغ کے نکاح میں ان کے اذن کی ضروریات ہے اگر ہے تو گواہوں کی موجودگی بھی شرط ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب:

نابالغ اور نابالغہ کے اولیاء اور بالغ اور بالغہ کے خود اپنے اذن کی حاجت ہے اور دو گواہوں کے سامنے ہونا مطلقاً لازم۔ اگر نابالغ یا نابالغہ کے غیر ولی نے بلا اذن ولی یا بالغ یا بالغہ کے ولی ہی نے ان کے اذن کے نکاح بحضور شہود پڑھا دیا۔ اول میں ولی اور دوم میں خود اس بالغ یا بالغہ کی اجازت پر موقوف رہے گا۔ اگر جائز رکھیں جائز ہوجائے گا رد کریں باطل ہوجائے گا۔ **كما هو لحكم عقد الفضولى** ۔زن وشوہر کے علاوہ دو مرد یا ایک عورتوں کا ہونا ضروری ہے اگرچہ ان کی موجودگی میں ایک یا دونوں مرد ہی ہوں جن جوان کی طرف سے ایجاب وقبول کر رہے ہوں۔ **لانه محض سفير كما نصوا عليه** ۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۴۱ تا ۴۵:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان اقوال کے باب میں اول ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ شب معراج میں حضرت محمد (ﷺ) کو حضرات پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے عرش معلی پر اپنے اوپر سوار کرکے پہنچایا یا کاندھا دے کر اوپر جانے کی معاونت کی یعنی یہ کام اوپر جانے کا براق اور جبرائیل علیہ السلام اور رسول کریم (ﷺ) سے انجام کو نہ پہنچا۔ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ مہم سرانجام کو پہنچائی؟

دوسری: یہ کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو پیران پیر ہوتے؟

تیسری: یہ کہ زنبیل ارواح کی حضرت عزرائیل علیہ السلام سے حضرت پیران پیر نے چھین لی تھی۔

چوتھی: یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت غوث اعظم کی روح کو دودھ پلایا ہے؟

پانچویں: اکثر عوام کے عقیدہ میں یہ بات جمی ہوئی ہے کہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں اس اقوال کا کیا حال ہے۔ مفصل بیان فرما کر اجر عظیم اور ثواب کریم پائے اور رفع نزاع بین الفریقین فرمائیں؟

الجواب:

اللهم لك الحمد فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کلمات چند مجمل وسودمند گزارش کرے کہ اگرچہ فریقین میں کسی کو پسند نہ آئیں مگر بعونہ تعالیٰ حق و انصاف ان سے متجاوز نہیں۔ **والحق ان يتبع والله الهادى الىٰ صراط مستقم** یہ قول کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نبی ہوتے اگرچہ اپنے مفہوم شرطی پر صحیح وجائز اطلاق ہے کہ بے شک مرتبہ علیہ رفیعہ حضور پرنور رضی اللہ عنہ ظل مرتبہ نبوت ہے خود حضور معلی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو قدم میرے جد اکرم (ﷺ) نے اٹھایا میں نے وہی قدم رکھا سوا قدام نبوت کے کہ ان میں غیر نبی کا حصہ نہیں۔

از نبی برداشتن گام از تو بنہادن قدم غیر اقدام النبوۃ سد ممشاہا الختام

اور جواز اطلاق یوں کہ خود حدیث میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے لئے **رواه لو كان بعدى نبى فكان عمر بن الخطاب** میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ **رواه احمد والترمذى والحاك عن عقيقة بن عامر والطبرانى عن**

عصمة بن مالک رضی اللہ عنہما دوسری حدیث میں حضرت ابراہیم صاحبزادہ حضور اقدس سید المرسلین صدیق وپیغمبر ہوتے ہوتے۔رواہ ابن عساکر عن جابر بن عبداللہ وعن عبداللہ بن عباس وعن ابی اوفی والناہ ردی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔ علماء نے امام ابو محمد جوینی قدس سرہ کی نسبت کہا ہے کہ اگر اب کوئی نبی ہوسکتا تو وہ ہوتے امام ابن حجر مکی اپنے فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں۔

قال فی شرح المہذب نقلا عن الشیخ الامام المسجع علی جلالة وصلامه وامامته ابی محمد الجوینی الذی قیل فی ترجمة لوجازان یبعث اللہ فی ھذہ الامته نبیاً لکان ابا محمد الجوینی.

مگر ہر حدیث حق ہے ہر حق حدیث نہیں۔حدیث ماننے اور حضور اکرم سید عالم (ﷺ) کی طرف نسبت کرنے کے لئے ثبوت چاہتے ہیں۔بے ثبوت نسبت جائز نہیں اور قول مذکور ثابت نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔حضرت ام المومنین محبوبہ سید المرسلین (ﷺ) کا روح اقدس سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو دودھ پلانا۔بعض مداحین حضور اسے واقعہ خواب بیان کرتے ہیں ۔ کما رایت فی بعض کتبھم التصریح بذالک . اس تقدیر پر تو اصلاً وجہ استبعاد نہیں اور اب اس پر جو کچھ ایزاد کیا گیا۔سب بے جا و بے محل ہے اور اگر بیداری ہی میں مانا جاتا ہوتا ہم بلا شبہ عقلاً ممکن اور شرعاً جائز اور اس میں کوئی استحالہ در کنار استبعاد بھی نہیں ان اللہ علی کل شی قدیر نہ ظاہر میں حضرت ام المومنین کے پاس شیر نہ ہوتا کچھ اس کے منافی کہ امور خارقہ العادۃ اسباب ظاہریہ پر موقوف نہیں نہ روح عامہ متکلمین کے نزدیک مجردات سے ہے اور فی نفسھا مادیہ نہ سہی تاہم مادہ سے اس کا تعلق بدیہی نہ جسم۔جسم شہادت میں منحصر جسم مثالی بھی کوئی چیز ہے کہ ہزاروں احادیث برزخ وغیرہ اس پر گواہ کی فما کان شک نہیں کہ روح سفارق کی طرف نصوص متواترہ میں نزول وصعود وضع وتمکن وغیرہا اعراض جسم وجسمانیت قطعاً منسوب اور وہ نسبتیں اہل حق کے نزدیک ظاہر پر محمول مالیت شعری جب ارواح شہداء کا میوہای جنت کھانا ثابت الترمذی عن کعب بن مالک قال قال رسول اللہ (ﷺ) ان ازواج الشھداء فی طیر خضر تعلق من الثمر الجنة دوسری روایت میں ارواح عام مومنین کے لئے یہی ارشاد

الامام احمد عن الامام الشافعی عن الامام مالک عن الزھری عن عبدالرحمن بن کعب بن مالک عن ابیه رضی اللہ عنه عن النبی (ﷺ) نسمة المومن طائر یعلق فی شجر الجنة حتی یرجعه اللہ عن النبی (ﷺ) نسمة المومن طائر یعلق فی شجر الجنة حتی یرجعه اللہ الیٰ جسده یوم یبعثه

تو دودھ پینے میں کیا استحالہ ہے حال روح بعد فراق وپیش از تعلق میں فارق کیا ہے۔آخر حضرت ابراہیم علی ابیہ وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے لئے صحیح حدیث میں ہے کہ جنت میں دودایہ ان کی مدت رضاعت پوری کرتی ہیں۔احمد و مسلم عن انس رضی اللہ عنه عن النبی (ﷺ) ان ابراھیم ابنی وانه مات فی الثدی وان لی ظرین یکملان رضاعة فی الجنة . بایں ہمہ یہ باتیں نافی استحالہ نہ مثبت وقوع قول بالوقوع تاوقتیکہ نقل ثابت نہ ہو جزاف و بے اصل ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔زنبیل ارواح چھین لینا خرافات مخترعہ جہاں سے ہے سیدنا عزرائیل علیہ السلام رسل ملائکہ سے ہیں اور رسل ملائکہ اولیائے بشر سے بالا جماع افضل مسلمان کو ایسے اباطیل واہیہ سے احتراز لازم واللہ الہادی۔

تنبیہ :

مبنای انکار یہ طرز ادا ہے ورنہ ممکن کہ سیدنا عزرائیل علیہ السلام نے کچھ روحیں بار الٰہی قبض فرمائی ہوں اور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی دعا سے باذن الٰہی پھر اپنے اجسام میں پلٹ آئی ہوں کہ احیای مردہ حضور پر نور ودیگر محبوبان خدا سے ایسا ثابت ہے جس کے انکار کی گنجائش نہیں یونہی ممکن کہ حضرت ملک الموت نے بنظر صحائف واثبات قبض بعض ارواح شروع کیا اور علم الٰہی میں قضائے ابرام نہ پایا تھا نہ برکت دعاء محبوب رضی اللہ عنہ قبض سے باز رکھے گئے ہوں۔امام عارف بااللہ سیدی عبدالوھاب شعرابی قدس سرہ الربانی کتاب مستطاب لواقع

الانوار میں حالات حضرت سید شیخ محمد شربینی قدس سرہ میں لکھتے ہیں۔

لما ضعف ولدہ احمد و اشرف علی الموت وحضرت عزرائیل لقبض ورحہ قال لہ الشیخ ارجع الی ربک فراجعہ فان الامر نسخ فرجع عزرائیل وشفی احمد من تلک الضعفۃ وعاش بعدھا ثلثین علماء

یعنی جب ان کے صاحبزادے احمد ناتوان ہو کر قریب مرگ ہوئے اور حضرت عزرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی روح قبض کرنے آئے۔ حضرت شیخ نے ان سے گزارش کی کہ اپنے رب کی طرف واپس جائیے۔ اس سے پوچھ لیجئے کہ حکم موت منسوخ ہو چکا ہے۔ عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام پلٹ گئے۔ صاحبزادہ نے شفا پائی اس کے بعد تیس سال زندہ رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یونہی جس کا یہ عقیدہ ہو کہ حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ حضرت جناب افضل اولیائے محمدیین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے افضل یا ان کے ہمسر ہیں۔ گمراہ بدمذہب ہے سبحان اللہ اہل سنت کا اجماع ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امام الاولیاء مرجع العرفاء امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اکرام وافضل واتم اکمل ہیں جو اس کا خلاف کرے اسے بدعتی شیعی رافضی مانتے ہیں نہ کہ حضور غوثیت مآب رضی اللہ عنہ کو تفضیل دینی معاذ اللہ انکار آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ وخرق اجماع امت مرحومہ ہے۔ **ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم.** یہ مسکین اپنے زعم میں سمجھا کہ میں نے حق محبت حضور پرنور سلطان غوثیت رضی اللہ عنہ کا ادا کیا کہ حضور کو ملک مقرب پر غالب یا افضل الصحابہ سے افضل بتایا حالانکہ ان بے ہودہ کلمات سے پہلے بیزار ہونے والے حضور سیدنا غوث الاعظم ہیں۔ رضی اللہ عنہ وباللہ التوفیق۔

رہا شب معراج میں روح پرفتوح حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا حاضر ہو کر پائے اقدس حضور سید عالم (ﷺ) کے نیچے گردن رکھنا اور وقت رکوب براق یا صعود عرش بننا شرعاً وعقلاً اس میں بھی کوئی استحالہ نہیں۔ سدرۃ المنتہیٰ اگر منتہائے عروج ہے تو باعتبار اجسام بہ نظر ارواح عروج روحانی ہزاروں اکابر اولیاء کا منکر بلکہ ما فوق العرش تک ثابت وواقع جس کا انکار نہ کرے گا مگر علوم اولیاء کا منکر بلکہ باوضو سونے والے کے لئے حدیث میں وارد کہ اس کی روح عرش تک بلند کی جاتی ہے۔ ایسا ہی سجدہ میں سو جانے والے کے حق میں آیا نہ اس قصہ میں معاذ اللہ کوئی بوئے تفضیل یا ہمسری حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے لئے نکلتی ہے نہ اس کی عبارت یا اشارت سے کوئی ذہن سلیم اس طرف جا سکتا ہے کیا عجب سواری براق سے بھی یہی معنی تراشے جائیں کہ یہ اوپر جانے کا کام حضرت جبرائیل علیہ السلام اور رسول کریم علیہ السلام سے انجام کو نہ پہنچا براق نے یہ مہم سرانجام کو پہنچائی تو در پردہ اس میں فراق کی تفصیل دینا لازم آتا ہے کہ حضور اقدس (ﷺ) بہ نفس نفیس نہ پہنچ سکے اور براق پہنچ گیا اسکے ذریعہ سے حضور کی رسائی ہوئی نعوذ باللہ تعالیٰ منہ یا ھذا خدمت کے افعال جو بنظر تعظیم واجلال سلاطین بجالائے جاتے ہیں کیا ان کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ بادشاہ ان امور میں عاجز اور ہمارا محتاج ہے علاوہ بریں کسی بلندی پر جانے کے لئے زینہ بننے سے یہ کیونکر مفہوم کہ زینہ بننے والا خود بے زینہ وصول پر قادر نہ ہو بان ہی کو دیکھئے کہ زینہ صعود ہے اور خود اصلاً صعود پر قادر نہیں فرض کیجئے اگر ہنگام بت شکنی حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی عرض قبول فرمائی جاتی اور حضور پرنور افضل صلوٰت اللہ تعالیٰ واکمل تسلیماتہ علیہ وعلیٰ آلہ ان دوش مبارک پر دم رکھ کر بت گراتے تو کیا اس کا یہ مفاد ہوتا کہ حضور اقدس (ﷺ) تو معاذ اللہ اس کام میں عاجز اور حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ قادر تھے۔ غرض ایسے معنی محال نہ ہرگز عبارت قصہ سے مستفاد نہ اس کے قائلین بے چاروں کو مراد و **اللہ الھادی الیٰ سبیل الرشاد** یہ بیان تو ابطال استحالہ واثبات صحت بمعنی امکان کے متعلق تھا۔ اس بیان روایت کی نسبت بقیہ کلام وہ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کے مجلد دوم العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ کتاب مسائل شتیٰ میں مذکور کہ یہ سوال پہلے بھی کیا اور اس کا جواب قدرے مفصل دیا گیا تھا۔ خلاصہ مقصد اس کا بعض زیادت جدیدہ نفیسہ یہ کہ اس کی اصل کلمات بعض مشائخ میں مسطور اور اس میں عقلی وشرعی کوئی استحالہ نہیں بلکہ احادیث واقوال اولیاء وعلماء میں متعدد بندگان خدا کے لئے ایسا حضور روحانی وارد مسلم اپنی صحیح اور ابوداؤد طیالسی مسند میں جابر بن عبداللہ انصاری اور عبد ابن حمید بسند انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے راوی حضور سید عالم (ﷺ) فرماتے ہیں۔

دخلت الجنۃ وسمعت خشفۃ فقلت ماھذا قالوا ھذا بلال ثم دخلت الجنۃ وسمعت خشیعہ فقلت ماھذا قالو ا ھذا الغمیصاء بنت ملحان ......

میں جنت میں داخل ہوا تو ایک ہلچل سنی میں نے پوچھا۔ یہ کیا ہے۔ ملائکہ نے عرض کیا یہ بلال ہیں۔ پھر تشریف لے گیا ہلچل سنی پوچھا کہا غمیصان

ملحان یعنی ام سلیم مادر انس رضی اللہ عنہا ان کا انتقال خلافت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ میں ہوا۔ **کما ذکرہ الحافظ فی التقریب .**
امام احمد وابویعلی بسند صحیح حضرت عبداللہ بن عباس اور طبرانی کبیر اور ابن عدی کامل میں بسند حسن ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہم سے راوی حضور اقدس (ﷺ) فرماتے ہیں

دخلت الجنة لیلة اسری بی فسمعت فی جانبها وجساً فقلت یا جبرائیل ماهذا

قال هذا بلال الموذن ......

میں شب معراج جنت میں تشریف لے گیا اور اس کے گوشہ میں ایک نرم آواز سنی پوچھا۔ اے جبرائیل یہ کیا ہے عرض کی یہ بلال موذن ہیں رضی اللہ عنہ
امام احمد و مسلم ونسائی انس رضی اللہ عنہ سے راوی۔ حضور والا صلوٰت اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں۔

دخلت الجنة فسمعت خشفة بین یدی فقلت ماهذا الخشفة فقیل الغمیصابنت ملحان

میں بہشت رونق افروز ہوا اپنے آگے گھٹا سنا۔ پوچھا یہ کیا ہے عرض کی گئی **غمیصابنت ملحان .** امام احمد ونسائی ماوکم باسانید صحیحہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی حضور سید المرسلین (ﷺ) فرماتے ہیں۔

دخلت الجنة فسمعت فیها تراة فقلت من هذا قالوا احارثة بن النعمان کذالکم البر کذالکم

البر میں بہشت میں جلوہ فرما ہوا وہاں قرآن پڑھنے کی آواز آئی۔ پوچھا یہ کون ہے فرشتوں نے عرض کی حارثہ بن النعمان نیکی ایسی ہی ہوتی ہے۔ یہ حارثہ رضی اللہ عنہ راہی جنان ہوئے۔ **قاله ابن سعد فی اطبقات ذکره الحافظ فی الاصابة** ابن سعد طبقات میں ابوبکر عدوی سے مرسلاً راوی حضور سید العالمین (ﷺ) فرماتے ہیں **دخلت الجنة فسمعت نحمة من نعیم** میں جنت میں تشریف فرما ہوا تو نعیم کی کھکارسنی۔ یہ نعیم بن عبداللہ وردی معرف بہ نحام (کہ اسی حدیث کی وجہ سے ان کا یہ عرف قرار پایا۔ خلافت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ میں جنگ اجنادین میں شہید ہوئے۔

کما ذکره موسیٰ بن عقبة فی المغازی عن الزهری وکذا قاله ابن اسحاق

ومصعب الزبیری واخرون کما فی الاصابة

سبحان اللہ جب احادیث صحیحہ سے احیائے عالم شہادت کا حضور ثابت تو عالم ارواح سے بعض ارواح قدسیہ کا حضور کیا۔ دور امام ابوبکر ابن ابی الدنیا ابو المخارق سے مرسلا راوی حضور پرنور (ﷺ) فرماتے ہیں۔

مررت لیله اسری برجل مغیب فی نور العرش قلت من هذا ملک قیل لاقلت نبی قیل

لاقلت من هو قال هذا رجل کان فی الدنیا لسانه رطب من ذکر الله تعالیٰ وقبله

معلق بالمساجد ولم یسلب لوالدیه ......

فقط یعنی شب اسرا میرا گزر ایک مرد پر ہوا کہ عرش کے نور میں غائب تھا میں نے فرمایا یہ کون ہے کوئی فرشتہ ہے عرض کی گئی نہ میں نے فرمایا نبی ہے عرض کی گئی نہ۔ میں نے فرمایا یہ کون ہے عرض کرنے والے نے عرض کی۔ یہ ایک مرد ہے کہ دنیا میں اس کی زبان یاد الٰہی سے ترتھی اور دل مسجدوں سے لگا ہوا اور (اس نے کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر) کبھی اپنے ماں باپ کو برا نہ کہلوایا) **ثم اقول وبالله التوفیق** کیوں راہ دور سے مقصد قرب کا

نشان دیجئے فیاض قادریت جوش پر ہے۔ بحر حدیث سے خاص گوہر مراد حاصل کیجئے۔ حدیث مرفوع مروی کتب مشہودہ ائمہ محدثین سے ثابت کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ مع اپنے تمام مریدین واصحاب وغلامان بارگاہ آسمان قباب کے شب اسرا اپنے مہربانی (ﷺ) کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضور اقدس کے ہمرکاب بیت بیت المعمور میں گئے۔ وہاں حضور پرنور کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضور کے ساتھ باہر تشریف لائے۔ **والحمد للہ رب العالمین** اب ناظر غیر وسیع النظر متعجبانہ پوچھے گا کہ یہ کیونکہ ہاں ہم سے سنئے۔ واللہ الموفق ابن جریر وابن ابی حاتم وبزار وابی یعلی وابن مردویہ وبیہقی وابن عساکر ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی حضور اقدس (ﷺ) فرماتے ہیں

ثم صعدت الیٰ السماء السابعة فاذا انا یا ابراھیم الخلیل مسندہ ظھرة الیٰ البیت المعمور (فذکر الحدیث ان قال) واذا بامتی شطرین شطرعلیھم ثیاب بیض کانھا القراطیس وشطر علیھم ثیاب ومدفذخلت البیت المعمور ودخل معی الذین علیھم الثیماب وحجب الاخرون الذین علیھم الثیاب (مدوھم علیٰ خیر فصلیت اناومن المومنین فی البیت).

پھر میں ساتویں آسمان پر تشریف لے گیا ناگاہ وہاں ابراہیم خلیل اللہ ملے کہ بیت المعمور سے پیٹھ لگائے تشریف فرما ہیں اور نگاہ اپنی امت دو قسم پر پائی۔ ایک قسم کے سپید کپڑے ہیں۔ کاغذ کی طرح اور دوسری قسم خاکستری لباس میں بیت المعمور کے اندر تشریف لے گیا اور میرے وہ سپید پوش بھی گئے۔ میلے کپڑے والے روکے گئے مگر وہ بھی ہیں۔ خیر وخوبی پر پھر میں نے اور میرے ساتھ کے مسلمان نے بیت المعمور میں نماز پڑھی۔ پھر میں اور میرے ساتھ والے باہر آئے۔ ظاہر ہے کہ جب ساری امت مرحومہ بفضلہٖ عزوجل شرف باریاب سے مشرف ہوئی یہاں تک کہ میلے لباس والے بھی تو حضور غوث الوریٰ اور حضور کے منتسبان باصفا تو بلاشبہ ان اجلے پوشاک والوں میں ہیں جنھوں نے حضور رحمت عالم (ﷺ) کے ساتھ بیت المعمور میں جا نماز پڑھی۔ والحمد للہ رب العلمین اب کہاں گئے وہ جاہلانہ استبعاد کہ آج کل کے کم علم مفتیوں کے سدراہ ہوئے اور جب یہاں تک بحمد اللہ ثابت تو معاملہ۔ قدم میں کیا وجہ انکار ہے کہ نقول مشائخ کو خواہی رد کیا جائے۔ ہاں سند محدثانہ نہیں پھر نہ ہوا یسی جگہ اسی قدر بس ہے سند کی حاجت نہیں۔ **کما بیناہ فی رسالتنا ھدی الحیران فی لفی الفی عن سمس الاکوان** امام جلال الدین سیوطی مناہل الصفائی تخریج احادیث اشفاء میں مرثیہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ **بابی انت وامی یا رسول اللہ** الخ کی نسبت فرماتے ہیں

لم اجدہ فی شی من کتب الاثر لکن صاحب اقتباس الانوارو ابن الحاج فی مدخلہ ذکراہ فی ضمن حدیث طویل کفی بذالک سند المثلہ فانہ لیس یتعلق

بالاحکام اور یہ تو کس سے کہا جائے کہ حضرات مشائخ کرام قدست اسرارہم کے علوم اسی طریقہ سند ظاہری حدثنا فلاں عن فلاں میں منحصر نہیں وہاں ہزار ہا ابواب وسیعہ واسباب رفیعہ ہیں کہ اس طریقہ ظاہرہ کی وسعت ان میں کسی کے ہزارویں حصہ تک نہیں تو صرف اپنے طریقہ سے نپانے کو ان کو تکذیب کی حجت جاننا کیسی ناانصافی ہے انسان کی سعادت کبریٰ ان مدارج عالیہ ومعارج غالبہ تک وصول ہے ورنہ تصدیق اور اس کی بھی توفیق نہ ملے تو کیا درجہ تسلیم نہ کر معاذ اللہ انکار وتکذیب کہ سخت مہلکہ ہائلہ ہے۔ والعیاذ باللہ رب العلمین بالجملہ روایت مذکورہ تسلیم نہ عقلاً اور نہ شرعاً مہجور اور کلمات مشائخ میں مسطور وماثور اور کتب حدیث میں ذکر معدوم نہ کہ مذکور نہ روایات مشائخ اس طریقہ سند ظاہری میں محصور اور قدرت قادر وسیع وموفور اور قدر قادری کی بلندی مشہور پھر رد وانکار کیا۔ مقتضائے ادب وشعور والحمد للہ العزیز الغفور واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ٤٦ :

کیا امامت میں شرعاً وراثت جاری ہے کہ امام مرجائے تو اس کے بعد اسی کی اولاد یا خاندان سے امام ہونا ضروری ہے غیر شخص امام ہو تو ان کے حق میں دست اندازی ہو۔

الجواب:

امامت میں وراثت جاری نہیں ورنہ سہام فرائض پر تقسیم ہوا وربحکم آیہ کریمہ **یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ**

الانثیین ۔ دوہرا حصہ بیٹوں کو ملے اور اکہرا بیٹیوں کو اور بحکم آیہ کریمہ **ولھن الثمن مما ترکتم ان کان لکم ولد** ۔ آٹھویں دن کی امامت بی بی کو ملے بلکہ پیٹ کے بچے بھی امامت کا حصہ پائیں کہ شرعاً وارث تو وہ بھی ہیں۔ عورت واطفال کا اصلاً اہل امامت نہ ہونا ہی دلیل واضح ہے کہ امامت میں وراثت خاندانی اسی شے میں جاری ہوسکتی ہے جو ہر وارث کو پہنچ سکے بلکہ سب معاً پہنچنا لازم اور امامت میں تعدد محال تو کس بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ امام کے بعد اس کے وارثوں ہی میں امامت ضرور ہے۔ یہ صریح جہل مبین ہے۔

ردالمحتار میں ہے۔

واعتقاد هم ان خیز الادب لابنه لا یفیدلما فیه من تغییر حکم الشرح واعطاء الوظائف من تدریس وامامة وغیرها الیٰ غیرها مستحقها وکذلک اعتقاد هم ان الارشاد اذا فوض فی مرض موته لمن اداد صح لان مختار الارشد رشد فهو باطل لان الرشد صفة قائمة بالرشید لاتحصل بمجرد اختیار غیرله کمالا یصیر الجاهل عالما بمجره اختیار الغیرله فطفیة التدریس وکل هذه امور ناشئه عن الجهل واتباع العادة المخالفة لصریح الحق مجردتحکم العقل المختل ولا حول ولا قوة الابالله العلی العظیم ملخصاًو الله تعالیٰ اعلم .

سوال نمبر۴۷ :

امامت اصل علمائے حق دین کا ہے یا جاہلوں کا؟

الجواب:

امامت اصل حق حضور پر نور سید المرسلین (ﷺ) کا ہے کہ نبی اپنی امت کا امام ہوتا ہے۔ **قال اللہ تعالیٰ انی جاعلک للناس اماما** ...... اور حضور اقدس (ﷺ) تو نبی الانبیاء وامام ائمہ ہیں۔ (ﷺ) اور ہر عاقل جانتا ہے کہ جہاں اصل تشریف فرما نہ ہو وہاں اس کا نائب ہی قائم ہوگا نہ کہ غیر اور تمام مسلمان آگاہ ہیں کہ علمائے دین ہی نائبان حضور سید العالمین (ﷺ) ہیں نہ کہ جہاں تو امامت خاص حق علماء ہے جس میں جہاں کو ان سے منازعت کا اصلاً حق نہیں ولہذا علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ احق بالامامۃ اعلم قول ہے۔ تنویر الابصار و درمختار وغیرہما میں ہے **الاحق بالامة تقدیماً بل نصامجمع الانهر الاعلم باحکام الصلوة و الله تعالیٰ اعلم .**

سوال نمبر۴۸ :

اگر امت کے لئے شرعاً احق والیق علماء ہیں تو جو لوگ عالم دین صالح متین جامع جملہ شرائط امام کے ہوتے ہوئے جاہلوں کو امام بنائیں یا بنانا چاہیں یا اس میں کوشش کریں ان پر شرعاً الزام ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

بے شک جو عالم دین کے مقابلے میں جاہلوں کو امام بنانے کی کوشش کرے۔ وہ شریعت مطہرہ کا مخالف اور اللہ و رسول اور مسلمانوں کا خائن ہے۔ حاکم و عقیلی وطبرانی وابن عدی وخطیب بغدادی نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی حضور پر نور (ﷺ) نے فرمایا۔

من استعمل رجلاً من عصابة وفیهم من هو رضی الله منه فقد خان الله ورسوله المومنین

جو کسی جماعت سے ایک شخص کو کام پر مقرر کرے اور ان میں وہ موجود ہو جو اللہ عزوجل کو اس سے زیادہ پسند ہے بے شک اس نے اللہ و رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر۴۹ :

اگر یہ لوگ اپنے اوپر عالم دین کی ترجیح دفع کرنے کو حدیث ومسئلہ تجوزالصلوۃ خلف کل برفاجر پیش کریں تو ان کا یہ استدلال صحیح ہے یا باطل۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

زید نہ اپنے خلافت میں سلاطین خود امامت کرتے۔ حضور عالم ما کان وما یکون (ﷺ) کو معلوم تھا کہ ان میں فساق وفجار بھی ہوں گے کہ **ستکون علیکم امراء یوخرون الصلوٰۃ عزوقھا** اور معلوم تھا ان سے اختلاف آتش فتنہ کو مشتعل کرنے والا ہوگا اور دفع فتنہ دفع اقتدائے فاسق ہے اور اہم واعظم تھا **قال اللہ تعالیٰ والفتنۃ اکبر من القتل** لہذا دروازہ فتنہ بند کرنے کے لئے ارشاد ہوا کہ **صلو اخلف کل برو فاجر** اسی معنی پر ہے جو اوپر گزرے کہ نماز فاسق کے پیچھے بھی ہو جاتی ہے اگر چہ غیر معلن کے پیچھے مکروہ تنزیہی اور معلن کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے مگر ان مدعیوں کے لئے اسی حدیث ومسئلہ فقہ میں کوئی حجت وسند نہیں نفس جواز وصحت سے مساوات کیونکر نکلی کہ منافی ترجیح ہو اللہ عزوجل فرماتا ہے **اما نجعل المتقین کالفجار** فقہائے برابر تصریح فرماتے ہیں کہ امامت کا حق اعلم قوم ہے اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ پھر جواز بھی غیر نماز جمعہ عیدین وکسوف میں ہے ان نمازوں کی شرط تو وہ تنگ ہے کہ بے امامت عامہ بمعنی مذکور کسی صالح متقی کے پیچھے بھی نہیں ہو سکتیں۔ **کم اتقدم بیانہ** پھر عجب تناقض ہے کہ اپنا استحاق جتانے کے لئے تو امامت خاص اپنے خاندان میں محصور کر دیں کہ خاندان کے باہر کسی عالم دین کی ترجیح دفع کرنے کو کل بر وفاجر کے عموم کا دامن تھا۔ میں اور اسی امامت کو ہر نیک وبد کا مساوی حق قرار دیں جب ہر صالح وطالح اس میں یکساں ہے تو تمہارے خاندان کی خصوصیت کہاں ہے اور جب ہر فاسق وبدکار کے پیچھے روا جتا رہے ہو تو عالم دین صالح ثقہ متقی سے کیوں الجھتے ہو معلوم ہوا کہ اپنے ہوائے نفس کے پیرو ہو۔ باقی بس۔ اللہ تعالیٰ اتباع شرع واطاعت علمائے دین کی توفیق بخشے آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۵۰ :

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مکان موقوف مدرسہ کے بغرض نفوع مدرسہ کرایہ پر یا کاشت کے واسطے دینا یا اس کو فروخت کر کے کسی دوسری جگہ مکان مدرسہ بنانا دیگر مصارف مدرسہ میں اس کی قیمت لانا درست ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب:

مکان موقوف بلا ضرورت شدیدہ شرعیہ بیچ کر بدلنا حرام اس کی آمدنی دوسرے مصارف مدرسہ میں صرف کرنا مطلقا حرام بے ضرورت شدیدۂ شرعیہ اسے کرایہ یا کاشت پر دینا حرام۔ ہاں بحالت مجبوری اس کا کوئی جز کرائے پر تا رفع ضرورت دے سکتے ہیں۔ **والمسائل فی الدر والفتح وغیرھما . و اللہ تعالیٰ اعلم .**

سوال نمبر ۵۱:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہبہ باوصیت علی الورث مرض الموت میں درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

بے اجازت دیگر ورثاء نافذ نہیں تنویر میں ہے۔

اسی میں ہے **ھبۃ** کو **ھیۃ** اسی میں ہے **صحت لا لوارثہ الاباجازۃ ورثۃ وھو کبار .واللہ تعالیٰ اعلم**

سوال نمبر ۵۲:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ نابالغوں کے لئے حد بلوغ کیا ہے۔ مرد ہوں یا عورت؟

الجواب:

لڑکا بارہ اور لڑکی نو برس سے کم عمر تک ہرگز بالغ وبالغہ نہ ہوں گے اور لڑکا لڑکی دونوں پندرہ سال کامل کی عمر پر ضرور شرعا بالغ وبالغہ ہیں اگر چہ آثار بلوغ کچھ ظاہر نہ ہوں ان عمروں کے آثار پائے جائیں، یعنی لڑکے خواہ لڑکی کو سوتے جاگتے میں انزال ہو یا لڑکی کو حیض آئے یا جماع سے لڑکا حاملہ کر دے یا لڑکی کو حمل رہ جائے تو یقینا بالغ وبالغہ سمجھے جائیں گے اور تمام احکام بلوغ کے نفاذ پائیں گے۔ اور اگر ظاہر حال ان کا مکذب ہو تو نہ مانا جائے گا اور نابالغ تصور کیے جائیں گے آثار مذکورہ کے سوا بغل یا پنڈلی یا پیڑو پر بالوں کا جمنا یا لڑکے کی داڑھی مونچھ نکلنا یا لڑکی کی پستان میں ابھار پیدا ہونا کچھ معتبر نہیں۔

سوال نمبر ۵۳ :

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ پانی بارش کا جو خاص شہر میں برستا ہے اور نالی وغیرہ دھو کر باہر چلا جاتا ہے۔ پاک ہے یا نہیں۔ اس پانی کو جاری کہیں گے یا نہیں بینوا توجروا؟

الجواب:

جس وقت بارش ہورہی ہے اور پانی بہہ رہا ہے ضرور ماء جاری ہے اور ہرگز ناپاک نہیں ہوسکتا جب تک نجاست کی کوئی صفت مثلاً رنگت اس میں ظاہر نہ ہو صرف نجاست کا موجب نہیں۔ فان الماء الجاری یطھر بعضه بعضا رہا اس سے وضو اگر کسی نجاست مرئیہ کے اس میں ایسے بہتے جارہے ہیں کہ جو حصہ پانی کا اس سے لیا جائے۔ ایک آدھ ذرہ اس میں بھی آجائے گا جب تو یقیناً حرام و ناجائز وضو نہ ہوگا اور بدن ناپاک ہوجائے گا کہ حکم طہارت بوجہ جریان منقطع ہوا اور نجاست کا ذرہ موجود اب پانی نجس ہوگیا اور اگر ایسا نہیں جب بھی بلاضرورت اس سے احتراز چاہیئے کہ نالیوں کا پانی غالباً اجزای نجاست سے خالی نہیں ہوتا اور عام طبائع میں اس کا استقذار یعنی گھن کرنا اسے ناپسند رکھنا ہے اور ایسے امور سے شرعاً احتراز مطلوب۔

احادیث میں ہے۔ ایاک ومایسوا الاذن ایاک ومایعتذر منه بشروا و ولا تنفروا اور اگر بارش ہوچکی اور پانی ٹھہر گیا اور اب اس میں بعض اجزائے نجاست ظاہر ہیں یا نالی کے پیٹ میں نجاست کی رنگت یا بو تھی اور بارش اتنی نہ ہوئی کہ اسے بالکل صاف کردیتی۔ انقطاع کے بعد وہ رنگت یا بو ہنوز باقی ہے تو اب یہ پانی ناپاک ہے اور اگر نالی صاف تھی یا مینہ نے بالکل صاف کردی اور پانی میں بھی کوئی جز نجاست محسوس نہیں ہوتی تو پاک ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ٥٤:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کو چند غریب مسلمانوں نے آپس میں چندہ کرکے ایک مسجد خام بنوائی اور بوجہ لاعلمی مٹی میں کچھ حصہ گوبر ملا کر دیواروں میں پلاستر کردیا اور بعد وقفیت اس پلاستر پر بابو کا پلاستر بھی کردیا مگر اب بھی بعض لوگ اس میں نماز کو منع کرتے ہیں۔ اس صورت میں آیا نماز اس میں جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

اس مسجد میں نماز جائز ہونا تو یقینی ہے جس میں اصل محل شبہہ نہیں۔ دیواروں پر جو مٹی لگائی گئی اس میں گوبر کے خلط سے نہ وہ مسجد مسجدیت سے خارج ہوگئی نہ اس کی زمین کہ محل نماز ہے ناپاک وہ ناقابل نماز ہوگئی صرف قرب نجاست سے ایک نوع کی کراہت تھی کہ اوپر کے پاک پلاستر سے وہ بھی جاتی رہی۔ اس میں نماز سے منع کرنا مسجد شرعی کی تعطیل وتخریب ہے کہ ہرگز جائز نہیں۔ قال تعالیٰ ومن اظلم ممن منع مسجد اللہ ان یذکر فیھا اسمه وسعیٰ فی خرابھا . ہاں یہ ضرور ہے کہ نجاسات سے مسجد کی تطہیر وتطیف اہم واجبات شرعیہ سے ہے دیوار اگرچہ حقیقتاً جز مسجد نہیں اوصاف ہیں مگر کالجز ضرور ہیں۔ جیسے حیوان کے لئے اس کے ہاتھ پاؤں اور تطہیر وتطیف تو فنای مسجد کی بھی واجب ہے نہ کہ دیوار ہائے مسجد اور اس کا طریقہ یہ نہ تھا جو برتا گیا کہ اوپر سے پاک پلاستر کردیا بلکہ لازم ہے کہ ان تمام اجزائی نجاست کو یکسر چھیل کر صاف کردیں اس کے بعد پھر کہگل پلاستر گچکاری جو چاہیں کریں واللہ تعالیٰ اعلم وعلمه جل واتم احکم .